لغاتِ غالب

از
محمد یونس سلیم

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

لغاتِ غالب

مرتبہ

محمد یونس سلیم

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

اشاعت اول : ۱۹۹۵ء

اشاعت ثانی : ۱۹۹۸ء

طابع وناشر: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

انتساب

میرے بیٹے جنید عبدالرحمٰن سلمہٗ اللہ تعالیٰ

کے نام

جس کو

غالب کے کلام کا مطالعہ کرنے

اور معنی و مفہوم کو سمجھنے کی سعی کرنے کا ذوق

ورثے میں ملا ہے۔

محمد یونس سلیم

حرفے چند

لغاتِ غالب محمد یونس سلیم صاحب کی تالیف ہے۔ سرورق پہ ان کا نام بس اتنا ہی لکھا گیا ہے، آگے پیچھے کچھ نہیں، نہ ان کی وزارت کا ذکر، نہ بہار کی گورنری کا کوئی حوالہ، نہ ممبر پارلیمنٹ، کچھ بھی نہیں ـــــ اس لیے کہ غالب کے لیے ان اضافی نسبتوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ بس اتنا کافی ہے کہ، اس کتاب کے مؤلف کو ہزاروں اشعار کی یادداشت کے لیے اور اچھے شعر سے لطف اٹھانے اور دوسروں کو لطف اندوز کرنے کا اتنا ستھرا ذوق قدرت نے ودیعت کیا ہے جو کہ ہمارے معاصرین میں شاید ہی کسی کو ملا ہو۔ یہ کچھ تو ان کی (اصل) اردو کلچر کی دین ہے اور کچھ اردو کے بعد ان کے وطن ثانی حیدرآباد کی، اور پھر دلی خود کیا کم تھی۔ مفتی عتیق الرحمن عثمانی، نورالدین احمد، مالک رام، دوارکا داس شعلہ اور حفظ الرحمن کی دلی!

(ع ر ب)

لغات غالب

مرتبہ

محمد یونس سلیم

گزارشِ احوال

جب سے مجھے شعر کو صحیح اور موزوں پڑھنے اور اشعار کے مطالب و مفہوم کے سمجھنے کا شعور پیدا ہوا اسی وقت سے غالب کی شعری عظمت کا سکہ میرے دل پر بیٹھا ہوا ہے۔ جیوں جیوں علمی استعداد بڑھتی گئی اور اردو نظم کے معائب و محاسن کا ادراک پیدا ہوا، غالب پسندی کے جذبہ میں ترقی ہوتی گئی۔ رفتہ رفتہ میں خود کو غالب کے طرف داروں کے زمرہ میں شامل پانے لگا۔ غالب کے اکثر اشعار کی دشوار فہمی اور فارسی الفاظ کی مغلق ترکیبوں کے باوجود دیوان غالب کے بیسوں اشعار وردِ زبان رہنے لگے جن کو گنگنانے میں ایک خاص لذت اور کیفیت محسوس ہوتی۔ غالب کے کلام سے میری یہ عقیدت اور اس کے اسلوب نگارش کی انفرادیت سے میرا والہانہ لگاؤ نقطۂ عروج پر پہونچ گیا جب میں جامعہ عثمانیہ میں بی۔ اے کی جماعت میں ادب کے طالب علم کی حیثیت سے داخل ہوا۔ اردو نظم میں اقبال کی بانگِ درا کے علاوہ مکمل دیوان غالب ہمارے نصاب میں شامل تھا۔ اس وقت جامعہ عثمانیہ میں اردو کے اساتذہ مولوی عبدالحق، ڈاکٹر سید سجاد، ڈاکٹر محی الدین قادری زور اور پروفیسر عبدالقادر سروری تھے۔ دیوان غالب کا درس سروری صاحب کے تفویض تھا جو ان اساتذہ میں سب سے جونیر تھے۔ بی۔ اے تک پہونچنے سے قبل پورا دیوان غالب مطالعہ سے گزر چکا تھا۔ مگر کسی شاعر کے کلام کو لطف اندوز ہونے کے لیے پڑھنے اور بطور درس مطالعہ کرنے اور شعری محاسن اور ادبی نکات کی گہرائیوں تک پہونچنے کے لیے علمی استعداد کو روبکار لانے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ سمندِ ناز پر ایک تازیانہ یہ اور ہوا کہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اردو و فارسی میں اختر حسن (جن کا ابھی چند ہفتے قبل حیدرآباد میں انتقال ہوا ہے) اور میں اول اور دوم آئے تھے اس لیے اردو اور فارسی کی جماعتوں میں ہم دونوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اس حیثیت کی لاج رکھنے کے لیے ہم دونوں اپنا کافی وقت اردو اور فارسی ادب کے مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ چنانچہ غالب کے دیوان کی مشکلات اور اہمیت کے پیشِ نظر اس وقت تک

غالب پر جو کچھ لکھا جا چکا تھا اس میں شاید ہی کچھ ہمارے مطالعہ سے بچ گیا ہو۔ غالب کے کلام پر جتنی شرحیں لکھی گئی تھیں ان سب کو ہم نے بطور درس ادر جماعت میں اپنی برتری قائم رکھنے کے لیے نہایت غور و انہماک سے پڑھا مجھ پر اس وقت کی علمی و ادبی استعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ اثر نظم طباطبائی کی شرح دیوان غالب کا تھا اور اکثر انھیں کی شرح مشکلات کلام غالب کو حل کرنے کے لیے میرے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ غالب کے دیوان کی مختلف شرحوں کے پڑھتے وقت غالب کے بعض اشعار اور معانی کے بیان کرنے میں شارحین نے جو دور کی کوڑیاں لانے کی کوششیں کی ہیں، ان سے بعض وقت طبیعت مکدر ہو جاتی اور مجھ میں اور اختر میں گھنٹوں بحث و مباحثہ اور تبادلۂ خیال کا سلسلہ جاری رہتا۔

بی۔ اے سے فراغت کے بعد اختر نے فارسی میں ایم۔ اے کیا اور میں نے ایل ایل بی پاس کرکے حیدرآباد میں وکالت شروع کر دی۔ قانون کا پیشہ بڑا ادب شکن اور غیر شاعرانہ پیشہ ہے لیکن ادبی کتابوں کے مطالعہ کی جو لت پڑی ہوئی تھی وہ ترک نہ ہو سکی اور کسی نہ کسی طرح میں اپنے ادبی شغف کی تسکین کا سامان مہیا کرتا رہا۔ شعر و ادب کی کتابوں کے مطالعہ کی لت سے دل و دماغ اب بھی فارغ نہیں ہے۔

۱۹۶۷ء میں پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہو کر دلی آ گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد مرکزی حکومت میں قانون کا نائب وزیر بن گیا۔ دلی آنے کے بعد فخر الدین علی احمد مرحوم سے بڑی گہری راہ و رسم پیدا ہو گئی۔ چنانچہ جب مرحوم نے غالب صدی منانے کا منصوبہ بنایا اور غالب کی یادگار میں 'ایوان غالب' کی بنیاد رکھنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی مہم شروع کی تو میں ہر نوبت پر قاضی عبدالودود اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں کے ساتھ تمام مشوروں میں شریک رہتا تھا۔ جب ایوان غالب کی عمارت پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی اور غالب ٹرسٹ معرض وجود میں آیا تو ٹرسٹ کی دستاویز پر ٹرسٹ کے بانیوں میں سے ایک بانی کی حیثیت سے میرے بھی دستخط تھے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ ٹرسٹ کی پہلی صدر مسز اندرا گاندھی اور پہلے سکریٹری خود فخر الدین علی احمد مرحوم تھے۔ میں، قاضی عبدالودود اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں منجملہ دوسرے ٹرسٹیوں کے تھے اور مجلس عاملہ میں بھی شریک تھے۔ جب فخر الدین علی احمد مرحوم صدر جمہوریہ ہند منتخب ہو گئے تو ڈاکٹر یوسف حسین سکریٹری منتخب ہوئے۔ فخر الدین علی احمد مرحوم کے انتقال کے بعد کچھ ایسے حالات رونما ہوئے کہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں نے بحیثیت سکریٹری استعفےٰ دیدیا اور باتفاق آراء میں سکریٹری منتخب ہو گیا۔

ایوان غالب کی اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے بعد میری فرصت کا زیادہ وقت ایوان غالب کے انتظامی معاملات اور انسٹی ٹیوٹ کو فعال اور متحرک بنانے کی کوششوں میں صرف ہوتا۔ اسی طرح غالب کی شخصیت اور

غالب کے فن پر پڑھنے اور سننے کا جو مواقع مہیا ہوئے اس سے میری غالب شناسی اور غالب فہمی کے ذوق پر جلا ہو گئی اور میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ غالب کے اردو دیوان کی شرح لکھنے والوں نے غالب کے مشکل اور پیچیدہ اشعار کے معنی و مفہوم بیان کرنے میں جو طبع آزمائیاں کی ہیں ان کو پڑھ کر یقیناً غالب کے اشعار کو سمجھنے کے لیے ایک طالبعلم کا دماغ چکرا جاتا ہوگا اور اس طرح غالب کے بعض اشعار اس کے لیے چیستان بن جاتے ہوں گے اس لیے کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ شرحوں سے محتاجی بچانے کے لیے غالب کے اشعار اور شعروں میں استعمال کی ہوئی فارسی ترکیبوں اور مشکل الفاظ کے معنی بیان کر دیے جائیں اور شعر کا مطلب سمجھنے کے لیے طالب علم خود اپنا ذوق شعر فہمی و ادب شناسی استعمال کر کے شعر کا مطلب اور غالب کے فلسفہ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ غالب کے کلام کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ غالب نے اکثر فارسی الفاظ اور ترکیبیں ایسی استعمال کی ہیں جو ان سے پہلے کے اردو شاعروں نے بہت کم استعمال کی تھیں اور بہت سے الفاظ کو اپنے اشعار میں استعمال کر کے ایسے معنی دیے ہیں جو ان سے قبل کے شاعروں کے کلام میں نہیں پائے جاتے۔ بکثرت ایسے الفاظ ہیں جن کو بعد کے شعرا اور غالب کے ہم عصروں نے اپنے اشعار میں انھیں معنوں میں یا دوسرے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر میرے ذہن میں غالب کے اردو کلام کے مشکل الفاظ اور ترکیبوں کی ایسی لغت مرتب کرنے کا جذبہ پیدا ہوا جس میں مشکل الفاظ اور ترکیبوں کے معانی بیان کر دیے جائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جہاں تک ممکن ہو دوسرے شعرا کے اشعار سے یہ بتایا جائے کہ اس لفظ یا اس ترکیب کو انھوں نے کس طرح اور کن معنی میں استعمال کیا ہے۔ جہاں اردو شعرا کے کلام سے اسناد میسر نہ ہوں فارسی شعرا کے کلام کو مثالاً پیش کیا جائے۔

اسی خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں نے اپنے غالب کے کلام کے مطالعہ کے ذوق کو تازہ کیا اور ایسے لفظوں اور ترکیبوں کا انتخاب شروع کر دیا جس کے معنی و مفہوم کی وضاحت شعر کے مطلب کو سمجھنے میں ممد و معاون ہو سکے۔ میں کوئی علمی، ادبی آدمی نہیں ہوں۔ بدقسمتی سے میرے پاس کتابوں کا ایسا ذخیرہ بھی نہیں ہے جو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کام آ سکتا۔ بہر حال میں نے ایوان غالب کے کتب خانہ سے غالب کے کلام کی جتنی شرحیں مل سکیں حاصل کیں اور اردو کی متعدد لغتوں کی ورق گردانیاں شروع کیں اور یادداشتیں تیار کرنے کا کام آغاز کر دیا۔ سیاسی مصروفیتوں کی وجہ سے فرصت میرے لیے عنقا تھی، اور کسی علمی و ادبی کام کے لیے جو جمعیت خاطر مطلوب ہے قطعاً مفقود تھی۔ تھوڑا بہت کام کیا، یادداشتیں مرتب کیں جو مہینوں یوں ہی پڑی رہیں۔

۱۹۸۲ء میں میری سب سے چھوٹی بیٹی حمرا سخت علیل پڑ گئی اور ڈاکٹروں نے سرطان الدم (BLOOD

(CANER) تجویز کیا۔ علاج کی غرض سے اس کو لے کر میں اور میری اہلیہ ساجدہ خاتون امریکہ گئے جہاں میرا پانچ چھ ماہ قیام رہا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے مزید علاج کی ضرورت ظاہر کی چنانچہ میں مریضہ بیٹی اور اپنی اہلیہ کو امریکہ میں اپنی دوسری بیٹی شہلا کے پاس چھوڑ کر ہندوستان واپس آگیا۔ دہلی پہونچنے کے بعد تنہائی میں ہر وقت دل و دماغ پر بیٹی کی بیماری اور اس کی موت و زیست کی کشمکش کا خیال طاری رہتا کہ ذہن میں یہ آیا کہ دماغ کو مصروف رکھنے کے لیے غالب پر جو کام شروع کر کے ادھورا چھوڑ دیا تھا اس کو مکمل کر لوں اس طرح دل و دماغ کو دوسری طرف منتقل کرنے اور وقت گزاری کے لیے ایک مشغلہ میسر آجائے گا۔ چنانچہ جمع شدہ مواد کو مرتب کیا اور جو کتابیں شرحیں اور نسخے غالب انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری سے مہیا ہو سکتی تھیں ان کو اکٹھا کر کے لغات غالب کو مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا۔ ترتیب و تدوین کا کام ہنوز پایہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ میری اہلیہ دو تین ماہ بعد بیٹی کو لیکر ہندوستان واپس آگئیں پھر اس کو مزید علاج کے لیے بمبئی لے جانا پڑا اور وہیں وہ اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اس کی جواں مرگی کے صدمہ نے مہینوں دل و دماغ کو ماؤف رکھا اور کسی علمی و ادبی کام کی طرف باوجود کوشش کے طبیعت راغب نہ ہو سکی۔ غرضکہ لغت غالب کی تدوین کا کام تشنۂ تکمیل پڑا رہ گیا۔

جتنا کام ہو چکا تھا اس کو مکمل کرنے کے لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ کسی ایسے کتب خانہ تک رسائی حاصل کی جائے جہاں حوالہ کی کتابیں میسر آسکیں۔ دلّی میں کسی ایسے کتب خانہ تک میری دسترس نہ تھی۔ خیال تھا کہ حیدرآباد جاکر دو چار ہفتہ قیام کروں گا اور کتب خانہ آصفیہ سے استفادہ کر کے تدوین لغت کے کام کو مکمل کر لوں گا، مگر یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

۱۹۹۰ء میں بہار کا گورنر مقرر ہو کر پٹنہ گیا۔ ایک دن اپنے قدیم کرم فرما اور خدابخش لائبریری کے ڈائرکٹر عابد رضا بیدار صاحب سے میں نے اپنی اس ادبی کاوش کا ذکر کیا۔ انھوں نے مسودہ دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا جو میں نے اس استدعا کے ساتھ ان کے حوالہ کر دیا کہ وہ ایک نظر اس کو دیکھ لیں اور کسی خوش نویس سے اس کو صاف کرا دیں۔ ذہن میں یہ منصوبہ بنایا تھا کہ بیدار صاحب کے تعاون سے خدابخش لائبریری سے ضروری کتابوں کو حاصل کر کے پٹنہ کے راج بھون میں بیٹھ کر اس کام کو اطمینان بخش طریقہ پر مکمل کر لوں گا۔ مگر آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ دفعتاً میری گورنری ختم ہو گئی اور دفعتاً بوریا بستر باندھ کر مجھے دہلی واپس آنا پڑا۔ بات دل ہی میں رہ گئی دل کی۔

دلّی آنے کے بعد سیاسی مصروفیتیں شروع ہو گئیں۔ کٹیہار (بہار) سے لوک سبھا کا الکشن لڑنا پڑا۔ اس طرح پھر ایک بار پارلیمانی اکھاڑے میں کود پڑا۔ پٹنہ سے روانہ ہونے کے وقت مرتبہ لغت کا مسودہ بیدار صاحب

کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد انھوں نے ازراہِ عنایت لغت کی کتابت کرا کے میرے پاس بھیج کر غلطیوں کی تصحیح کردوں اور جو کچھ حک و اصلاح کرنا ہو کرکے بغرض کتابت و طباعت ان کے پاس روانہ کردوں۔ مگر کچھ سیاسی اور پارلیمانی زندگی کی مصروفیتیں اور کچھ طبعی لاابالی پن، وہ مسودہ یوں ہی پڑا رہ گیا۔ خیال تھا کہ کبھی فرصت ملے گی اور ذہنی سکون حاصل ہوگا تو اس کام کو مکمل کرلوں گا۔ جیسا کہ عرض کرچکا ہوں کہ اس لغت کی ترتیب میں میری کوشش یہ رہی کہ الفاظ و تراکیب کے معنی بیان کرنے کے ساتھ دوسرے شعرا نے انھیں الفاظ اور ترکیبوں کو کس نہج سے استعمال کیا ہے اپنے حافظے سے مدد لینے کے علاوہ جستجو و کاوش کے بعد اساتذہ کے کلام اور نثروں کے مطالعہ کے بعد اطمینان بخش طریقہ پر لغت کی ترتیب کا کام مکمل کروں اور اگر اس کو طباعت و اشاعت کے قابل سمجھا جائے تو اہلِ علم و ادب اور غالب پر کام کرنے والوں کے سامنے ایک معیاری تالیف پیش کی جائے۔ اسی خواہش و تمنا میں وقت گزرتا چلا گیا اور نامکمل کام کو حسب حوصلہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی نوبت نہ آسکی۔

خدا بخش لائبریری سے ایک دن ڈاک سے آئے ہوئے ایک پارسل کو کھولا تو اس میں سے "لغاتِ غالب" تالیف محمد یونس سلیم ایک چھپی ہوئی کتاب کی شکل میں برآمد ہوئی۔ تھوڑی دیر کے لیے سکتہ میں پڑ گیا اور ہکا بکا رہ گیا کہ بیدار صاحب نے یہ کیا غضب کیا کہ بغیر میرے علم و اطلاع کے کتاب طباعت کے لیے مطبع کے حوالہ کردی۔ بیدار صاحب کو مجھ سے جس محبت اور اخلاص کا تعلق ہے اور وہ جس عنایت و وضعداری سے مراسم کو برقرار رکھے ہوئے ہیں، اس کے پیشِ نظر میں نے ان کی اس جرأتِ رندانہ کو ان کے جذبۂ اخلاص ہی پر محمول کیا اور فوراً اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ایک عریضہ روانہ کیا کہ آپ نے یہ کیا غضب کیا۔ کتاب کسی طرح اس قابل نہ تھی کہ نظرِ ثانی اور ضروری اضافوں کے بغیر اشاعت کے لیے دے دیے جانے کے قابل ہو، علاوہ اس کے متعدد کتابت کی غلطیاں بغیر صحت کے رہ گئیں۔ انھوں نے میرے عریضہ کا جو جواب دیا اس سے میں مطمئن نہ ہوسکا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اب اس کی اصلاح کا کوئی امکان بظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ پریشان ہو کر بعض مخلص کرم فرماؤں سے مشورہ کیا۔ ڈاکٹر خلیق انجم صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو اور ڈاکٹر قمر رئیس (صدر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی) نیز اپنے قدیم کرم فرما ہریانہ کے سابق گورنر مظفر حسین برنی صاحب کو جو اردو شعر و ادب کا بڑا ستھرا اور معیاری ذوق رکھتے ہیں وہ طبع شدہ نسخہ دکھایا اور مشورہ طلب کیا۔ سب کی یہی رائے ہوئی کہ چونکہ یہ کام اپنی نوعیت کا نیا ہے اس لیے اب جس شکل میں یہ چھپ گیا ہے، اس کو اشاعت سے روکا نہ جائے۔ کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کردی جائے اور طباعت کی اجازت دے دی جائے۔ بیدار صاحب سے ملاقات ہوئی تو ان کی بھی یہی رائے ہوئی۔ معلوم نہیں کہ استقام کو رفع

کرنے اور کمیوں کو پورا کرنے کے لیے میری زندگی میں دوسری اشاعت کی نوبت آئے گی بھی یا نہیں۔ بہرحال لغات غالب (یہ نام بھی بیدار صاحب ہی کا تجویز کیا ہوا ہے) اہلِ علم و فن اور زبان و ادب کی بصیرت رکھنے والے حضرات کی خدمت میں حاضر ہے۔ میں نے جیسا کہ بتکرار عرض کیا میں اپنی کم علمی اور تالیف کے اسقام و نقائص سے بے خبر نہیں ہوں اس کے باوجود اب یہ تالیف "غالب شناسوں" اور غالب کے کلام پر کام کرنے والے طالب علموں کے استفادہ کے لیے حاضر ہے۔ اگر معترضین و نقادان فن اعتراض و ملامت کے تیر چلانا ضروری ہی سمجھیں تو یہ غریب ہیچمداں اس کے لیے بھی باسینۂ کشادہ اور باپیشانی فراخ پذیرائی کے لیے آمادہ ہے۔

خطا نمودہ ام و چشم آفریں دارم

محمد یونس سلیم
جنتر منتر روڈ، نئی دہلی

(آ)

آب = پانی۔ چمک

آبلوں سے پاے مجنوں کے جو ٹپکا آب گرم
جل گیا کوئی، کوئی خارِ مغیلاں گل گیا (رشک)

کچھ مرے آنسوؤں کی قدر نہ کی
اتری ان موتیوں کی آب عبث (رشک)

آبِ بقا = آبِ حیات

ایسا پانی جس کو پی کر ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ خضر علیہ السلام چشمۂ آبِ حیات تک پہنچ گئے تھے اور اس کا پانی پی کر انھوں نے حیات دوام حاصل کی۔

کہانیاں ہیں حکایاتِ خضر و آبِ بقا
بقا کا ذکر ہی کیا اس جہانِ فانی میں (ذوق)

ٹپکا یا مرے منھ میں اگر آبِ بقا بھی
زہراب وہ ہو کر مری تقدیر سے ٹپکا (ظفر)

آب دارئ صمصام = تلوار کی تیزی۔ تلوار کی باڑھ

آب دار بمعنی چمکیلا، چمکیلی، تیز، دھاردار

صمصام بمعنی تلوار

کرے ہے کام تیغِ یار کس کس آب داری سے
دکھاتی اپنی گل کاریاں ہے کیا کیا زخم کاری سے (ذوق)

آب دینا = چمکانا، تیز کرنا۔ چمک پیدا کرنا۔ صیقل کرنا۔ سان پر لگانا۔ صاف کرنا۔

دیکھ ظالم شوقِ قتلِ عاشقِ دلگیر کو
آب دی ہے تیغ کو اور پر دیے ہیں تیر کو (دیوانِ ممتاز شیں)

دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب
جو اسے دیکھتا ہے صاف گہر جانتا ہے (ظفر)

آبروے شیوۂ اہلِ نظر گئی = صاحبانِ بصیرت کی روش کی آبرو جاتی رہی۔ عاشقانِ صادق کی روش کی آبرو چلی گئی۔

آبرو = عزت، بھرم، لاج، ناموس

آبرو جانا = عزت و ناموس کو نقصان پہنچنا

آبروے شیوہ = کسی طور طریقے یا برتاؤ یا کسی خاص طور کی عزت، اُس کی قدر و قیمت۔

آبرو جاے احباب ہوں جدا گھر چھوٹے
سب گوارا ہے مجھے پر نہ وہ دل بر چھوٹے (ریاض البحر)

آبروے عشق = عشق کی آبرو۔ محبت کا وقار۔ عشق کی حرمت محبت کا بھرم۔ محبت کا اعتبار۔

اپنی اشک معصیت کی آبرو رکھنا ... یہ بہ کسی میں برے وقت پر خود گیا (دبیکی)
نہ تھی امید دیا ہے شہادت پر نکلیں گے ... خدا کی آبرو رکھنی تھی تیر پار ہونا تھا

آبِ زندگانئ شمع = شمع کے لیے آبِ حیات

آبِ زندگانی بمعنی آبِ حیات

شوقِ سفا کی ہولے اس مسیحا کو مرے
چاہیے تنوں میں آبِ زندگانی آج کل
(آغا علی مہر)

اب گلی میں ہے رنگ گل ستانی کیا کیا
ہے خاک میں آبِ زندگانی کیا کیا (نفر فردوس)

آبگینہ = شیشہ۔ بلور کا پیچ۔ شرابِ انگوری۔ کنایہ دل عاشق
شیشہ کا وہ برتن جو پانی کی طرح شفاف ہو اور نازک ہو۔

میں آبگینہ کے آگے ہوں آپ شرمندہ
کہ ایک بات سے پڑتے ہیں بال اسمیں ہزار (ذوق)

آبلہ پا = جس کے پاؤں میں چھالے پڑے ہوں۔ مجازاً
تھکا ہوا۔ درماندہ۔

سیر اس سبزۂ عارض کی ہے دشوار بہت
اے دل آبلہ پا راہ میں ہے خار بہت (بحر)

خار صحرائے جنوں یوں ہی اگر تیز رہے
کوئی آئے گا نہیں آبلہ پا میرے بعد (ظفر)

آبلۂ پا بمعنی پاؤں کا چھالا

ہم تبرک ہیں بس اب کر لے زیارت مجنوں
سر پہ پھرتا ہے لیے آبلۂ پا ہم کو (ذوق)

آب و گل = پانی اور مٹی۔ خمیر۔ طینت۔ سرشت۔ کیچڑ۔
قالب بشری۔ جسم۔ کالبد

شوق جس کے آب و گل میں اور ہمت دل میں ہے
جب قدم اس کا اٹھے سمجھو کہ وہ منزل میں ہے (ناطق لکھنوی)

خاکساری نے اسی دن روشنی پائی تھی ذوق
آدمِ خاکی کا جس دن آب و گل پیدا ہوا (ذوق)

حسن ہو جس میں وہ ہر شئے جلوہ گر اس دل میں ہے
جذبۂ صورت پرستی میرے آب و گل میں ہے (حسرت موہانی)

آبِ ہفت دریا = سات دریاؤں کا پانی۔ مراد گناہوں
کی کثرت۔

آتش = آگ
"ت" کے اعراب پر اختلاف ہے۔ زیر اور زبر دونوں طرح سے
مستعمل ہے۔

کیوں نہ کہیں بشر کو ہم آتش و آب و خاک و باد
قدرت حق سے ہیں بہم آتش و آب و خاک و باد (آتش)

آتش افشانی = آگ برسانا۔ شعلے اور چنگاریاں بکھرنا

ایسے ہیں میرے نالۂ آتش فشاں بلند
ہے آگ سے کرہ سے بھی جس کا دھواں بلند (ناسخ)

اے سوزِ گریہ آگے تری آب و تاب کے
پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشانِ شمع (مومن)

آتش بار = شرر بار۔ آگ برسانے والا۔ توپ بندوق جیسی چیزوں کے علاوہ زبان کو بھی آتش بار کہتے ہیں۔

ہوا اگر ترے وحشی کا نالہ آتش بار
تو دیکھیو دامن کوہ داغ جلا (ظفر)

آتش بجاں = جس کی جان میں آگ سلگی ہو۔ آتش نفس۔ مضطرب
جس میں تڑپ اور بےچینی ہو۔ جس کے دل میں آگ لگی ہو۔

کون سی دھن میں خدا جانے وہ ہے آتش بجاں
کس لیے ہیں گرم آنسو اسکی آنکھوں سے رواں (کلام نیرنگ)

آتش زیر پا = پاؤں تلے آگ ہونا یعنی بیقرار ہونا۔ جس طرح کسی کے

پاؤں کے نیچے انگارے ہوں تو اُس کو قرار نہیں آتا۔ ایسے بےچین ہونا کہ کسی پہلو قرار نہ آئے۔

نظر آتا نہ اس کو گر ترا یہ پھول سا چہرہ
صبا اس طرح کیوں عالم میں آتش زیر پا ہوتی (مصحفی)

آتش کدہ = آتش خانہ۔ وہ جگہ جہاں آگ بھری ہوئی ہو۔ آگیاری پارسیوں کا عبادت خانہ جہاں ہمیشہ آگ روشن رہتی ہو۔

چہرہ آتش کدہ ابرو تھے سو محراب حرم
گردن آگے ترے خم کافر دیندار کی تھی (ناسخ)

پھر آتشکدہ کی نشانی یہ آ
کھڑا یوں شرارہ فشانی یہ آ (ذوق)

اللہ رے درود پیمبر کا فیض عام
اک دم میں سرد ہو گئے آتش کدے تمام (شمیم)

کس نے ٹھنڈا کیا آتش کدۂ ایراں کو (اقبال)

آتشِ گُل = پھول کی آگ۔ پھول جو شعلے کی طرح روشن ہو۔ لالے اور گلاب وغیرہ کے سرخ رنگ کی شوخی جو شعلے سے مشابہ ہوتی ہے۔

بھڑکی ہے آتش گل اے ابر تر ترحم
گوشے میں گلستاں کے میرا بھی آشیاں ہے (میر)

چمن میں صبح کو اٹھتے ہیں شعلے آتش گل سے
صبوحی کے لیے ہم کو بھی ساقی آتش گل دے (مجنوں)

آذر فشاں = آتش فشاں۔ آگ جھاڑنے والا۔ آذر بمعنی آگ۔ چنگاری۔ فشاں بمعنی جھاڑنے والا۔ چھڑکنے والا مصدر فشاندن۔

کچھ بیم مکافات جہنم نہیں اُس کو
جو ہجر کی یاں سوزش آذر میں رہے گا (راقم)

آرامیدگی = آرام طلبی۔ چین لینا۔ سکون۔ آرامیدن مصدر آرام کرنا۔

آرائشِ جمال = بناؤ سنگار۔ حسن کو آراستہ کرنا۔ حسن کا سجانا۔ آرائش بمعنی سجاوٹ۔ زیبائش۔ بناؤ سنگار

دیکھ کر آئینہ کہتا ہے وہ آرائش پسند
طرّہ کے قابل ہے سر گردن ہے لائق ہار کے (آتش)

آرائشِ خمِ کاکل = گیسوؤں کے خم کا سنوارنا۔ آرائش بمعنی سنگار ۔۔۔ خم کاکل بمعنی زلفوں کے بل

کمال ہی سے ہے دنیا میں گرم بازاری
متاع شرط ہے آرائش دکاں کے لیے (صفی)

آرزو خرامی = آرزو مندانہ جستجو۔ آرزوؤں کا خراماں ہونا۔ آرزو بمعنی ارمان تمنا۔

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے (آتش)

آرزوے بخششِ خاص = خاص بخشش کی آرزو۔ خصوصی داد و دہش کی تمنا۔

لوگ آنکھوں پہ بٹھلاتے ہیں مجھے
آرزوؤں سے بلاتے ہیں مجھے (مثنوی امید کرم)

آزادہ = آزاد منش۔ آزاد کیا ہوا۔

کرتے ہیں نالے خانۂ زنجیر سے گریز
آزادۂ جنوں کو نہیں گھر کی احتیاج (ناسخ)

گیا جب ادھر کو تو بس راہ میں
گرا شاہ آزادہ اس سے چاہ میں (شمشیر خانی)

آزادہ رَو = آزاد منش - آزاد خیال - آزاد زندگی بسر کرنے والا -
آزاد مسلک رکھنے والا -

وہ آزادہ رَو ہے کہ رکتی نہیں تو
وہ سر ہے درِ شہ پر جھکتی نہیں تو (سرور جہان آبادی)

آزردگیٔ یار = محبوب کا رنجیدہ ہونا (کرنا)
آزردہ بمعنی رنجیدہ - خفا - ناراض

یار آزردہ ہے آتش آسماں ہے برخلاف
کون سنتا ہے ہماری آہ و زاری ان دنوں (آتش)

نالہ کرنے کو بیاباں میں نکل جاتا ہوں
پاس آزردگیٔ اہلِ دیار آتا ہے (تعشق)

آسماں اورنگ = جس کا تخت آسمان ہو - مراد بلند پایہ -
عالی مرتبہ - آسمان جاہ - آسمان سے مجازاً مراد بلندی

وہ نیچوں کے کرشمے کہ تیم جاں کر دیں
زمیں کو چرخ میں لائیں تو آسماں کر دیں (شمیم)

یکو بھی مناسبت ہے یاں فخر واں تکبر
نے آسمان پر ہیں ہم نا تواں زمیں پر (میر)

آشتیٔ چشم و گوش = آنکھوں اور کانوں میں صلح، دیکھنے سننے
سے بے تعلقی - آشتی بمعنی صلح - نرمی - میل ملاپ

مکتب سے بھی نکل کے جہالت کی گفتگو
کیا آپ آشتی کی کتابیں پڑھے نہیں (رشک)

جنونِ عشق جو مجھ سے نہ دشمنی کرتا
کبھی تو ہاتھ گریباں سے آشتی کرتا (مصحفی)

آشفتگی = پریشانی - پراگندگی - شوریدگی - سراسیمگی -
آشفتہ بمعنی پریشان - حیران - طبیعت کا بگڑا ہونا
آشفتن مصدر، پریشان ہونا - فریفتہ ہونا -

کیوں نہ ہو جمعیت دل مائل آشفتگی
ہاتھ آئی ہے اسے زلفِ پریشاں فراق (سراج)

سبب آشفتگی دل کا نہیں کھلتا ہے
شاید الجھا ہے تری زلف گرہ گیر کے ساتھ (بے نظیر)

آشفتہ بیانی = دیوانہ کی بڑ - مجنونانہ گفتگو - پریشان کلامی - دیوانہ پن -

اس آشفتہ بیانی کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
سوا تم نے بھلا استاد آپ اپنے فسانے کو (شاد)

آشفتہ سر = بدحواس - دیوانہ - پریشان حال - سرپھرا جس کے سر
میں کوئی سودا سمایا ہوا ہو - آشفتہ بمعنی پریشان -

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ سر، آشفتہ مو (اقبال)

آشفتہ سر ہیں یاں دلِ صد چاک بھی کئی
تنہا نہ تیری زلف سے شانے کو عشق ہے (قائم)

آشفتہ اس کے گیسو جب سے ہوئے ہیں منھ پر
تب سے ہمارے دل کو ہے پیچ و تاب کیا کیا (ظفر)

آشفتہ نوا = پریشان حال - سراسیمہ - دیوانہ - نوا بمعنی آواز
جس کی آواز یا فریاد میں سوز، پریشانی، بکھراؤ یا ہنگامہ یا جنونی
کیفیت پائی جاتی ہو -

آشفتہ اس کے گیسو جب سے ہوئے ہیں منھ پر
تب سے ہمارے دل کو ہے پیچ و تاب کیا کیا (میر)

آشوبِ آگہی = ہوشیاری کی مصیبت - آشوب - ہلچل -

گھبراہٹ۔ فتنہ۔ شور و غل۔ غوغا۔ تلاطم۔ اضطراب۔

اب وہ نہیں کہ شورش رہتی تھی آشیاں تک
آشوب نالہ اب تو پہنچا ہے آسماں تک (میرؔ)

خونِ بلبل ہے غازۂ رخِ گل
کیا بڑا آشوب ہے دیارِ چمن (بحرؔ)

آشوب بحرِ ہستی کیا جانیے ہے کب سے
موج و حباب اٹھ کر لگ جاتے ہیں کنارے (میرؔ)

آشوبِ غم = غم کی تکلیف۔ عشق کی اذیت
آشوب کا مصدر بھی آشفتن ہے۔

فلک سے طور قیامت کے بن نہ پڑتے تھے
اخیر اب تجھے آشوبِ روزگار کیا (داغؔ)

آصف = حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر آصف بن برخیا۔ قرآن پاک میں کنایۃً اس کا حوالہ آیا ہے کہ اس کے پاس کتاب کا علم تھا۔

سلیماں کو آصف نے حیراں کیا
عجائب غرائب بہت کچھ دیا (حسن شوقیؔ)

آغوشِ بلا = مصائب کی گود۔ آغوش بمعنی گود

ہم قدِ خمیدہ سے آغوش ہوئے سارے
پر فائدہ تجھ سے تو آغوش وہ خالی ہے (میرؔ)

اکھ آغوش کشا تاب نظر ہو جائے
پردہ وہ چہرہ دش اٹھے تو سحر ہو جائے (طلبؔ)

آغوش کشائی = گود پھیلانا، بلانا۔ طلب کرنا۔ تمنا کرنا

آغوشِ گل کشودہ = پھول کی گود کھلی ہے۔ پھول کھلنے کا استعارہ

امید اجل وصال جاناں
آغوشِ کشادہ چشم حیراں (مومنؔ)

آغوشِ وداع = رخصت ہوتے وقت بغلگیر ہونا۔ گلے ملنا۔
وداع = بدا۔ رخصتی

آغوشِ وداعِ جلوہ = جلوے کے لیے آغوشِ وداع۔ جلوہ گلے مل کر رخصت ہوتے وقت۔

آفتاب آثار = آفتاب کی صفتیں رکھنے والا۔ آفتاب کی سی شان و شوکت کا مالک۔
آثار بمعنی علامت۔ انداز۔ صفات۔ آفتاب کی خصوصیت

صبح کے وقت دور میں جام شرابِ ناب ہے
ایک ادھر آفتاب ہے ایک ادھر آفتاب ہے (اعجاز نوح)

دلوں کو زندہ کرنہار سوز اہے گرم
گر گرم میں تیرے ہیں مسیح کے آثار (غواصیؔ)

آفتِ رشک = رشک کی مصیبت۔ آفت بمعنی مصیبت۔ تکلیف

قامت ہے یا کوئی قیامت
آفت ہے یا کوئی بلا ہے (آتشؔ)

آفرینش = تخلیق۔ پیدائش۔ عدم سے وجود میں آنا۔
جنم لینا، جنم دینا۔

یہ دور ہے مجھ پہ بندگی کا جدھر کہو سجدہ کر لوں ورنہ
ازل سے تو روزِ آفرینش میں آپ اپنا خدا رہا ہوں
(ناسخ لکھنوی)

پوچھو نہ آفرینشِ احمد کا تم سبب
منظور اپنی ذات کا اس کو ظہور تھا (قلق)

کائنات = پوری دنیا جو پیدا کرنے والی کی آفرینش ہے

آگہی = باخبری۔ آگاہی۔ واقفیت۔ عقل۔ سمجھ۔ کسی خاص راز کو پا جانا۔

مجھے عشق دیتا ہے یوں آگہی
کہ ہے او دلآرام میری سہی (غواصی)

آگے آنا = روبرو آنا۔ مقابل آنا۔ اچھے یا برے کام کا بدلا ملنا

کیا منہ جو کوئی بات بنالے مرے آگے
دعویٰ ہے سخن کا جسے آئے مرے آگے (تسلیم)

مانگی ہے دعا وصل کی کچھ اور نہ سمجھو
کوسا ہوا گر میں نے تو آئے مرے آگے (داغ)

رکھے تھا صبر کا دعویٰ تری بیداد کے آگے
کیا تھا جو سو آیا اس دلِ ناشاد کے آگے (قائم)

آلاتِ مے کشی = شراب پینے کے چھوٹے برتن۔

آلودہ بہ مے = شراب میں لتھڑا ہوا۔ شراب میں ڈوبا ہوا۔
آلودہ بمعنی لتھڑا ہوا۔ بھرا ہوا۔ لت پت

آلودہ اس گلی کی جو ہوں خاک سے تو میر
آبِ حیات سے بھی نہ دے پاؤں دھوئیے (میر)

آمدِ سیلاب = بہیا آنا۔ طغیانی کی آمد۔
سیلاب بمعنی پانی کی مد۔ طغیانی۔ بہیا۔ پانی کا چڑھاؤ۔

میرے اشکوں کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

آمدِ فصلِ لالہ کاری = لالہ کاری کے موسم کی آمد۔ لالہ کی طرح سرخ زخم کھلنے کے موسم کی آمد

آنکھیں ہی دکھلانا = عتاب ہی کرنا۔ غصہ کرنا

آنکھیں دکھلاتے ہو جوبن تو دکھاؤ صاحب
وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے (امیر مینائی)

فرشتے آنکھ دکھا کر کسے ڈراتے ہیں
قتیلِ چشم ہیں مارے ہوئے نظر کے ہیں (ریاض خیرآبادی)

آنکھ اس ادا سے اس نے دکھائی کہ ہم نے شوق
چپکے سے اپنے کا بھرا جام رکھ دیا (شوق قدوائی)

آہِ آتشیں = ایسی آہ جس میں سے آگ کی چنگاریاں نکلیں۔ وہ آہ جو سوزشِ دل کی حالت میں نکلے۔

پروانہ وار ہم شبِ فرقت میں جل بسے
اک آہِ آتشیں دلِ سوزاں سے کھینچ کر (درد تن داسطی)

آہنگِ زمیں بوسِ قدم = قدموں کے نیچے کی زمین چومنے کا ارادہ ـــــ آہنگ بمعنی ارادہ۔ زمیں بوس بمعنی زمین چومنا زمین کو بوسہ دینا۔

مجھ بے گنہ کے قتل کا آہنگ کب تلک
آؤ بنائے صلح رکھیں جنگ کب تلک
(قائم)

آہِ نیم شبی = آدھی رات کو آہیں بھرنا۔

فلک کے پار ہوئی اپنی آہ نیم شبی
ہماری آہ سے صیاد ہو گیا نخچیر
(گویا)

آہ نیم شب = وہ جو آدھی رات کو کسی درد مند کے دل سے نکلے

ہوسے بے خواب آہ نیم شب تو لگے کہنے
کہ سوتوں کو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو (مومن)

آہوئے بیابان ختن = صحرائے ختن کا ہرن۔ ختن چینی ترکستان کا ایک شہر ہے جہاں مشک دینے والے ہرن کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ سب اس کو دیتے تھے باج
خطا و ختن سے تھا لیتا خراج (میر حسن)

پھر بہار آئی کہ ہونے لگے صحرا گلشن
نیچہ ہے نام خدا نافۂ آہوئے ختن (کلیات محسن)

آئینہ انتظار = انتظار کا آئینہ۔ آئینہ بمعنی درپن۔

آئینہ دیکھ جو کہتا ہو کہ اللہ رے میں
اس کا میں چاہنے والا ہوں بقا واہ رے میں (بقا)

آئینہ باد بہاری = باد بہاری کا آئینہ

آئینہ بخت بیدار = جاگتے ہوئے نصیب کی تصویر۔ خوش نصیبی کا آئینہ۔

آئینہ برگ گل = گلاب کی پنکھڑی کا آئینہ۔

آئینہ بے مہری قاتل = محبوب کے نامہربان ہونے کی دلیل۔ معشوق کے ستم شعار اور جفا جو ہونے کی دلیل۔

آئینہ پرداز = جلوہ گر۔ جلوہ آرا۔ جلوہ فزا۔ محو آرائش۔ جلا کرنے والا۔ آئینہ کو صیقل کرنے والا۔

نمود خط عارض ہے مثال
اک آئینہ پرداز بزم خیال (میر سعادت)

نور فطرت سے ہوں میں آئینہ پرداز سخن
میرے باطن کی نوا ساز خدا ساز سخن (مراثی نسیم)

آئینہ تصویر نما = تصویریں دکھلانے والا آئینہ۔

آئینہ تمثال دار = ایسا آب دار آئینہ جس میں عکس دکھائی دیتا ہے۔ تمثال بمعنی پیکر۔ صورت۔

ہجر دلدار میں بھی وصل کا حاصل ہے لطف
ہر گھڑی پیش نظر یار کی تمثال ہے آج (رند)

خط نہیں رخ پہ ہے اس آئینہ تمثال کے سبز
آئینہ نیچے ہے طوطی کے پر و بال کے سبز

آئینہ خواب گران شیریں = شیریں کی گراں خوابی کی تصویر شیریں کی تغافل شعاری کا آئینہ۔ خواب گراں بمعنی غفلت۔ تغافل۔

شب دوشینہ کی بد مستیاں میں کیا کہوں ساقی
نکل آیا ہے سورج اور ہے خواب گراں باقی
(میر عثمان علی خاں)

پوچھو نہ آفرینشِ احمد کا تم سبب
منظور اپنی ذات کا اس کو ظہور تھا (فلق)

کائنات یہ پوری دنیا جو پیدا کرنے والے کی آفرینش ہے

آگہی = باخبری۔ آگاہی۔ واقفیت۔ عقل۔ سمجھ۔ کسی خاص راز کو پا جانا۔

مجھے عشق دیتا ہے یوں آگہی
کہ ہے او دلآرام میری سبھی (غواصی)

آگے آنا = روبرو آنا۔ مقابل آنا۔ اچھے یا برے کام کا بدلا ملنا

کیا ستم جو کوئی بات بنالے مرے آگے
دعویٰ ہے سخن کا جسے آئے مرے آگے (تسلیم)

مانگی ہے دعا وصل کی کچھ اور نہ سمجھو
کوسا ہو اگر میں نے تو آئے مرے آگے (داغ)

رکھے تھا صبر کا دعویٰ تری بیداد کے آگے
کیا تھا جو سو آیا اس دل ناشاد کے آگے (قائم)

آلاتِ مے کشی = شراب پینے کے چھوٹے برتن۔

آلودہ بہ مے = شراب میں لتھڑا ہوا۔ شراب میں ڈوبا ہوا۔ آلودہ بمعنی لتھڑا ہوا۔ بھرا ہوا۔ لت پت

آلودہ اس گلی کی جو ہوں خاک سے تو میر
آبِ حیات سے بھی نہ دے پاؤں دھوئیے (میر)

آمدِ سیلاب = بہیا آنا۔ طغیانی کی آمد۔ سیلاب بمعنی پانی کی مد۔ طغیانی۔ بہیا۔ پانی کا چڑھاؤ۔

میرے اشکوں کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

آمدِ فصلِ لالہ کاری = لالہ کاری کے موسم کی آمد۔ لالہ کی طرح سرخ زخم کھلنے کے موسم کی آمد

آنکھیں ہی دکھلانا = عتاب ہی کرنا۔ غصہ کرنا

آنکھیں دکھلاتے ہو جوبن تو دکھاؤ صاحب
وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے (امیر مینائی)

فرشتے آنکھ دکھا کر کسے ڈراتے ہیں
قتیل چشم ہیں مارے ہوئے نظر کے ہیں (ایاغ عالم)

آنکھ اس ادا سے اس نے دکھائی کہ ہم نے شوق
چپکے سے اپنے آگے کا بھرا جام رکھ دیا (شوق قدوائی)

آہِ آتشیں = ایسی آہ جس میں سے آگ کی چنگاریاں نکلیں۔ وہ آہ جو سوزشِ دل کی حالت میں نکلے۔

پروانہ وار ہم شبِ فرقت میں جل بسے
اک آہ آتشیں دلِ سوزاں سے کھینچ کر (درد ق داسطی)

آہنگِ زمیں بوسِ قدم = قدموں کے نیچے کی زمین چومنے کا ارادہ ـــ آہنگ بمعنی ارادہ۔ زمیں بوس بمعنی زمین چومنا زمین کو بوسہ دینا۔

مجھ بے گنہ کے قتل کا آہنگ کب تلک
آؤ بنائے صلح رکھیں جنگ کب تلک (قائم)

آہِ نیم شبی = آدھی رات کو آہیں بھرنا۔

فلک کے پار ہوئی اپنی آہ نیم شبی
ہماری آہ سے صیاد ہوگیا نخچیر (گویا)

آہِ نیم شب = وہ جو آدھی رات کو کسی دردمند کے دل سے نکلے

ہجر سے بے خواب آہِ نیم شب تو گئے کتنے
کہ سوتوں کو جگا دیتے جو تم بھی کیا قیامت ہو (مومن)

آہوئے بیابانِ ختن = صحرائے ختن کا ہرن۔ ختن چینی ترکستان کا ایک شہر ہے جہاں مشک دینے والے ہرن کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ سب اس کو دیتے تھے باج
خطا و ختن سے تھا لیتا خراج (میر حسن)

پھر بہار آئی کہ ہونے لگے صحرا گلشن
غنچہ ہے نام خدا نافۂ آہوئے ختن (کلیاتِ محسن)

آئینۂ انتظار = انتظار کا آئینہ۔ آئینہ بمعنی درپن۔

آئینہ دیکھ جو کہتا ہو کہ اللہ رے میں
اس کا میں چاہنے والا ہوں بقا واہ رے میں (بقا)

آئینۂ بادِ بہاری = بادِ بہاری کا آئینہ

آئینۂ بختِ بیدار = جاگتے ہوئے نصیب کی تصویر۔ خوش نصیبی کا آئینہ۔

آئینۂ برگِ گل = گلاب کی پنکھڑی کا آئینہ۔

آئینۂ بے مہریِ قاتل = محبوب کے نامہربان ہونے کی دلیل۔ معشوق کے ستم شعار اور جفا جو ہونے کی دلیل۔

آئینہ پرداز = جلوہ گر۔ جلوہ آرا۔ جلوہ فزا۔ محوِ آرائش۔ جلا کرنے والا۔ آئینہ کو صیقل کرنے والا۔

نمودِ خطِ عارض ہے مثال
اک آئینہ پردازِ بزمِ خیال (میر سعادت)

نورِ فطرت سے ہوں میں آئینہ پردازِ سخن
میرے باطن کی نوا سازِ خدا سازِ سخن (مراثی انیس)

آئینۂ تصویر نما = تصویریں دکھلانے والا آئینہ۔

آئینۂ تمثال دار = ایسا آب دار آئینہ جس میں عکس دکھائی دیتا ہے۔ تمثال بمعنی پیکر۔ صورت۔

ہجرِ دلدار میں بھی وصل کا حاصل ہے لطف
ہر گھڑی پیشِ نظر یار کی تمثال ہے آج (رند)

خط نہیں رخ پہ ہے اس آئینۂ تمثال کے سبز
آئینہ نیچے ہے طوطی کے پر و بال کے سبز

آئینۂ خوابِ گرانِ شیریں = شیریں کی گراں خوابی کی تصویر، شیریں کی تغافل شعاری کا آئینہ۔ خوابِ گراں بمعنی غفلت۔ تغافل۔

شبِ دوشینہ کی بدمستیاں میں کیا کہوں ساقی
نکل آیا ہے سورج اور ہے خوابِ گراں باقی
(میر عثمان علی خاں)

آئینہ دار = آئینہ کی طرح صاف اور شفاف ۔ وہ جس سے آئینہ
دکھلانے کا کام لیا جائے ۔ آئینہ بردار

تیرے مجرے کے لیے آتا ہے روز اے شاہِ حسن
آئینہ داروں میں لکھ لے خط و خال آفتاب (بحر)

گدازِ عشق سے لبریز تھا قلبِ حزیں اس کا
مگر آئینہ دارِ شرم تھا روئے حسیں اس کا (اختر شیرانی)

نہ پوچھو مجھ سے اے یاراں دماغ ان سادہ رویوں کا
سکندر کے تئیں بھیجیں ہیں یہ آئینہ دار اپنا (سودا)

خود کو مٹا کے کیجیے تلاش اپنے یار کی
آئینہ میں شبیہ ہے آئینہ دار کی (بستان تجلیات)

آئینہ داری یک دیدۂ حیراں = حیران آنکھ کی آئینہ داری ۔
آئینہ داری بمعنی آئینہ دکھلانے کی خدمت ۔ اطاعت سے آئینہ دیکھنا ۔

اب مجھ کو خدمتِ آئینہ داری دیجیے
جانتے اے جانِ جاں تصویرِ پشتِ آئینہ (رشک)

دیدہ حیران بمعنی حیران آنکھیں ۔

آئینہ سیما = آئینہ کی ایسی چمک دار پیشانی رکھنے والا ۔

عکس میرے داغِ اسود کا سویدا بن گیا
یعنی اس آئینہ سیما کا ہے پہلو آئینہ (ناسخ)

آئینۂ ناز = مایۂ ناز ۔ ناز کا آئینہ

(الف)

ابرام = ضد ۔ اصرار ۔ رنجیدگی ۔ کبیدگی ۔ التماس ۔ تقاضا ۔

دو بحث صنم برہمناں را
ابرام باعتقاد دادیم (ظہوری)

کام مجھے ہیں سارے صنائع ہر ساعت کی سماجت سے
استغنا کی چوگنی ان نے جوں جوں میں ابرام کیا (میر)

زگلہائے نظارہ چوں می گریزم
اسیرم من ابرام بلبل نہ دارم (مرزا جلال اسیر)

ترک مے سے ہمیں انکار نہ ہوتا لیکن
اب جو ناصح کو ہے ابرام تو پینا ہے ضرور (حسرت موہانی)

ابرِ بہاری = موسمِ بہار کے بادل ۔ ابرِ بہار

ہم گئے عمر ہوئی ابرِ بہاری کو دیے
لہو برساتے ہیں دیدۂ خوں بار ہنوز (میر)

خیمہ زن ابرِ بہاری زیرِ چرخِ پیر ہے
یاد دھواں ہے تیری آہوں کا عالمگیر ہے (حالی)

ابرِ شفق آلودہ = ایسے بادل جن میں شفق کی سرخی موجود ہو ۔
آلودن مصدر ۔ لتھڑنا ۔ لتھیڑنا ۔ آلودہ ہونا ۔

ابرِ گہربار = موتی برسانے والا بادل ۔ مراد ابرِ نیساں ۔ خیال
کیا جاتا ہے کہ فصل ربیع اس ماہ کے بادل سے جو بوندیں
سیپ کے منہ میں پڑتی ہیں موتی بن جاتی ہیں ۔

چشموں سے برستے ہیں مری اشک کے موتی
یہ ابرِ گہربار نہ دیکھا تھا سو دیکھا (حاتم)

آنکھ سے گرتی ہے خونِ دلِ افگار کی بوند
اس کی ہمسر ہو کہاں ابرِ گہربار کی بوند (داغ)

جوشِ معنی سے ہوا سیراب اتنا ملکِ دل
لوٹتا ہوں دولتیں اس ابرِ گوہر بار سے (اکبر الہ آبادی)

ابنِ مریم = فرزندِ مریم ۔ ابن بمعنی بیٹا ۔ فرزند

مریم بنت عمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں تھیں۔ عمران بیت المقدس کے مجاور تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ منت مانی کہ لڑکا ہوگا تو اس کو عبادت گاہ کے لیے نذر کر دیا جائے گا مگر اُن کے لڑکی پیدا ہوئی۔ عمران کو بذریعہ وحی مطلع کیا گیا کہ اس لڑکی کو جس کا نام مریم رکھا گیا عبادت گاہ کی نذر کر دیا جائے۔ حضرت زکریا جو عمران کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت مریم کے ولی مقرر ہوئے۔ عبادت گاہ کے دوران قیام میں حضرت مریم کے بڑے ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ ان کو بغیر باپ کے فرزند تولد ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ اس طرح حضرت مریم کے جو فرزند تولد ہوا اس کا نام حضرت عیسیٰ رکھا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے کئی معجزے عطا فرمائے تھے۔ انھوں نے پیدا ہونے کے ساتھ ہی بات کرنا شروع کی اور اپنے کو ابن مریم بتاتے ہوئے اپنی معجزانہ پیدائش اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہونے کا اعلان کیا۔ وہ اندھوں کو بینائی عطا کرتے تھے۔ بیماروں اور کوڑھیوں کو اللہ کے حکم سے شفا بخشتے تھے۔ اور قُم باذن اللہ کہہ کر مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ابن مریم پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام انجیل ہے۔ ان کے پیرو نصاریٰ یا عیسائی کہلاتے ہیں۔

ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
(ارمغان حجاز)

ابہام = اخفا۔ ایسی بات جس کا مطلب واضح نہ ہو۔ پوشیدہ ہونا۔ گم ہونا۔

کھلے گا نہ مضمون وصف دہن کا
جو نکلے گی بات اس میں ابہام ہوگا (سرور)

ہے صاف گفتگو یہ محبت ترکا عجیب
اوروں کی طرح تو نہ کر ابہام کی تلاش (محبت)

اے اہل نظر راہ میں پوشیدہ ہے خورشید
ایضاح سے حاصل بجز ابہام نہ ہوگا (شیفتہ)

اختتام بزم عید اطفال = بچوں کی محفل عید کے برخاست ہونے کے بعد یعنی ایام طفلی گذر جانے کے بعد۔

ہے روایت کہ ہوا جنگ کا جس دم اختتام
شمر ملعون لگا کہنے کہ اے مردم شام (سودا)

اثبات = ہاں۔ ثابت کرنا۔ ثبوت بہم ہو جانا (نفی کی ضد) (مذکر)

جو اس نے بات نہ کی ہو گیا مجھے اثبات
دہن وہ تنگ ہے گنجائش کلام نہیں (وزیر)
(مؤنث)

آپ ہی آپ وہ کچھ ہو گئے ہیں چپ کل سے
بات کی گو مگر اثبات نہ ہونے پائی (سحر)

اثر گریہ = رونے کی تاثیر مراد گریہ کا اثر۔ بمعنی خاصیت۔

برپا تھا شور چار طرف بھاگ بھاگ کا
پانی اثر دکھاتا تھا لو ہے کو آگ کا (دبیر)

اثر نالۂ دل ہائے حزیں = غمگین دل کے نالوں کا اثر۔

پست و بلند عشق تو سب کچھ نظر میں ہے
اس دل کو کیا کروں یہ کسی کے اثر میں ہے (آتش)

اجابت = قبولیت۔ منظوری۔

ہو خیال قبول میں نہ حزیں
کہ اجابت کہے گی خود آمیں
(داغ)

اجارہ نہیں کرتے = ذمہ نہیں لیتے۔ ٹھیکہ نہیں لیتے۔

کیا گلا ہم کو ہے اس کا کہ نہ چاہا اس نے
ملک دل یار کا کچھ ہم نے اجارا نہ کیا (سودا)

اجازتِ تسلیمِ ہوش = ہوش حوالہ کرنے کی اجازت۔ اجازت بمعنی اذن۔ رخصت۔ رضا۔

سُرج کوں گر اجازت ہو تو آئے سیس سوں چل کر
کہ اس کوں شوق ہے تجھ آستاں پر جبہ سائی کا (ولی)

اجزائے پریشاں = منتشر حصے۔ بکھرے ہوئے ٹکڑے۔

آہ سوزاں میں جو اڑتے نظر آئے ذرّے
جگر و دل کو میں اجزائے پریشاں سمجھا (فائق)

اجزائے دو عالم دشت = دشت دو عالم کے اجزاء۔
دو عالم بمعنی کونین۔ اجزا بمعنی ٹکڑے۔ حصے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا (چکبست)

اجزائے نالہ = نالے کے اجزا۔

اجزا بکھیر دوں گا آہ شرر فشاں سے
گن گن کے بدلے لوں گا اک ورز آسماں سے (سحر)

اجزائے نگاہِ آفتاب = سورج کی نگاہ کے اجزاء۔
اجزاء جمع جزو کی بمعنی حصے۔ ٹکڑا۔

اجمال = مجمل بیان کرنا۔ یہ لفظ تفصیل کی ضد ہے۔ تقریر یا تحریر میں ایسا مضمون لانا جس کا مطلب زیادہ ہو اور الفاظ مختصر ہوں اور اس کے سمجھنے میں دقت ہو۔

گفتگو سے زکھلا ان کا دہن ساری تقریر میں اجمال رہا (تسلیم)

احرامِ بہار = فصل بہار کا جامۂ احرام۔ احرام بمعنی دو بغیر سلے ہوئے کپڑوں کا لباس جو ایک تہبند کے طور پر باندھا جاتا ہے اور دوسرا جسم پر لپیٹا جاتا ہے۔ اور کعبہ شریف کی زیارت کے لیے باندھا جاتا ہے۔

جامۂ احرام زاہد پر نہ جا
تھا حرم میں لیک نامحرم رہا (میر)

اخترِ سوختہ قیس = مجنوں کی بدنصیبی۔ قیس کی بدبختی۔

خال مہ کا تمہیں چاہیے زیبائش کو
اختر سوختہ ہے اپنا ہی زیبا ہم کو (ذوق)

اختلاط = محبت۔ میل جول۔ ملنا۔ بے تکلفی۔ گرمجوشی۔ چھیڑ چھاڑ۔

اب پسند آنے لگا اس کو ہمارا اختلاط
وصل کا دینے لگا کچھ کچھ سہارا اختلاط (ذکی)

اخفائے حال = حالت کو چھپانا۔ حال کو پوشیدہ رکھنا۔
اخفا بمعنی پوشیدہ۔ خفیہ کرنا۔

مشک بھی کوئی چھپا سکتا ہے
راز گیسو کا ہے اخفا کیسا (مصحفی)

ادغام = ایک حرف کا دوسرے حرف میں اس طرح ملانا کہ دونوں ایک ہو جائیں۔ ایک جنس کے دو حرفوں کو ملانا مثلاً ب اور ب کو اس طرح ملانا کہ ایک حرف کی آواز دے۔ "شب" اور "بہ" کو ملا کر "شبہ"

یوں نے پوچھا وصل کی ترکیب کا کیا نام تھا
ہنس کے بولے حرف دو ہم جنس کا ادغام تھا (ظریف)

ربط ہے اس کو گورنمنٹ سے بھی ملک سے بھی
جس طرح حرف میں اک قاعدہ ادغام بھی ہے (شبلی)

اُدھار = قرض

لے دام مُرغِ دل سے مرے سوزشِ آفتاب
دھبے پہ روزِ حشر کے پر کون اُدھار دے (ذوق)

ہے بات کچھ نئی ہوئی بازارِ حسن میں
مجھ کو گراں ہے عفت بھی سودا اُدھار کا
(دیا شنکر نسیم)

ارادت = عقیدت۔ اعتقاد

اپنے دل سے مجھے ارادت ہے
میں کسی پیر کا مرید نہیں (جگر)

اُردی = اردی بہشت۔ ایک فارسی مہینہ کا نام۔ یہ فارسی کا پہلا مہینہ ہے جو بہار کا مہینہ ہوتا ہے (اردی بہشت مرکب ہے۔ ارد بمعنی مانند اور بہشت بمعنی جنت)۔

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغِ اردی نے کیا ملکِ خزاں مستاصل (سودا)

ارزانیِ مئے جلوہ = شرابِ دیدار کا سستا ہونا۔ دیدار کی شراب کے دام گر جانا۔

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی
(ارمغانِ حجاز)

ارمغاں = تحفہ۔ ہدیہ۔ سوغات۔

جگر کو داغ کبھی کو زخمِ دل کو ملال
جنابِ عشق نے بھیجے ہیں ارمغاں کیا کیا (تسلیم)

استظہار = مدد چاہنا۔ پشت۔ پناہ۔

یاراں اُٹھکر سگلے یار
سنکر اتناں استظہار (قلی قطب شاہ)

اشارت = اشارہ۔

سوال میں نے جو انجامِ زندگی سے کیا
قدِ خمیدہ نے سوئے زمیں اشارت کی (میر)

ہو الموجود ہے تجھ سے عبارت
ہو المقصود ہے تجھ سے اشارت (کلیاتِ اسمٰعیل)

اشتیاق انگیز = شوق انگیز۔ شوق کو بڑھانے والی۔ اشتیاق میں اضافہ کرنے والی۔

اصل = جڑ۔ بنیاد

اب مانو یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے
اصل اصول ہو کر تھا سب میں لکھ دیا (نوازش)

اصلاحِ مفاسد = برائیوں کی اصلاح۔ اصلاح بمعنی درستی۔ ترمیم

اصلاح لینے آئے ہیں رنگیں خیال لوگ
خدمت ہے اس چمن میں تجھے انتظام کی (آتش)

مفاسد بمعنی خرابیاں۔ برائیاں۔

رہے محفوظ اپنے زمانہ کے مفاسد سے
قدم راہِ توکل سے کبھی ڈگنے نہیں پائے (طباطبائی)

اصنامِ خیالی = خیالی بُت، بتانِ خیالی۔ اصنام جمع صنم کی بمعنی بُت۔

گر عوض ناقوس کے جا کر میں اک نالہ کروں
بت کدے میں ہر طرف کرتے پھریں اصنام رقص (ناسخ)

اعتبارِ عشق = محبت کا اعتبار۔ محبت کا یقین۔ معشوق کو عاشق کی محبت کا بھروسا۔

اعتبار بمعنی بھروسا ۔ اعتماد ۔ ساکھ

حسن پر نخوت نہ کر اس کا نہیں کچھ اعتبار

چار دن جہان ہے دورِ قمر میں چاندنی (بیخود موہانی)

اعتبار اور ایک نا اہل وفا پر اعتبار

اے خیالِ جمعیت بیجا مجھے دھوکا ہوا (رضا لکھنوی)

اعتبارِ نغمہ = نغمہ کا اثر ۔ نغمہ کی طرح معتبر ۔ نغمہ کی تاثیر رکھنا ۔

اے شوق تیری بات کا ہے اعتبار کیا

ہے وعدۂ وصال میں ہر بار آجکل (انجم)

اعتدال = برابر کرنا ۔ توازن ۔ برابری

فصل کو اب جو اعتدال نہیں

اس لیے جی مرا بحال نہیں (مثنوی گلشن عشق)

اعتمادِ دل = دل پر بھروسا ۔ اعتماد بمعنی بھروسا

پھر اے ہم سے رُخ اس بادشاہ خوباں کا

کچھ اعتماد نہیں ہے مزاج سلطاں کا (آتش)

اعجازِ مسیحا = حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جو قُم باذن اللہ

کہہ کر مردہ کو زندہ کر دیا کرتے تھے ۔

مارا ششؔ بار ششؔ بار زندہ کر دیا

پھر تمہیں دعویٰ اعجاز مسیحائی نہیں (رشک)

اعجازِ ہولے صیقل = جلا پانے کی آرزو کا کرشمہ ۔

اعجاز بمعنی کرشمہ

زندہ نہ مسیحا سے ہوا کشتۂ الفت

مردوں کو جلانا تو کچھ اعجاز نہیں تھا (داغ)

ہوا بمعنی آرزو ۔ صیقل بمعنی جلا ۔ زنگ دور کرنا ۔ صفائی

نگاہ حسن پر کیا عشق کی صیقل مدد دے گی

تجلی برق ہستی سوز کے مدِ مقابل ہے (فرید لکھنوی)

صیقل زہ ہو گر تیغ پر جوہر ہے ہو کس کی نظر

اے ذوق یاں قدر ہنر آرائش و تزئین سے ہے (ذوق)

افزائش = زیادتی ۔ اضافہ ۔ بڑھوتی ۔ کثرت ۔

غم کی ہرچند شب ہجر میں افزائش تھی

کاش اب بھی اجل آجاتی تو آسائش تھی

افسردگیِ دل = دل کی پژمردگی ۔ دل کا مرجھانا ۔ دل کا رنج ۔

افسردگی خاطر ۔ افسردہ خاطری ۔

افسردہ بمعنی مرجھایا ہوا ۔ اداس ۔ غمگین ۔

آنکھیں صبا پُر آب ہیں اس نور کے لیے

افسردہ دل ہیں آتشِ منصور کے لیے (صبا)

افسردگی سوختہ جاناں ہے قہر میرؔ

دامن کو ٹک ہلا کہ دلوں کی بجھی ہے آگ (میر)

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ و زاد

جاتی نہیں افسردگی خاطر ناشاد (انیس)

افسونِ انتظار = انتظار کا جادو ۔ طلسم کا انتظار

افسوں بمعنی سحر ۔ جادو ۔ منتر ۔ فریب ۔ مکر ۔ حیلہ ۔

کیا ہاتھ میں اس افعی گیسو کو لگاؤں

افسوں نہیں آتا مجھے منتر نہیں آتا (اسیر)

افشردۂ انگور = انگور کا نچوڑ ۔ انگور کا رس ۔

افشردن مصدر نچوڑنا ۔

بوسہ اپنے لب شیریں کا ترش رو ہو کر

وہ جو دیتا تو ہم افشردہ لیموں پیتے (ظفر)

افعی = سانپ۔ کالا اور زہریلا سانپ۔ ناگن۔

خاک میں یہ افعیِ چرخ کہیں مل جائیگا
جب جواب اس زلف سے دل شکن مل جائیگا (امیر)

نگاہِ چشم تو افعی ڈسیلا
بجن ہے سانورا سج کا بجیلا (ولی)

اقبالِ ترحّم = رحم و کرم کے ساتھ ملتفت ہونا۔ عنایت فرمائی سے متوجّہ ہونا۔ اقبال بہ معنی خوش نصیبی، سازگاری زمانہ۔

رہے ہمیشہ ترے دوستوں کے ساتھ اقبال
عدو کو تیرے نہ دے فرصت ایکدم ادبار (میر)

اقبالِ رنجوری = بیماری کی قسمت۔ بیماری کا نصیب
اقبال بمعنی بخت۔ نصیبہ۔ خوش نصیبی۔ نیک بختی

اے ماہ منظم ترے اقبال کے صدقے
شوکت کے خدا عظمت و اجلال کے صدقے (انیس)

رنجوری بمعنی بیماری۔ آزردگی۔ ملال

جگر کی ناتوانی میں کہوں یا دل کی رنجوری
اِدھر بیمار پہلو میں اُدھر بیمار پہلو میں (داغ)

اقامت کی تاب = قیام کرنے کی طاقت۔ ٹھہرنے کا یارا۔ ٹھہرنے کی قوت۔
اقامت بمعنی قیام۔ ٹھہرنا۔

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے (ذوق)

اِکلیل = تاج شاہی۔ جواہرات سے مرصّع تاج

رتبہ اپنے خاکساروں کا نہ پوچھ موے سر اکلیل خاک راہ نگہ ہے۔ (مہر)

اِلتفات = توجہ۔ مہربانی

ہیں سو سو التفات تغافل میں یار کے
بیگانگی سے اس کی کوئی آشنا نہیں (یقین)

پہلے تو التفات ان پر کیا
حکم پھر بادشاہ نے یہ دیا (منیر)

مجھ کو ساقی سوائے جام شراب
حرم کی جانب بھی التفات نہیں

اِلتفاتِ ناز = معشوق کا متوجہ ہونا۔ خاص توجہ

اِلتہاب = بھڑکنا۔ آگ بھڑکنا۔ شعلہ بھڑکنا۔ گرمی۔ تپش

ہاتھ سینے پر مرے رکھیے تو کچھ معلوم ہو
التہاب آتشِ عشق آپ نے دیکھا نہیں (تسلیم)

الماس = ہیرا

کانوں سے دو سفینۂ الماس ہیں عیاں
ان کشتیوں میں گوہر اسرار ہیں نہاں (دبیر)

امر کی زنبیل = عمرو عیار کی زنبیل۔
زنبیل کے معنی ٹوکری اور جھولی کے ہیں۔ امیر حمزہ کی داستان کا ایک مشہور کردار عمرو عیار ہے جس کی زنبیل کی خوبی یہ تھی کہ وہ کبھی پُر نہیں ہوتی تھی۔ ہر چیز اُس میں سما جاتی تھی۔ یہ زنبیل منجملہ ان عجائبات کے تھی جو اس کو بزرگوں سے حاصل ہوئے تھے۔

دُور زمانے سے یہ عیّار ہے وہ ہوش ربا
لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہے زنبیل (ذوق)

امیدگاہِ انام = مخلوق کی امیدوں کا مرکز۔ جہاں مخلوقِ خدا کی توقعات پوری ہوں۔ امیدگاہ بمعنی وہ ذات جس سے توقع وابستہ ہو۔

کنایہ فہم و لطافت پسند و خوش اخلاق
امیدگاہ عزیزانِ عصر و عذر نیوش (انشاؔ)

انام بمعنی مخلوقات۔ خلق اللہ۔ لوگ۔

تم کو مسجود جانتے ہیں انام
تم سبھوں کے ہو پیشوا و امام (میرؔ)

انبساطِ خاطرِ حضرت = جناب والا کا دل خوش کرنا۔ حضور والا کی خوشنودی مزاج۔ انبساط بمعنی خوشی۔ شادمانی۔

بے منتِ شراب ہوں سرشارِ انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جامِ جم ہوا (ولیؔ)

انتظارِ ساغر کھینچ = ساغر کا انتظار کر۔

انتظار کھینچنا فارسی کے محاورہ انتظار کشیدن کا ترجمہ ہے جو اردو میں غیر فصیح ہے۔ انتظار کشیدن بمعنی انتظار کرنا۔

ساقی خوش است در رمضان بادۂ سحور
مے در پیالہ ریز دلکش انتظارِ صبح (باقرؔ کاشی)

انجاحِ مقاصد = مقصد برآری۔ مقاصد میں کامیابی۔ انجاح بمعنی کامیابی۔ فیروزمندی۔

ہے ہوس یار ملے ہم سے کرے غیر کو ترک
مطلب اپنا وہ ہے جو قابلِ انجاح نہیں (ناسخؔ)

انجمِ رخشندہ = چمکتے ہوئے ستارے۔ انجم بمعنی ستارے۔ کواکب۔ نجوم۔

تجھ روئے خوں فشاں سے انجم ہی کیا خجل ہیں
ہے آفتاب کو بھی اے ماہ سال تیرا (میرؔ)

انجمنِ طوٗ = محفلِ شادی۔ طوٗ لفظ توی کا معرب ہے۔ بمعنی شادی بیاہ۔

پلا مجھ کو ساقی شرابِ کہن
کہ جمتی ہے انجم کی اب انجمن (صدق البیان)

اندازِ بخون غلتیدن = بسمل کے خون میں لتھڑا ہوا ہونے کا انداز۔ بسمل بمعنی زخمی۔ گھائل۔ انداز بمعنی ڈھنگ۔ طریقہ۔ طور۔ طرز

گرمیِ جوشِ محبت کا وہی انداز ہے
داغِ دل سے ربط ہے سوزِ جگر سے ساز ہے (آتشؔ)

اندازِ تغافل = تغافل شعار کا بے پروائی کا انداز۔ انداز بمعنی انداز معشوقانہ۔

روشنی سامنے دکھاتی ہوئیں
قدم انداز سے اٹھاتی ہوئیں (قلقؔ)

اندازِ جنوں = جنوں کا انداز۔ جنوں کی ادا۔ جنوں کا ڈھنگ۔

اب بھی اک عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا مرا میں باز آیا

اندازِ سخن = اندازِ کلام۔ اسلوبِ کلام۔ انداز بمعنی طرزِ بیان

بلبل غزل سرائی آگے ہمارے مت کر
سب ہم سے سیکھتے ہیں اندازِ گفتگو کے (میرؔ)

اندازِ گل افشانیِ گفتار = گفتگو سے پھول جھڑنے کی ادا۔

سیکھے ہے بھی انداز تمہارے نہیں آتے
آنکھوں میں ہوں باتیں یہ اشارے نہیں آتے
(ریاض خیرآبادی)

اندازِ ہلال = ہلال کی مانند۔ ماہِ نو کی طرح۔ نئے چاند کی ساخت۔

نحن اقرب کا ابھی اگر سمجھ میں آ جائے
دیکھے انسان بجا نماز گر کے پھر اپنا
(کہستانِ تجلیات)

اندوہ رُبا = غم کو دور کرنے والا۔ رُبائیدن مصدر اچک لے جانا۔

اندوہ بمعنی رنج - غم - ملال - صدمہ

جیتے نہ جو اندوہ یہ یعقوبؑ پہ ہوتا
پھٹ جاتا جگر دکھ جو یہ ایوبؑ پہ ہوتا (مونس)

اندوہِ شبِ فرقت = جدائی کی رات کا غم - رنجِ شبِ جدائی -
شبِ ہجر کا غم -

جہاں کا تماشا ہے اور اس کے اندوہ
جو کوئی پوچھے کیا ہے تجھکو اندوہ (شیفتہ اورنگ آبادی)

اندوہِ وفا = وفا کا غم

میں اس بت بدخو کی اس آن پہ مرتا ہوں
کھینچا نہ کبھی اس نے اندوہِ پشیمانی (حسرت موہانی)

اندیشہ = خیال - فکر - خوف - اندیشیدن مصدر سوچنا -

وہ قد ہے مثلِ سرو ہمیشہ بہار پر
اندیشۂ خزاں نہیں رکھتا نہال دوست (آتش)

اندیشہ ہائے دور دراز = دور دراز کے اوہام - دور دراز کے
خیالات - اندیشہ بمعنی خیال - وہم - فکر - سوچ -

آ اس ناداری سے ہم نے جو دنیا ٹھہرایا ہے
کیا کہیے اندیشہ بڑا تھا اس کی منہ دکھلائی کا (میر)

انفعال = شرمندگی - خجالت - ندامت - پشیمانی -

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے (ڈاکٹر اقبال)

نگاہ تیرے ڈوپٹے تمہارے دیدے سے
شہید کر کے مجھے انفعال کچھ نہ ہوا (سحر)

انگبیں = شہد -

میرے مولا کو امیر النحل ملا تھا خطاب
خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا (ناسخ)

انگشت بدنداں = حیرت سے دانتوں میں انگلی دبانا - حیران
ہونا - حیران - پریشان -

انگشت رکھنا = انگلی رکھنا بمعنی عیب نکالنا - نکتہ چینی کرنا -
انگشت رکھنا اردو کے محاورے انگلی رکھنے کا فارسی ترجمہ ہے -

انگلی ہر ایک ہے وہ مصرعہ موزوں بلند
انگلی رکھ سکتے نہیں جس پہ کہیں دانشمند (محسن)

گرچہ کی ہے کوشش ان نظموں کے لکھنے میں بہت
اور جگہ انگشت رکھنے کی نہیں چھوڑی کہیں (حالی)

اوجِ حصار = چار دیواری کی بلندی - قلعہ کی بلندی -
اوج بمعنی مرتبہ - عروج - بلندی - ترقی -

ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا اپنا نہ اوج
آسماں پر کیا تمہارے بخت کا اختر نہیں (ناسخ)

اوج دہِ مرتبۂ معنی و لفظ = الفاظ اور معنی کے رتبہ کو بلند کرنے والا -

کب سے ہے فخر بہت اوج پہ فلک شاہا
رضا جو ہو تو کر دل تیرے روضے کابستار (میر)

اوجِ طالعِ لعل و گہر = لعل و گہر کی قسمت کی بلندی -
لعل و گہر کی خوش نصیبی -

چمکتا تھا شرف میں اختر اوج
کہاں ہو گا بے تنگ صاحب اوج (طلسم شایاں)

اوراقِ لختِ دل = دل کے ٹکڑوں کے ورق۔

اورنگ = تختِ شاہی۔

اورنگِ سلیماں = تختِ سلیمان۔

میں ہوں کیا چیز دلا خاک نشیں مورِ ضعیف
کر دیا موت نے اورنگِ سلیماں خالی (ناسخ)

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر اور عظیم الشان بادشاہ تھے۔ حضرت سلیمان کا تخت ہواہیں اڑتا تھا اورنگ بمعنی تختِ شاہی۔

اوستادِ رستم و سام = رستم و سام کے استاد۔ رستم اور سام کو پہلوانی کے گُر اور داؤ پیچ سکھانے والے۔

رستم: ایران کا ایک مشہور پہلوان جو زال کا بیٹا اور سام کا پوتا تھا اور کیکاؤس بادشاہ ایران کا سپہ سالار تھا۔

سام: رستم پہلوان کے دادا کا نام تھا اس کے باپ کا نام نریمان تھا۔

اُدک = چلّو۔

کب گیا ہے در میخانہ کو عار آتی ہے اوک سے پی جو میسّر قدح و مُل نہ ہوا
(داغ)

اہتزاز = جھومنا۔ ہلنا۔ وجد۔ انبساط۔ خوشگوار ہوا کا چلنا۔ پھولوں کا کھلنا۔

خاکسترِ سیاہ کو بھی اہتزاز ہے
تم روحِ برق چھوڑ گئے تھے غبار میں (وفا)

اہلِ بینش = صاحب نظر۔ صاحبانِ بصیرت۔ دیدہ ور۔

اہل بمعنی صاحب، والا یا والے۔

مرتبہ پوچھ عشق بازاں کا
یہ ہیں ملکِ فنا کے اہلِ دول (ولی)

اہلِ تدبیر = تدبیر کرنے والے لوگ۔

اہلِ خرابات = مے خانہ کے آدمی۔ میکدہ میں آنے جانے والے خرابات بمعنی بُت خانہ۔ شراب خانہ میکدہ۔

نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی
ہم ہوں گے رند ہوں گے خرابات ہوئے گی (ظفر)

اہلِ کرم = مہربانی کرنے والے لوگ۔ سخی لوگ۔ اربابِ کرم۔ صاحبِ بخشش۔

ایّامِ گل = موسمِ بہار۔ پھول کھلنے کے دن۔ فصلِ گل۔

ایرج = پسرِ فریدوں۔ جب فریدوں نے اپنی سلطنت اپنے

جیحون میں تقسیم کی تو ایران و ترکستان ایرج کو عطا کیا۔

ملسے نالہ = بجز نالہ۔

ب

بایں ہمہ = اس سب کے باوجود۔ بایں ہم۔

یاں حسن بھی ہے اور محبت بھی بایں ہم
اس عالم تمکین میں زنجیر ہے زنداں (اسرار)

جب دیکھئے تو ہے مئے معشوق پہ نگاہ
بایں ہمہ ریاض بڑے پارسا بھی ہیں (ریاض خیرآبادی)

باب نبرد = لڑائی لڑنے کا اہل۔ جنگ کے قابل۔ جنگجو۔ لائق جنگ۔ مرد میدان۔ شایان جنگ۔

باب بمعنی لائق۔ شایاں۔ درخور۔ لائق۔

جلوۂ آتش خورشید نہیں باب بجود
اور ہی جھکتے ہیں وہ جسکو خدا کہتے ہیں

بات اٹھانا = کسی کی سخت کلامی برداشت کرنا۔ بدزبانی سہ جانا۔ ناگوار بات ضبط کرنا۔

سنگ گراں کسی نے اٹھایا تو کیا ہوا
زور آور اس کا نام ہے جس نے اٹھائی بات (امیر)

فرمائے گے جو تم تو اٹھالوں گا میں پہاڑ
پر غیر کی نہ جائے گی مجھ سے اٹھائی بات (سودا)

باد = ہوا۔

آئی کنعاں میں بادِ مصر دلے
نہ گئی تا بہ کلبۂ یعقوب (میر)

چہرے میں ایسی ہے گریہ کہ شب و روز دلے
یاد کرتی ہی رہے دامن مژگاں کی جھپک (اسحاق)

بادباں = پتوار۔ وہ پردہ جو بادبانی کشتیوں یا جہازوں پر ہوا کا رخ بدلنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نہیں لگا یا تا رخ شعلہ یہ اس بحر خوں نے
ہماری کشتیِ عمر رواں میں بادباں باندھا (ناسخ)

خواہش ہے تجھ کو کعبۂ مقصود کی اگر
کر بادبان آہ کو دل کے جہاز کا (مرزا محمد رفیع سودا)

بادبانِ کشتیٔ مے = شراب کی کشتی کا پتوار۔

شبیر ناخدائے سفینہ ہیں بے گماں
ان کی ردا ہے کشتیِ امت کا بادباں (یکتا امروہوی)

کشتیٔ مے پہ ہے اب بخت سلیماں کو بھی رشک
بادہ پیمائی تھی آخر بادپیمائی نہ تھی (تہذیب تغزل)

باد بدستِ تسلیم = تسلیم و رضا کی تہی دامنی۔ تسلیم بمعنی راضی ہونا۔ خوشی سے قبول کرنا۔ قبول کرنا۔ ماننا۔ منظور کرنا۔ سپرد کرنا۔

باد بدست بمعنی۔ پشیمانی۔ نکما۔ لاحاصل۔

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں
کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

تسلیم بمعنی ماننا۔ قبول کرنا۔ راضی ہونا۔ تسلیم و رضا۔

تسلیم و رضا کیلئے جو وقت ملا ہے   وہ وقت کروں صرف میں کس طرح دعا میں (مؤلف)

واعظ اس کی سی ادائیں تو نہیں حوروں میں
ہم نے تسلیم کیا حسن و جمال اچھا ہے (امیر مینائی)

بادپیمائی = کارِ عبث۔ فضول کام۔ ہوا خوری۔ چمن کی ہوا کھانا۔ بادیہ پیمائی۔ جنگل کی ہوا کھانا۔

کشتیِ مے پہ ہے اب تختِ سلیماں کو بھی رشک
بادہ پیمائی تھی آخر بادپیمائی نہ تھی

بادپیمائی گردوں سے نہیں کچھ مطلب
تو ہی اے شوق کر اب بادیہ پیما مجھ کو

بادِ زمہریر = سرد ہوا۔ برفیلی ہوا۔ زمہریر۔ ہوا کے کرہ کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے۔

جتنا عالم تھا کاشمیر ہوا
بلکہ کہیے کہ زمہریر ہوا (سودا)

بادہ = شراب

چشمِ حیراں کو اس چشمِ میگوں نے کیا
بادہ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا (ناسخ)

ہیں رنگ جدا، دور نئے کیف نرالے
شیشہ وہی بادہ وہی پیمانہ وہی ہے (آرزو)

بادہ آشامی = شراب نوشی۔ مے نوشی۔ بادہ نوشی۔ مے آشامی۔ بادہ بمعنی شراب۔ صہبا۔ مے۔ آشامیدن مصدر پینا۔

خلد کی نہر عسل کر زاہد!
جانتے ہیں رند مے آشام تلخ (ناسخ)

بادۂ جوشِ اسرار = اسرارِ الٰہی کے جوش کی شراب۔ اسرار جمع ہے سر کی بمعنی بھید۔ راز

پیدا لبِ جاں بخش سے اسرارِ خفی تھے
اُس دم ہمہ تن گوش سب اصحابِ نبی تھے (دبیر)

بادۂ دوشینہ = رات کی پی ہوئی شراب۔ مئے دوشینہ۔ رات کی شراب۔ باسی شراب۔

مئے دوشینہ کی بدمستیاں میں کیا کہوں ساقی
نکل آیا ہے سورج اور ہے خوابِ گراں باقی (میر عثمان علی خان)

ان نیند کے متوالوں کو دعوت دی کہ اس جامِ صبح گاہی
سے بادۂ دوشینہ کا خمار مٹائیں۔ (غبارِ خاطر)

بہ بدمستی سزد گر متہم سازد مرا ساقی
ہنوزم بادۂ دوشینہ را پیمانہ بود اند

بادۂ شبانہ = رات کی مے نوشی۔ راتوں میں شراب پینا۔ رات کی شراب

آنکھیں سیہ مست چہرہ کتابی
بادہ شبانہ جام آفتابی (حفیظ جالندھری)

اس بادۂ شبانہ کے سرمست ہیں کدھر
پیمانہ مدینہ کے سرشار ہیں کہاں (ظفر علی خاں)

بادۂ گلفام مشکبو = مشک کی خوشبو دینے والی سرخ شراب۔ مشک کی طرح مہکنے والی گلاب کے رنگ کی شراب۔ بادہ بمعنی شراب۔ گل فام بمعنی پھول کی رنگت۔ پھول کی مانند۔ حسن رنگ۔ پھول جیسے رنگ والا۔ مشک بو بمعنی مشک کی خوشبو مشک کی مہک۔ بادۂ گلفام بمعنی سرخ رنگ کی شراب۔

چمنِ جنگ میں دے بادۂ گلفام مجھے
دم بدم چھاؤں میں تیغوں کی پلا جام مجھے (مہذب)

ہم نے توبہ میں یہ لذت پائی
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرص (داغ دہلوی)

بادۂ ناب = خالص شراب

ہر نکمدد کو طبیعت سے شاد ساقی
بادۂ ناب کا اک جام پلا دے ساقی
(محمد جبار ذوک)

بادہ نوشی = شراب نوشی۔ مے خواری

ابر ڈھالوں کا وہاں افشر ساں چھا جائے
بادہ نوشی میں لڑائی کا مزہ آجائے (ذوق)

بادہ ہائے ناب گوارا = خوشگوار خالص شراب

کیوں وصف بادۂ ناب کیا نہیں نا ہد ایسی کوئی دوا
جو دماغ اس کی مہک سے تر تو مزاج اسکا اثر سے خوش
(داغ دہلوی)

بارانِ اشک = آنسوؤں کی بارش۔ باران بمعنی بارش۔ برسات

میرے رونے پر جو رویا آدمی فہیدہ ہے
ناصح عاقل برا نا گرگ باراں دیدہ ہے (داغ)

یہ کہ دوں ابر باراں سے اگر برسے تو یوں برسے
کہ جیسے اشک بہتے ہیں ہمارے دیدۂ تر سے
(تحفۂ اردو ہوی)

باربدِ بزمِ سخن = بزم سخن کا مطرب۔ باربد بمعنی مطرب

خسرو پرویز کے دربار میں ایک شخص تھا جو منصب حجابت پر متعین تھا۔ اس مناسبت سے اس کو باربد یعنی بڑا بار دینے والا کہتے تھے اور اسی کے توسط سے لوگ پرویز کے دربار میں باریابی حاصل کرتے تھے۔ یہ شخص مقامات موسیقی میں کمال رکھتا تھا اور خسرو کے دربار میں اسباب طرب کا اہتمام کرتا تھا۔

ستائی باربد دستاں ہمیں زد
بہشیاری دوستاں ہمیں زد

بزم سخن بمعنی شعر و شاعری کی محفل۔

کیں دھوم سی پڑھی ہے غزل آپ نے نسیم
تحسیں کا شور بزم سخن سے نکل گیا (نسیم دہلوی)

بارِ بستر = وبال بستر۔ بستر کے لیے بوجھ۔ بستر کے لیے ناگوار۔
بار ہونا بمعنی بوجھ بن جانا۔ ناگواری کا سبب ہوتا۔ گراں گذرنا۔

بار تو دینا = اجازت دینا۔ داخل ہونے دینا۔

نہ کسی خاص سوں شاہ خلوت کیا
تا باہر نکل بار کسی کوں دیا (بدیع الجمال)

بارِ خاطر = دل پر بوجھ ہونا۔ خلاف مزاج۔ تکلیف دہ

طائر رنگِ چمن ہم کو بنایا ضعف نے
باغباں کیوں کر ہوں بار خاطر گلزار ہم (امیر)

محبت تھی جو وصل میں جان عیش
وہیں ہمرسنی بار خاطر ہوئی بے نیل

بارِ منت مزدور = مزدور کے احسان کا بوجھ۔

بازارِ معاصی = گناہوں کا بازار۔ ایسی جگہ جہاں گناہوں کی افراط ہو۔ معاصی جمع ہے معصیاں کی۔

قیس و وامق کو مرے ساتھ گرفتار نہ کر
اے جنوں خانۂ زنجیر کو بازار نہ کر (امیر)

بازگشت = واپسی۔ پلٹنا۔ لوٹنا

مے پر نہیں اس سے رفت و گذشت
اسی کی طرف سب کی ہے بازگشت (میر حسن)

اور یوں رجوع شہ کی طرف تھے وہ نیکنام
فساؤں کی بازگشت ہو جیسے سوئے امام (دبیر)

بازیچۂ اطفال = بچوں کا کھلونا۔ بازیچہ بمعنی کھلونا۔

بازیچہ دل مرا ہے کسا سے سوار کا
کیوں کر نہ ہر نفس میں ہو عالم غبار کا (ناسخ)

درد کا قحط ہو دل کا کوئی گاہک نہ رہے
واے بر عشق کہ بازیچۂ طفلاں ہو جائے (یاس یگانہ)

باطل = ناحق۔ ناچیز۔ شیطان بمقابل حق۔

تمہارے حسن کے آگے مہِ کامل نہ ٹھہرے گا
قسم حق کی کہ حق کے سامنے باطل نہ ٹھہرے گا (جلیل)

باعثِ افزایشِ دردِ درون = درد پنہاں میں اضافہ کا سبب۔
افزودن مصدر بڑھنا۔ افزائش بڑھوتی۔ اضافہ درون بمعنی
اندر۔ چھپا ہوا۔ مخفی۔ غیر ظاہر۔

میرے اشعار پہ کہتے ہیں بہت واہ جناب
نہیں کرتے مگر افزائشِ تنخواہ جناب (اکبر الہ آبادی)

باعثِ نومیدیٔ اربابِ ہوس = اہل ہوس کی ناامیدی
کا سبب۔ بوالہوسوں کے مایوس ہو جانے کا سبب۔ ارباب
بمعنی مالک۔ صاحبان۔

علی کو محبت سا کیوں سے تھی
بہت نفرت اربابِ تزئیں سے تھی (ناسخ)

باغبانیٔ صحرا = صحرا کی باغبانی۔ صحرا میں آبیاری کرنا اور
پھول لگانا۔ باغبانی بمعنی باغ کی دیکھ بھال کرنے کا کام۔

نہالِ قامت نوخیز ہوے گا اک چیز
یہ بان دماغ کسے اتنی باغبانی کا (قائم)

باغِ رضواں = جنت۔ رضواں بمعنی جنت کا داروغہ۔ وہ
باغ جس کے منتظم کا نام رضوان ہے۔

یار کے سیب ذقن کا وصف ہم لکھتے ہیں بحر
آم کھانے کو ہمارے باغ رضواں چاہیے (بحر)

باگ = لگام۔ راس۔ عنان

خوش سواری و خوش جلو خوش راہ.
باگ اٹھی کہ تو پھر نہ ٹھہرے کا نگاہ (میر)

بالِ پری = پری کے پنکھ۔ پری کے پر۔ بال بمعنی بازو، پنکھ

دام اسیں بے خطا اسیں قفس ہے بے قصور
شوق پابندی نہاں خود ہے بال و پر میں ہے (حسرت موہانی)

بالِ تدرو = چکور کے پر کنایہ ہے موج شراب کی طرف۔
بال تدرو فارسی میں ایسے ابر سفید سے کنایہ ہے جو ناگاہ
سیاہ بادلوں میں سے ظاہر ہو کر پانی برساتا ہے۔

پر گل آرند چو بال شکاری قدح ز موج
بالِ تدرو دیدہ در آئینہ ہوا (مرزا جلیل اسیر)

بالش = تکیہ۔ مسند

بالش سے سروکار نہ بستر سے غرض
اپنا کسی تکیے میں بچھونا ہوگا (انیس)

کانٹوں پہ حق پرست بدلتے ہیں کروٹیں
بالش کا اشتیاق نہ بستر کی آرزو (سیف دہلوی)

بالِ عنقا = عنقا کے پر۔ عنقا ایک فرضی پرندہ جس کو کسی
نے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک ناموجود پرندہ۔ بال بمعنی پر۔

کیوں کر نہ ہو داد عا سے اعجاز.
کھولے ہیں قفس میں بالِ پرواز (اکبر الہ آبادی)

عنقا کی طرح تمام عالم عالم

میں ہستیِ بے نشاں ہوں دنیا دنیا (ظفر)

بال کشا = پر کھولے۔ پرواز کرے۔ اُڑان بھرے۔ اڑنے والا۔ پرواز کرنے والا۔ بال بمعنی پر۔ کشادن مصدر کھولنا۔

کیا دست جو کرے بال کشائی

رک رک کے مرغِ گرفتار مرے گا (خاقانی)

بالِ ہما = ہما کا پر۔

کہتے ہیں کہ جس پر ہما کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خیالی پرندہ ہے۔ مشہور ہے کہ اس کی غذا ہڈی ہے۔

اے یاد مرغ مجنوں کی جنوں افزائیاں

میرے سر کو سایۂ بالِ ہما منحوس ہے (مومن)

جن سروں پر تھا کبھی بالِ ہما

آج غیروں کے مگس راں ہو گئے (انور زیدی)

بالِ یک تپیدن = ایک تڑپ کے پر۔ بال بمعنی پر۔ تپیدن بمعنی تڑپنا۔

بام = کوٹھا۔ چھت۔ بالاخانہ

بیخودی میں آنکھ پڑ جاتی ہے جب خورشید پر

آسماں کو جانتا ہوں اس پری کا بام ہے

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ

صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا (اقبال)

باندازِ چکیدن = ٹپکنے کی حالت۔ چکیدن بمعنی ٹپکنا۔

باندازِ عتاب = بطور عتاب۔ غصہ کرنے کے انداز سے۔

باندازۂ ہمت = بقدر ہمت۔

بانی = مبانی۔ بنیاد ڈالنے والا۔ بانی مبانی بنا کرنے والا۔

پیاسے ہی سدھارے زخمِ تشنہ دہانی

سر کاٹ کے سینے سے اٹھا ظلم کا بانی (انیس)

باوجودِ دلجمعی = بے فکری کے باوجود۔ سکون قلب کے باوجود۔ دلجمعی بمعنی دل کا جمع ہونا۔ دل کا پریشان نہ ہونا۔ جمعیت خاطر۔ دل کو تسکین پہنچنا۔

غنچہ ساں ہنستے ہیں دلجمعی پر اپنی اے جلال

ہم پریشاں اس گلستاں کی ہوا دیکھ کر (جلال)

جو قطرہ قطرہ مثالِ گہر ہو دلجمعی

تو ذرّہ ذرّہ پریشاں مرا ہو بشتِ غبار (شاد لکھنوی)

باوصفِ آزادی = آزادی کے باوجود۔ باوصف بمعنی باوجود۔

باوصف بے کلی عزت طلب ہوں قائم

در در خوار ہو سو کیوں کر اہلِ جہاں مجھکو (قائم)

بتانِ خود آرا = خود کو آراستہ و پیراستہ کیے ہوئے معشوق۔ بنے سنورے ہوئے معشوق۔

بتِ آئینہ سیما = ایسا معشوق جس کی پیشانی آئینہ کی طرح چمکدار اور روشن ہو۔ سیما بمعنی پیشانی۔ نشان۔

بتِ بیداد فن = بتِ بیدادگر۔ ستم ڈھانے والا معشوق

بتِ پیغارہ جو = طعن و تشنیع کرنے والا معشوق۔ پیغارہ۔ طعن۔ سرزنش

بت خانۂ آذر = آذر کا بتکدہ۔

آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا جو

پیشرت تراخی تھا۔

مدرسہ یا دیر تھا کعبہ تھا یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحب خانہ تھا (درد)

بُت خانۂ چیں = چین کا بتکدہ۔ صنم خانۂ چین۔ چین کی روایتی مصوری کا مرقع۔

بت خانۂ چیں وہاں کے بازار
ہر ایک دکان دکانِ عطار (شاد)

در و دیوار وہ دلچسپ کہ فردوس نظر
زینت و زیب میں بت خانۂ چیں سے بہتر (راز دنیا)

بُت شکنی = بُت کا توڑنا۔

قوم اپنی جو زر و مال جہاں پر مرتی
بُت فروشی کے عوض بُت شکنی کیوں کرتی (اقبال)

بُتِ عَربدہ جو = لڑاکا معشوق۔ لڑنے والا معشوق۔ جھگڑالو

بے گنہ چاہنے والوں کا جو خوں کرتا ہے
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے (عاشق)

بحرِ بیکراں = اتھاہ سمندر۔ ایسا سمندر جس کے کناروں کا پتہ نہ ہو۔

ذرہ ہے تو مہر آسماں ہو
قطرہ ہے تو بحر بیکراں ہو (شبلی)

سایہ فگن ہے فرق پہ کوہ فلک نشاں
قدموں میں کھیلتا ہے ترے بحر بیکراں (مطلع انوار)

بخت خفتہ = سویا ہوا نصیب۔ سوئی ہوئی قسمت۔ بدقسمتی

جس قدر سوئے غنیمت ہے سمجھتا ہوں اسے
بخت خفتہ کو ہے تا صبح جگانا شب وصل (آتش)

بختِ رسا = خوش قسمت۔ رسیدن مصدر پہونچنا۔ رسا بمعنی پہونچنے والا۔ ایسا بخت جو مقصد تک پہونچا ہو۔ وہ نصیبہ جو اوج پر ہو۔

پالا تمہارے سر پہ جگر واہ رے نصیب
کیا ان دنوں ہے اوج پہ بختِ رسا کی لٹ (تسلیم دہلوی)

بخت ناساز = بدنصیبی۔ بخت نارسا۔

بَخیۂ چاک گریباں = چاک گریباں کا بخیہ۔

بخیہ ایک قسم کی سلائی ہوتی ہے جس میں دوہرا ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ مضبوط سیون جس کے ٹانکے پاس پاس لگے ہیں۔

خندۂ دندان نما کے عشق میں ایذا رساں
مثل ناخن بخیۂ زخم جگر ہونے لگا (حق)

اب کی جنوں میں فاصلہ شاید نہ کچھ رہے
دامن کے چاک اور گریباں کے چاک میں (ظفر)

بَدا = بہت بُرا۔ ظاہر ہونا۔ رائے بدلنا ——— اپنے فیصلہ سے رجوع۔

ہو اسی طرح گر حیات تمام
اے بدا آخر اسے بدا انجام (نذیر احمد)

بَدخُو = تنگ مزاج۔ بدمزاج۔ بری عادت رکھنے والا۔

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گل رو
تا دو رقیب بدخو جل بل کباب ہوگا (ولی)

بدرقہ = رہبر۔ رہنما۔ راستہ میں مسافر کی حفاظت کرنیوالا۔

حافظ اگر قدم نہی در رہ خاندان بصدق
بدرقہ رہت شود ہمت شحنۂ النجف (حافظ شیرازی)

بدرقہ عبادت کا درکار ہے اگر نہیں ہوا تو گرفتار ہے (مرأۃ العشق)

کہ میں بدرقہ ہوں رہنما ہوں
اسیر مکر ہوں اور ناخدا ہوں (محمد اسمٰعیل)

بدمستیِ ہر ذرّہ = ہر ذرہ کا سرشار ہونا۔ تمام مخلوق کا بدمست ہونا۔

بدمستی کی تہمت اور ہم رندوں پر
بے بیٹھے کئے اپنے گئے اب کس کا سر

براتِ معاشِ جنوں = معاش جنوں کا پروانہ۔ برات۔ حکم نامہ۔
فرمان۔ تنخواہ حاصل کرنے کا وثیقہ۔

ذکر میں ہم قدیم سے غنچہ دہانوں کے
گنجینہ ہائے فیض پر اپنی برات ہے (امیر)

برائے وداع = رخصت کرنے کے لیے۔ رخصتی۔ وداعی

برخوردارِ بستر = بستر سے مانوس۔ بستر سے انس رکھنے والا۔
بستر کو عزیز رکھنے والا۔ برخوردار مرکب لفظ ہے جس کے
اجزاء۔ بر۔ خور۔ دار ہیں (یعنی بے جا۔ کھا۔ اور رکھ) جو لفظی
یہ ایک دعائیہ لفظ ہے جو بچوں کے لیے خاص طور پر بیٹے
کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بردِ لیالی = راتوں کی خنکی۔ راتوں کی سردی۔
برد بمعنی سردی لیالی = جمع لیل کی بمعنی راتیں

پرستش سے آتش کی دل سرد ہے
مرے سامنے آگ اب بَرد ہے (واجد علی شاہ اختر)

برائے شش جہت = سارے زمانے کے لیے۔
شش جہت بمعنی چھ سمتیں۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق۔
اتر دکھن پورب
مغرب۔ زمین و آسمان
پچھم نیچے اوپر

برسبیلِ دوام = بطور دوام۔ مستقلاً۔ ہمیشہ۔ دائماً۔

برسبیلِ شکایت = بطور شکایت۔ شکوہ کے طور پر۔

بُرّشِ تیغ = تلوار کی کاٹ۔ بُرّش "ب" پر تشدید اور "ب" پر زبر
زیر دونوں استعمال ہوتا ہے۔

کرتے ہیں دیکھ کے وہ گرد نظر سے صیقل
بُرّشِ خنجرِ شفاف سوا ہوتی ہے (جلیل)

جو ہر وہی بُرّش کا وہی طور خم وہی
تیزی وہی غضب کی وہی کاٹ دم وہی (انیس)

بُرّشِ تیغِ جفا = جفا کی تلوار کی کاٹ۔ بریدن مصدر
کاٹنا۔ بُرّش بمعنی کاٹ تیزی۔ تیغ بمعنی تلوار۔ شمشیر

تو نصرتِ خالقِ اکبر ہے
تو بُرّشِ تیغِ حیدر ہے (ظفر علی خان)

برشگالِ گریۂ عاشق = عاشق کے رونے کی بارش۔
عاشق کے آنسوؤں کی برسات۔ گریہ بمعنی رونا۔
برشگال بمعنی برسات۔

پیالے عشق کے چھلکاتی برشگال آئی
شراب خوروں کو کرتی ہوئی نہال آئی (تسلیم)

برف آب = ٹھنڈا برفیلا پانی۔ پگھلے ہوئے برف کا
پانی۔ آبِ برف۔ برف کا پانی۔

برقِ تجلّی = جلوہ نمائی کی بجلی۔ جلوہ فگن کی بجلی۔
وہ برق جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے "رب ارنی"
کے جواب میں چمکی تھی۔ جس کو برق تجلّی بھی کہتے ہیں۔

پلک جھپکی کہ منظر ختم تھا برق تجلّی کا
ذرا سی فرصتِ دیدار کا بھی یوں رائیگاں جانا اللہ شکوہ تھا

کبھی بادۂ ناز و تعلّی ہے کبھی مضطرب کی تسلّی ہے
کبھی پرتوِ برقِ تجلّی ہے کبھی جلوہ فروزِ عرشِ بریں (حالیؔ)

برقِ خرمن = کھلیان پر گرنے والی بجلی۔ برق بمعنی بجلی۔ خرمن بمعنی کھلیان۔ وہ جگہ جہاں کسان فصل کاٹ کر جمع کرے۔

عالمِ حدت میں کب ہے امتیازِ نیک و بد
کفر و دیں کا برقِ خرمن ہے شرارِ انتظار (اکبر آبادی)

برقِ خرمنِ راحت = آسائش کے کھلیان کی بجلی۔ آرام و راحت کو جلا دینے والی بجلی۔

برقِ سوزِ دل = دل جلانے کی بجلی۔ تپشِ قلب کی بجلی
برق بمعنی بجلی۔ سوختن جلنا۔ جلانا۔ سوز۔ جلن۔ جلانے والا۔

برقِ نظارہ سوز = نظارے کو جلا دینے والی بجلی۔ بجلی جو نظارے کو خاکستر کر دے۔

برگِ عافیت = راحت۔ سکون۔ آسائش۔ مایۂ آرام۔ راحت کا ساز و سامان۔
برگ بمعنی پتّی۔ عافیت بمعنی آرام

برگِ سبز چمن ہے ہر ایک برگِ گل
فصلِ بہار کہہ دے اب اے باغباں کوچ (ناسخ)

بہ رنگِ پنبہ = روئی کی طرح۔ پنبہ بمعنی روئی۔ روئی کی مانند۔

یارب رکھیں گے پنبہ و مرہم کہاں کہاں
سوزِ دروں سے پاسے بدن داغ داغ ہے (میرؔ)

بہ رنگِ خار = مثلِ خار۔ کانٹے کی مانند۔ کانٹے کی طرح۔

بہ زخمِ موجۂ دریا = موجِ دریا کے زخم پر۔

بزم آرائیاں = محفل سجانا۔

ہماری بستی میں وہ اک درد کی تصویر تھی
بزم آرائی تھی ہر جا شاد تھے ہر خاص و عام (قصہ ہجر)

بزمِ قدح = بزمِ شراب۔ قدح بمعنی پیالہ۔ بادیہ۔ جام۔ ساغر۔ پیانہ۔ پیالہ۔

شیشہ جو پھوٹ جائے تو بھرنے گر نہ ہو
یارب جدا بزم سے قدح اور قدح سے ہم (مستی)

بساطِ صحبتِ احباب = دوستوں کی محفل کا فرش۔

بساطِ عجز = سرمایۂ عاجزی۔ بساط بمعنی دسترس۔ دستگاہ۔ حیثیت۔ پونجی۔ فرش۔ شطرنج۔

بجا کہ ہے یہ زاہد وہ بخشش ہوئے گا
بساط کیا ہے ہم جیسے گنہگاروں کا (میر)
بتا تمہیں گے نہ ہانکا عیش و نشاط ہے
ما ہر جیسا ہی جسے میں ہم اپنا بساط (آتش)
ہم بھی جرس کی طرح تو ہیں قافلے کے ساتھ
نالے جو کچھ بساط میں تھے سو سنا چلے (مصحفی)

بساطِ نشاطِ دل = فرشِ سرورِ دل۔ سرورِ دل کا موجب۔ سرمایۂ نشاطِ دل۔

حرکت نہیں ہوں ہاتھ میں کہ فرشتہ پر
اتنی بساط پہ میں خریدار باغ ہوں (مضطر)

بسترِ تمہیدِ فراغت = فراغت کی نیند کا بستر۔ تمہید بمعنی ٹھیک کرنا۔ ہموار کرنا۔ بچھانا۔ عنوان۔ دیباچہ۔ آغاز۔ ابتدا۔

سنتے ہیں بیٹھ کر وہ کہاں دل کا ماجرا
تمہید کیا سناؤں کہ بس اٹھ کے چل دیے (مصحفی)

تم نے ابھی دیکھا نہیں ہے تجھید
بھرتی چشم کرا یا ہے دیدۂ گلشن عشق

ادھر تم دیکھو گے اپنی جو وقت دید باندھیں گے
خدا جانے کیا کیا دیکھ کر تیرا باندھیں گے (اختر)

بصد رنگ گلستاں ہونا = باغ کی طرح ہرا بھرا اور شاداب رہنا۔ گلستاں ہونا یعنی باغ باغ ہونا۔

بطِ مے = شراب کا برتن۔ صراحی۔

ہے غضب ان کو خشک پہ برسی ہے خوب بہار
ساقیا تجھ کو مبارک ہو بطِ مے کا نکھار

بعض صراحیاں بط کی شکل میں بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے بطِ مے سے مراد صراحی ہے۔

غنچہ بھر نے لگا ہے ہیں جواب آتشیں
پیکرے میں ہم نے دیکھا آتش خوار کو (ناسخ)

پھر اس سے کم نہیں حسرت بھری نظروں کا
کہیں نہ صفت بطِ مے کمال ہو جائے (تسلیم)

بغیر از خدا جب = بجز ذات واجب الوجود۔ بجز خدائے تعالیٰ۔ خدا وند کریم کے علاوہ۔ بغیر یعنی بجز۔ سوا۔ علاوہ۔ بن۔ بنا بنا۔

بغیر نقش فنا کچھ نظر نہیں آتا
ہماری چشم کہیں دیدۂ حبیب نہ ہو (مرزا احسن)

یوں زندگی گذار رہا ہوں ترے بغیر
جیسے کوئی گناہ کیے جا رہا ہوں میں (جگر)

بفیضِ بے دلی = ناامیدی کی بدولت۔ دل کی بے حسی کے سبب۔

بقدرِ لب و دنداں = حسب منشا۔ جس میں جتنا حوصلہ ہو۔ جس کے ہونٹوں اور دانتوں میں جتنی طاقت ہو۔ بقدر یعنی کسی چیز کے مطابق یا برابر۔

اگر آگاہ ستم نفرت مجبور ہو جائے
بقدر رشک دشمن ذرہ ذرہ طور ہو جائے (اختر)

بقیدِ حیات = زندہ ہونا۔ زندگی کی قید میں زندہ

یہ سر کھلے تو قیامت کی بات ہے زینب
ابھی حسین بقیدِ حیات ہے زینب (بزم اکبر آبادی)

بکوریِ دل و چشم رقیب = بکوری دل = دل کا اندھا پن۔ یعنی کم عقلی۔ بکوری چشم = آنکھوں کا اندھا پن۔

کور چشم اور کور دل رقیب
کنایہ ہے نرگس کی طرف

بلبلِ قفسِ رنگ = بلبل قفس کے رنگ کی مانند

بلوریں جام = شیشے کا پیالہ۔ شیشہ کا جام۔ بلوریں یعنی بلور کا سا چمکدار صاف شفاف۔

لے لیا ساقی بلوریں کو جو آئینہ میں دیکھا
کس کا یا تو بہت نازنے پر بل نہ سکا (امانت)

بلور = ایک شفاف چمکیلا جوہر جو شیشے سے سخت اور زرد سے نرم ہوتا ہے۔

وہ لطافت و صفائی ہے کہ ماشاءاللہ
صاف بلور کا گویا کہ شجر ہے وہ بدن (مصحفی)

بنات النعش گردوں = آسمان پر قطب شمالی کے قریب سات ستاروں کا مجموعہ۔ مستورات ان سات

ستاروں کے گچھے کو سات سہیلیوں کا جھمکا اور سات سہیلیاں
بھی کہتے ہیں۔ چار ستاروں کو جنازہ اور بقیہ تین ستاروں
کو جنازہ اٹھانے والا بھی کہا جاتا ہے۔ بنات جمع بنت کی
بمعنی لڑکیاں۔ بیٹیاں۔ عربی میں بنات ابن کی جمع کے طور
پر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ابن العرش کی جمع بنات العرش۔

نہیں ہوں گردشِ بیجا میں جوں بنات النعش
جما ہوں قطب کے مانند دردو غم میں مقیم (کلیات سراج)

بن جائے = آ پڑنا۔ گھر جانا۔ پریشانی میں مبتلا ہو جانا۔

جب جھکتے ہیں گرنے کو لپٹ جاتی ہے زہرا
کیا بن گئی تم پر بھی چلاتی ہے زہرا (تعشق)

بندِ غم = غم کے پابندی۔ غم کے بندھن۔ غم میں مبتلا ہونا۔
غم برداشت کرنے کی قید۔

چھٹ کر کہاں اسیرِ محبت کی زندگی
ناصح یہ بندِ غم نہیں قیدِ حیات ہے (مومن)

بندِ قبا = قبا کے بند۔ بند بمعنی گھنڈی تکمہ۔ کپڑے کا
بنا ہوا اشترا جس سے انگیا یا قبا کو کسا جائے۔

کہتے ہیں گرہ ڈال کے مجھ سے وہ شبِ وصل
انگیا کا کوئی بند خبردار نہ ٹوٹے (دیوان مہر)

نہ کھولیں وعدہ کر کے آپ کل تک
گرہ دے دیجیے بندِ قبا میں (داغ دہلوی)

بُنِ ناخنِ تدبیر = ناخنِ تدبیر کی جڑ۔ بُن بمعنی جڑ۔ انتہا

ہر بُنِ مو سے آہ کرتا ہوں
تم پہ جس دم نگاہ کرتا ہوں (جوش ملیح آبادی)

پات اور بن ہیں جیسے سوکھے جانیں اڑائے جاتی ہیں
پہنچی ہے تا عرشِ اعظم خاک ہماری اڑائی ہوئی (میر)

بندِ نقابِ حسن = حسن پر پڑی ہوئی نقاب بند۔

بنِ ہر خار = ہر کانٹے کی جڑ۔ بن بمعنی جڑ۔ انتہا۔

بوالہوس = حریص۔ لالچی۔ بہت ہوس رکھنے والا۔ ہوس
پرست۔ نفسانی خواہش کا پابند۔

حذر اک بوالہوس کیا الفت کاکل سے کرتے ہیں
جنھیں کاٹا ہے اس ناگن نے رسی سے ڈرتے ہیں (شاد)

بوباس = خوشبو۔ مشابہت۔ انداز۔ ڈھنگ۔

تازگی دیکھیے جو سبزے کی تو جاتی ہے پیاس
اوس کھلتے ہوئے پھولوں کی وہ ٹھنڈی بوباس (تعشق)

بوباس نکلتی ہے کچھ شعر میں انشا کے
جامی کی نظامی کی سعدی کی سنائی کی (انشا)

بوتراب = مراد حضرت علی ابن ابو طالب
بو بمعنی ابو مراد باپ۔ تراب بمعنی خاک۔ مٹی
ایک مرتبہ حضرت علی نے بغیر بستر کے فرشِ زمین
پر آرام فرمایا، جس سے ان کا سارا جسم خاک آلود ہو گیا۔
رسول اکرمؐ نے جب ان کو اس حال میں دیکھا تو محبت
سے ابو تراب فرمایا۔ یعنی سراپا خاک آلود۔ اس
وقت سے ابو تراب آپ کی کنیت ہو گئی۔

مرے مزار میں بوتراب آئے ہوئے
زمین کانپ رہی ہے فشار کون کسے (رشید)

بودِ چراغِ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کی ہستی۔

بود بمعنی حقیقت۔ ہستی۔ وجود۔

چراغِ کشتہ یعنی بجھا ہوا چراغ

ہے کشمکش بود و عدم اور مری جان

بالیں پہ ادھر موت ادھر چارہ گر آتا (محمود سوہانی)

بوئے پیرہن = پیرہن کی خوشبو۔

اس پیرہن کی خوشبو جو حضرت یوسف علیہ السلام

نے اپنے بھائیوں کے ذریعہ حضرت یعقوب علیہ السلام

کی خدمت میں روانہ کیا تھا تاکہ اس کی خوشبو سے ان کی

بینائی جو فرزند کی جدائی میں جاتی رہی تھی واپس آجائے۔

بہار کا اثبات = بہار کا ثبوت۔

اثبات بمعنی بہم پہنچانے کا عمل دلائل یا قرائن سے ثابت کرنا

عشق کے اثبات کو ں عاشق کی خواری ہے دلیل

تب تو یوں سنتا ہے ان سب و اعظوں کی قال و قیل (ایمان آبرو)

بہارِ ناز = بہار آفریں ناز و انداز والا مراد معشوق

بہ اندازِ گُل = پھول کی طرح۔ پھول کی مانند۔

بہانۂ بیگانگی = غیریت کا بہانہ اجنبیت کا عذر

بیگانگی = غیریت۔ اجنبی پن

مل گئیں آنکھوں سے آنکھیں مٹ گئی بیگانگی

دل میں جب چاہا اب آ کر گھر تمہارا ہو گیا (جلیل)

تا صبح فرد فرد میں بیگانگی ہوئی

برخاست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی (انیس)

بہانہ بمعنی عذر۔ حیلہ۔ دھوکا۔ دم

بہلے اشک جو اس نے یہ اک بہانہ تھا

کہ خوں بہا کو مرے خاک میں ملاتا تھا (حکیم آغا تقی لکھنوی)

بہانۂ راحت = آرام کرنے کا بہانہ۔ چین لینے کا حیلہ۔

یہ قصہ جہاں میں فسانہ ہوا

مجھے بھی سخن کا بہانہ ہوا (میر)

بہائے متاعِ ہنر = ہنر کے سرمایہ کی قیمت

بہا بمعنی قیمت۔ مول۔ بھاؤ۔

شوق کیا دام مرے دل کے لگاتا کوئی

یہ تو ٹوٹا تھا سزاوار بہا ہی کب تھا (شوق قدوائی)

بہ تغافل خوشتر = تغافل سے بہتر۔ محبوب کی بیخبری میں بہتر ہے۔

بہ جلوہ ریزیِ باد = ہوا کی جلوہ پاشی کی قسم

بہ چشمک ہائے لیلا =

بہ حیرت کدۂ شوخیِ ناز =

بہ دستِ بُتِ مستِ حنا = ہندی کے نشہ میں چور معشوق

کے ہاتھ میں۔ اس معشوق کے ہاتھ میں جو ہندی کے نشہ میں مست ہے

بہرام = بہرام گور پسر یزدگرد ساسانی ایران کا ایک عظیم الشان

بادشاہ تھا جو رعایا پروری تجمل اور شان و شوکت کے

لیے مشہور ہے فردوسی نے اس سے متعلق بہت سی

حکایتیں شاہنامہ میں بیان کی ہیں۔ بہرام گور خر کے شکار

کا بہت شائق تھا اسلئے بہرام گور خر کے نام سے مشہور ہے۔

آں قصر کہ بہرام درو جام گرفت

آہو بچہ کرد و گرگ آرام گرفت

ایک ستارے کا نام جسے مریخ کہتے ہیں جس کے

متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ پانچویں فلک پر واقع ہے۔

یہ دو ہیں شمس و قمر اور ساتھ انکے یار

عطارد و زحل و زہرہ مشتری بہرام (نظیر)

بہ سرِ چشمۂ دیگر = دوسرے سرچشمہ پر۔

بہشت شمائل = حوروں کی سی ادائیں رکھنے والا۔ فردوسی

خصلتوں والا۔ جنتیوں کی سی عادتیں رکھنے والا۔ جنت

میں رہنے والوں کی سی سیرت رکھنے والا۔

بہ طوفان گاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی = شدتِ

اضطرابِ شبِ ہجر کی طوفان گاہ۔ طوفان گاہ بمعنی طوفان

اٹھنے کی جگہ۔ جوشِ اضطراب بمعنی بیقراری کی شدت۔

شامِ تنہائی بمعنی شامِ فراق۔ شامِ جدائی۔ شبِ ہجر

کیا کہوں حالِ شامِ تنہائی

وقت گذرا نہیں گذرا ہے (معظم جاہ شجیع)

بہ عُریانی = عریانی کی حالت میں۔

بہمن = ایران کا ایک جلیل القدر بادشاہ۔ اسفندیار کا بیٹا

دور شیر گوشجاعت میں مشہور ہے۔ ایرانی سال کا

گیارہواں مہینہ۔

اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل

تیغِ اُردی نے کیا ملکِ خزاں مستاصل (سودا)

حیف ہے دستِ پلِ گردوں نے کیا کیا کر دیئے

بہمن و اسفندیار و رستم و سہراب خاک (سودا)

بہ مُہرِ صد نظر = سو نظروں کی مہروں سے۔

بہ وہمِ نازِ خود آرا = خود سنوارنے کے وہم میں مبتلا ہونا۔

بہ وہمِ ناز = فخر و غرور کے وہم میں۔

خود آرا = خود آرائی کرنا۔ خود نما

حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا

کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

بہ ہرزہ بیاباں نوردِ وہمِ وجود = وہمِ وجود کے

بیاباں میں بیکار آوارہ گردی کرنے والا۔

بہ ہرزہ = بے کار۔ بے ہودہ۔

بیاباں نورد بمعنی دشت نورد۔ جنگل میں مارے مارے

پھرنا۔ نوردیدن مصدر لپیٹنا۔ طے کرنا

وجود بمعنی وجود ماسوائے اللہ (طباطبائی)

بہ یک کفِ بُردن صد دل = ایک ہاتھ میں سو دل لے جانا۔

کف بمعنی ہتھیلی مراد ہاتھ۔ جس طرح ہاتھ میں سو دانوں کی تسبیح

لی جاتی ہے اس طرح سو دل رشتہ میں پروئے ہوئے

ہاتھ میں لے کر جانا۔

بیاباں نورد = صحرا میں چکر کاٹنے والا۔ بیاباں گرد۔ بیاباں

بمعنی صحرا۔ ریگستان۔ جنگل۔ ویرانہ۔

نوردیدن بمعنی لپیٹنا۔ طے کرنا۔ صحرا نورد کرنا۔

میں بیاباں گرد ہوں اور چرخ ہے عالم کا دور

ہر رگِ جاں نوکِ خامہ تمہاری تحریر کا (راقم)

بیانِ حُسنِ طبیعت = حُسنِ طبیعت کا بیان۔

بے بحث و جدال = بلا خیر۔ بغیر تکرار اور حجت کے۔

بے بہرہ = بدنصیب۔ ناواقف۔ بے سواد۔

بے پر و بالی = بے پر و بال کا ہونا یعنی مجبور ہونا۔ پست ہمتی۔

بے حوصلگی = بے حوصلہ پن۔ کم ہمتی۔

بیخودی = آپے میں نہ ہونے خاص طور پر نشے کی وجہ سے۔

مستی۔ بے ہوشی۔ بے پروائی۔

بے خود بمعنی متوالا۔ بے حواس۔ مدہوش۔

بے خود کائے گیا ہم کو
دیر سے انتظار ہے اپنا (میر)

بے خودیِ عیش مقدم سیلاب = طغیانی کے استقبال کی
مسرت کی وارفتگی سیلاب کے استقبال کی خوشی میں
آپے سے باہر ہونے کی حالت۔

بے دادِ انتظار = ستمِ انتظار۔ انتظار کی سختی۔ انتظار
کا اذیت۔ بے داد بمعنی جبر و تعدی۔ ظلم و ستم۔ جور و جفا۔

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو
اور سب دکھ ہوں جہاں میں یہ بیداد نہ ہو (انیس)

بے دادِ دوست = محبوب کا ستم۔

بے دادِ ذوقِ پرفشانی = ذوقِ پرواز کا ستم آرائی۔ اڑنے
کے شوق کا ظلم۔

بیدادِ رشکِ غیر = رشکِ دشمن کی ستمگری۔ رقیب سے
رشک کرنے کا ظلم۔

بیدادِ عشق = عشق کے مظالم۔ عشق میں پیش آنے والی
تکلیفیں۔

بیدادِ کاوشہائے مژگاں = بیداد بمعنی ظلم کاوش۔
کھودنا (کاویدن بمعنی کھود کر نکالنا) کریدنا۔ چھیدنا۔
سوراخ کرنا۔ مژگاں بمعنی پلکیں۔ محبوب کی پلکوں (جو
سوئی کی طرح باریک اور نکیلی ہیں) کی کرید کی ستم گاری۔
مژگانِ یار کی کاوش کی ستم آرائی۔

بے دلی ہائے تماشا = دنیا کی بے التفاتی سے نظارہ
کرنا۔ دنیا کے عجائبات کی طرف عدم توجہی سے تماشا
بے دلی بمعنی افسردگی۔ دل برداشتہ ہونے کی کیفیت

تمنائیں تو جب ہوتیں کہ تم کچھ مہرباں ہوتے
تمہاری بے دلی نے خاتمہ ہی کر دیا دل کا (اعجاز نوح)

بے دماغ = بدمزاج۔ زود رنج۔ تنک مزاج۔ مغرور۔

وہ بے دماغ ہوں کہ ہوا درد سر مجھے
سایہ ہما کا بھی مرے سر پر جو پڑ گیا (امیر)

بول اے یار کیا ہوا ہے قصور
ہم سے اتنا جو بے دماغ ہوا (مرزا علی مشتاق)

بے دماغی = بیزاری۔ نفرت۔ چڑچڑاپن۔ بے التفاتی۔
بدمزاجی۔

در ہائے فردوس وا بود امروز
از بے دماغی گفتیم فردا (بیدل)

بے دماغی کوں تری دیکھ کے اے جانِ سراج
شمع یاں خوف سے جلتی ہے سراپا بے درد (سراج اورنگ آبادی)

بے ربطی = بے جوڑ ہونا۔ بے میل ہونا۔ بے موقع۔ غیر مسلسل۔
بے تسلسل۔ انتشار۔

وہ میری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا
رازِ مکتوب بہ بے ربطیِ عنواں سمجھا (غالب)

بے ربطیِ شورِ جنوں = دیوانگی کے شور کی بے ترتیبی۔ جنون
کے شور و شیون کی بدنظمی۔

بے ربطیِ عنواں = سرخی کی بے ربطی۔ بے ربط بمعنی
بے جوڑ۔ بے میل۔ بے تسلسل۔

بیژن = (بیژن) ایران کا ایک مشہور پہلوان پسر گیو اس۔ اس کا ذکر فردوسی نے شاہنامہ میں کیا ہے اور اس کی بہادری کی تعریف کی ہے۔

آنکھ بھر دیکھے اُسے گر تو تیور بل جائیں
چاہ ہیں کانپ اٹھے اس کی چمک سے بیژن (انشا)

بے سبب آزار = بے وجہ ستانے والا۔ بغیر کسی سبب کے دکھ پہنچانے والا۔ بلا وجہ تکلیف پہنچانے والا۔

بے سر و پا = بے سر اور بے پاؤں۔ بے اصل۔ بے بنیاد۔ سراسیمہ۔ پریشان

ہر بالائے فلک بے سر و پا پھرتا تھا
زرد پتا تھا کہ آندھی میں اُڑا پھرتا تھا (تعشق)

بے شانۂ صبا = بغیر ہوا کی مشاطگی کے۔ شانہ بمعنی کنگھی۔ کنگھا

ہم بھی تو ہلا دیتے پکڑ زلف کو اس کی
کاش ہم کو بتاتا فلک شانہ کسی کا
خدا جانے یہ آرائش کرے گی قتل کس کس کو
طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں (سید احمد دہلوی)

بے شبہ و عدیل = عدیم النظیر و عدیم المثال جس کا مثل دوسرا نہ ہو۔ بے شبہ بمعنی بے نظیر جس کا کوئی ہمسر نہ ہوا۔

ماں صدقے جائے گر چہ یہ ہمت کی ہے دلیل
ہاں اپنے ہم سنوں میں تمہارا نہیں عدیل (انیس)

بے صرفہ = بے فائدہ۔ بے مصرف۔ بیکار۔ بکثرت۔

میں پیار کرتا ہوں یوں ہی بادۂ عشق علی
جس طرح بے صرفہ پی جاتا ہے دیوانہ شراب (رشک)

بیضہ آسا = انڈے کی مانند۔ بیضہ بمعنی انڈا۔ آسا بمعنی مانند۔

حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا (آتش)

بیضۂ قمری = قمری کا انڈا۔

کیا عجب نیرنگیٔ قدرت ہے اب طوطے کی طرح
زاغ کے بیضے سے بھی پیدا ہو بچہ سبز بال (تسلیم)

بیضۂ مور = چیونٹی کا انڈا۔

بے کاریِ جنوں = جنوں میں بیکار رہنا۔

بیگانۂ وفا = وفا نا آشنا۔ وفا سے بیگانہ۔ بیگانہ بمعنی پرایا۔ غیر۔

اپنے مضمون تو پسند آتے ہیں ہر اک کو امیر
ہے وہ شاعر جو کرے معنی بیگانہ پسند (امیر)

بے محابا = بے خوف۔ بلا کھٹکے۔ نڈر۔ بے تکلف۔

قتل و غارت میں وہ ایسا بے محابا ہو گیا
گھر تو کیا تعمیر عاشق خرابا ہو گیا
مسند سے اٹھا کے بے محابا۔ بولا بیٹے سے جان بابا (گلزار نسیم)

بیمِ رقیب = رقیب کا ڈر۔ رقیب کا خوف۔

بے نوائے گوشہ نشیں = بے گھر کونے میں بیکار رہنے والا۔ بے نوا بمعنی بے گھر۔ بے کس۔

مرغ چمن ہوا تری فرقت میں بے نوا
کل ہاتھ میں اٹھا کے پیالا نکل گیا (سحر)

گوشہ نشیں بمعنی کونے میں بیکار رہنے والا۔

بیکسی ہائے تمنا = تمنا کی کس مپرسی۔ تمنا کا بے مقصد ہونا۔

بیمِ رقیب = رقیب کا ڈر۔ رقیب کا خوف۔ بیم بمعنی خوف۔ اندیشہ۔ ڈر۔

جبکہ ہو تو ناخدا کشتیِ اسلام کا
کیا اسے موجوں کا خوف کیا اسے طوفان سے بیم (ظفر علی خاں)

بے نوائے گوشہ نشیں = بے گھر کونے میں بیکار رہنے والا۔ بے نوا بمعنی بے گھر۔ بیکس۔

مرغِ چمن ہوا تری فرقت میں بے نوا
کل ہاتھ میں اٹھا کے پیالا نکل گیا

گوشہ نشیں بمعنی کونے میں پڑا رہنے والا

بیکسی ہائے تمنّا = تمنا کی کس مپرسی۔ تمنا کا بے مقصد ہونا۔

پ

پابستگیِ رسم و رہِ عام = عام رسم و راہ کی پابندی۔

بستن مصدر بندھنا۔ باندھنا

پابست = جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں۔ مقید۔ پابند

چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی
تو سلسلہ میں فقیری کے وہ ہوا پابست (ذوق)

پا بہ دامن = پاؤں سکوڑ کر بیٹھ جانا۔ ایک جگہ پابند ہو کر بیٹھ جانا۔

گوشہ گیر۔ بے نیاز۔

خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ
پا بدامن اب وہ ہے جیسے پہاڑ (گنج خوبی)

پا بہ حنا = پاؤں میں مہندی لگانا۔

پا جلے ہے = کچھ جلے ہے۔ تاڑ جائے ہے۔

شب بزمِ عیش میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے (مومن)

کیا رفتگی سے میری تم گفتگو کرو ہو
کھویا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پاوے (میر)

پاداشِ عمل = عمل کی جزا۔ مکافاتِ عمل۔

پاداش بمعنی صلہ۔ جزا۔ سزا۔

مصیبت اٹھائی اذیت ملی یہ پاداشِ عشق و محبت ملی (ناصر)

عمل بمعنی کام۔ فعل۔

کل شیخ کوئے یار میں پہونچا کباب مجھے
ہاں یہ عمل تو اس سے چاہے ثواب کا (مصحفی)

پارۂ جگر = جگر کا ٹکڑا۔ کلیجہ کا ٹکڑا۔ بہت عزیز

میں کون ہوں جو مجھ پہ توجہ کی ہو نظر
بھائی حسن میں نورِ نظر پارۂ جگر (نفیس)

پارہ ہائے دل = دل کے ٹکڑے۔ لختِ دل

پرتو نور ہے یا شمع شب افروز ہے تو
آتشِ حسن کا یا پارہ دل سوز ہے تو (اظہار)

پاسِ بے رونقیٔ دیدہ = آنکھوں کی بے رونقی کا لحاظ

پاس بمعنی لحاظ۔ مروت۔ رعایت

لحد ہے تنگ کہیں پر نہ بیٹھئے للہ
نہ پاس کیجئے کچھ بانسی سرہانے کا (شاد)

کعبہ میں اک دن اگر رہتے تو دو دن دیر میں
شیخ سے بڑھ کر ہمیں پاس برہمن چاہیے (میر)

پاسخِ مکتوب = خط کا جواب۔ پاسخ بمعنی جواب

کاش آپ وہ آئیں جو سنیں ناز کی باتیں
قاصد سے ادا پاسخِ پیغام نہ ہوگا (مومن)

مکتوب بمعنی خط۔ لکھا ہوا۔ کتابت کیا ہوا

پاسِ ناموسِ وفا = وفا کی نیک نامی کا لحاظ۔

ناموس بمعنی نیک نامی۔ عزت۔ عصمت۔ آبرو۔ شرم

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے پر ایک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آبِ حیات کی (میر)

پاشنۂ پائے ثبات = پائے ثبات کی ایڑی

پاشنہ بمعنی ایڑی۔

پڑی ہے پاؤں میں زنجیر بھاری
ہوا ہے پاشنوں سے خون جاری (اصغر)

پائے ثبات = پاؤں جمنا۔ پاؤں کا قرار پکڑنا۔ ثابت قدم

پائے بمعنی پاؤں۔ ثبات بمعنی قیام

ہیں کڑی منزلیں محبت کی
شرط اول ہے اس میں پائے ثبات (فانی)

پائے افگار = زخمی پاؤں

پائے خم = خُم کے پاؤں۔ خم بمعنی شراب کا مٹکا

بہشت عدن گر خواہی بیا با ما بہ میخانہ
کہ از پائے خمے روزے بحوض کوثر اندازم (حافظ شیرازی)

پائداری = ثبات۔ قیام۔ مضبوطی۔ جاودانی

پائدار بمعنی ثابت۔ مضبوط

زخونِ فاختہ دیوار بوستان غلطید
زجائے خویشتن آں سرو پائدار نرفت (صائب)

پائے سخن = بات چیت۔ گفتگو۔ کلام۔ گفتگو کرنے کی طاقت

پائے سخن را کہ دراز است دست
سنگ سراپردۂ او سر شکست (نظامی)

پائے طاؤس = مور کے پاؤں۔

پایہ = رتبہ۔ مرتبہ۔ قدر۔ منزلت۔ عمارت میں اینٹ یا پتھر کا ستون۔ بنیاد۔

طوبیٰ سے اس نشان کا سایہ بلند ہے
اس وقت عرش سے مرا پایہ بلند ہے (انیس)

پرافشاں = اڑنے کے لیے پر پھڑپھڑانا۔ پرواز سے قبل پروں کو پھڑپھڑانا۔

پرافشاں بمعنی ترک علائق کرنا۔ مضطرب۔ پریشان۔ بے تاب

راتوں کی نرم چھاؤں میں تاروں کی چھاؤں میں
بیتے دنوں کی یاد پرافشاں ہے کیا کہوں (معصوم دھیان)

متصل مرغ دل جو تڑپتا ہے
کس کے سینے میں پرفشاں ہے یار (قائم)

پرِ بلبل گلنار = بلبل کے پر گلنار بن گئے۔

پرتوِ خور = آفتاب کی تمازت۔ پرتوِ مہر۔ سورج کا عکس۔ دھوپ۔

جب تک کہ چمک مہر کے پرتو سے نہ جائے
اقلیم سخن میری قلمرو سے نہ جائے (انیس)

پرتوِ خورشید = سورج کا عکس۔ دھوپ

پرتو بمعنی عکس۔ سایہ۔ خورشید بمعنی سورج۔ آفتاب

پرتو پڑا ہے کس مہ تاباں کی آب کا
آب گہر سے بھر گیا ساغر حباب کا (ذوق)

پرتوِ مہتاب = چاندنی۔

پرتوِ نقش خیالِ یار = محبوب کے خیال کے نقش کا عکس

پرتو بمعنی عکس۔ سایہ۔ پرچھائیں۔

پرخاش = کد۔ مخالفت۔ کینہ۔ عداوت۔ غبار۔

ہر کہ خواہد کہ بمن کند پرخاش
عاشق اوندم و نگویم فاش (رشید)

اپنوں سے کچھ گلہ ہے نہ پرخاش غیر سے
ہم صلح و جنگ میں نہیں رکھتے کسی سے ربط (بینظیر)

پردا ہے ساز کا = باجے کا وہ پردہ جس سے نغمہ پیدا ہوتا ہے۔

پردہ دارِ رازِ عشق = عشق کے راز کو چھپانے والا۔

پردۂ ساز = باجے کا پردہ

پردہ بمعنی پیتل کا وہ ٹکڑا جو تار سے بجنے والے ساز میں لگا ہوتا ہے

جس کے دبانے سے سُر نکلتے ہیں۔

ان بے حجابیوں کی کوئی حد نہیں رہی

پردے پہ ہاتھ رکھتے ہیں وہ اب ستار کے (داغ)

پردہ سنج زمزمۂ الاماں = نغمہ سرائی ترانۂ الاماں

پردہ سنج بمعنی نغمہ سنج ۔ نغمہ سرا زمزمہ بمعنی نغمہ گیت

الاماں بمعنی الحذر ۔ پناہ بخدا ۔ امن مانگنا ۔ پناہ چاہنا

موت آئی ہوئی ٹل جائے یہ آئی نہ رُکے

الاماں داغ قیامت ہے طبیعت میری (داغ)

پردۂ عماری = عماری کا پردہ ۔ اونٹ کی محمل ۔ ایسے کجاوہ جس میں

پردے دار عورتوں کے بیٹھنے کے لیے نشست بنائی جاتی ہے ۔

میں یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو

بابا مجھے فضہ کی سواری میں بٹھا دو (انیس)

پُرسش = حال دریافت کرنا ۔ خیریت پوچھنا ۔ پوچھ ۔ دریافت۔

پرسشِ احوال ۔ پُرسیدن (مصدر) بمعنی پوچھنا مجازاً

باز پرس کرنا ۔

کلثوم اٹھا دے گی کھڑی ہو کے بہت خاک

پرسش نہ کرے گا کوئی اس خاک ملی کی (میر)

ع پرسش نہ لحد میں نہ حساب ان کے لیے ہے (انیس)

پرسشِ جراحتِ دل = دل کے زخموں کی تواضع ۔ دل کے زخموں کا

حال پوچھنا ۔

پرسشِ حال = دریافتِ حال ۔ دریافتِ خیریت ۔ حال پوچھنا۔

قائم اک بات میں ہے تمہاری لیکن

پرسشِ حال تم اس خستہ کی کب کرتے ہو

(قائم چاند پوری)

پرسشِ طرزِ دلبری = دل لینے کے طریقے کے متعلق دریافت ۔

پرفشانی شمع = شمع کا جھلانا ۔ شمع کا پھڑپھڑانا ۔ شمع کی پرافشانی۔ شان۔

پرافشانی قفس ہی کی بہت ہے

کہ پرواز چمن قابل نہیں پر (میر)

ہم قفس زاد قیدی ہیں ورنہ

تا چمن ایک پرفشانی ہے (میر)

پُرکاری = چالاکی ۔ عیاری ۔ پُرکار بمعنی عیار ۔ چالاک ۔ ہوشیار

کیا لگا لیتا ہے خوباں کو بغیر کی ہے داغ

آئینے کی سادہ لوحی ساتھ پرکاری مجھے (یقین)

آنکھ مستی میں کسو پر نہیں پڑتی اس کی

یہ بھی اس سادہ و پرکار کی ہشیاری ہے (میر)

پرکاہ = تنکا ۔ خشک گھاس کی پتی ۔ مراد کم مقدار ۔ بے مقدار

تیرے فیضِ نگاہ کو پرکاہ

پہونچ کر چاہیے رہے مغرور (سودا)

کوہِ غم مثلِ پرکاہ اٹھا لیتا ہوں

ناتوانی میں بھی عالم ہے توانائی کا (آتش)

پُرگل = پھولوں سے بھرا ہوا۔

پرنیاں = حریر ۔ نقشی ریشمی کپڑا ۔ پھول دار ریشم

ع تو کیوں سے پرنیاں آنے کو ہے (اسمٰعیل)

کیوں عار بزمِ شاہ سے کرتے ہیں اہلِ فقر
کچھ فرشِ بوریا سے تو کم پرنیاں نہیں (شیفتہ)

بزمِ گلشن میں تہی جیب و تہی دامن رہے
گرچہ زیرِ پا حریر و پرنیاں رکھتے ہیں ہم (نظم فردوس)

پروازِ شوقِ ناز = شوقِ ناز کی پرواز۔ پرواز بمعنی اڑان

ایک پرواز کو بھی رخصتِ صیاد نہیں
ورنہ یہ کنجِ قفس بیضۂ فولاد نہیں (امیر)

پری چہرہ = خوبصورت۔ پری کے ایسا چہرہ رکھنے والا۔

اوس پری چہرہ نے دیکھا ہے گر تم اپنا
آج آتا ہے نظر مجھ کو پری آئینہ۔ (ناسخ)

وہ یار پری چہرہ کہ کل شب کو سدھارا
طوفاں تھا، تلاطم تھا، چھلاوا تھا، شرارا (سیف دہلوی)

پریشانیٔ صہبا = شراب کی پریشانی۔ انتشارِ مے۔

پری وش = پری کی مانند۔ حسین خوبصورت۔

زیبا تھا دمِ جنگ پری وش اُسے کہنا
معشوق بنی سُرخ لباس اس نے جو پہنا (انیس)

نظر پڑا اک بتِ پری وش نرالی سج دھج نئی ادا کا
جو عمر دیکھو تو دس برس کی پہ قہر و آفت غضب خدا کا (نظیر اکبرآبادی)

پشتِ چشم = ناز و انداز اور غمزہ و اغماض سے کنایہ ہے مراد بے توجہی۔

اے غزالِ چیں چہ پشتِ چشم نازک میکنی
چشم ہا آں چشم ہائے سرمہ سا را دیدہ است (صائب)

پشتِ خار = لوہے کا ایک آلہ جس کے ایک سرے پر
چھوٹا سا پنجہ بنا ہوتا ہے اور فقرا اس سے پیٹھ کھجانے
کے لیے ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ جو لوگ نگڑی کو بڑھاتے
ہیں وہ دوسرے سرے پر ہاتھی دانت کا پنجہ لگواتے ہیں۔

پھرتا تھا اس گلی میں عجب وضع سے ریاض
اک پشتِ خار ہاتھ میں اور سر منڈا ہوا (ریاض خیرآبادی)

پشتِ دست = ہاتھ کی پشت، ہاتھ کی ہتھیلی کا برعکس حصہ
(غالب نے اس کے معنی صورتِ عجز لکھے ہیں۔)

کس طرح کاہلی تاسف سے نہ ہو وہم پشتِ دست
ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں سر رشتۂ تدبیر ہم (ذوق)

مل مل کے پشتِ دست سے آنکھیں کر دو نہ لال
سلجھاؤں آ کہ اُلجھے ہوئے گیسوؤں کے بال (انیس)

سو گیا تھا رات کو وہ رکھ کر جبیں پر پشتِ دست
صبح نے دیکھا اسے رکھو دی زمیں پر پشتِ دست (مصحفی)

پیشِ آں چشمِ سیہ دل می گذارد پشتِ دست
گرچہ خطِ لب یا رازیں کافر مسلماں کردہ است (صائب)

پشت گرمیِ تاب و تواں = قوتِ برداشت کا سہارا۔
پشت گرمی بمعنی قوتِ برداشت۔ تقویت۔
تاب و تواں بمعنی قوت۔ سکت۔

ہاتھوں سے مرے تاب و تواں چھوٹ گئی ہے
کیا اس سے وفا جس کی کمر ٹوٹ گئی ہے

اہلِ دلی مذکر بولتے ہیں۔

نہیں تو چھوڑتا آہ و فغاں یہ بے تری ہمت
اگرچہ غم نے دل میں کچھ نہیں تاب و تواں چھوڑا (ظفر)

پشتِ فلک خم شدۂ نازِ زمیں = آسمان کی پیٹھ زمین کے

حالتے فید وآسمان زمین کا احترام کرتا ہے۔

پنبہ آگیں = روئی بھرے ہوئے۔ روئی رکھے ہوئے

پنبۂ بالش = تکیہ کی روئی۔ پنبہ بمعنی روئی

خروشش و جوشِ مرغانِ چمن کا
ہوا ہے پنبہ کیا تیرے دہن کا (سوداؔ)

بالش بمعنی تکیہ، مسند

بالش سے سروکار نہ تکیہ سے غرض ہے
دینا کسی تکیے میں بچھونا ہو گا (انیسؔ)

پنبۂ مینا = روئی جو بطور ڈاٹ کے شراب کی صراحی میں لگائی جاتی ہے۔

درمئے روشن رگِ تلخی شود درگہلے خواب
پنبۂ مینا اگر از پنبۂ گوشم کنند (صائبؔ)

جام بلوریں بلئے لعلیں صبح بہار و گلشن رنگیں
پنبۂ مینا بر سر مینا اختر صبح و گنبد خضرا (ذوقؔ)

کہتے ہیں جس کو پنبۂ مینا سے شب غرور
ہم میکشوں میں نام ہے صبح بہار کا (دیانت خیر آبادی)

پندار کا صنم کدہ = خودداری کا بتکدہ، تو قیر و خودداری کا بت خانہ

پندار بمعنی نخوت، غرور، خودداری

سرکشی کر تکبر کیا کیا اپنی ہستی پر حباب
دیکھنا اک دم میں یہ پندار کیا تھا کیا ہوا (ظفرؔ)

پنہاں = پوشیدہ، چھپا ہوا

سمجھے نہ کوئی کس کو ہوں پنہاں کیے ہوئے
ہستی مری ہے مجھ کو نمایاں کیے ہوئے (ناسخ لکھنوی)

پہلو تہی = تغافل، بے پرواہی، جان بچانا، ٹال مٹول کرنا۔ انجان بن جانا۔

پہلو تہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجیے
بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اٹھائیے (صباؔ)

پہلوئے اندیشہ = پہلوئے خیال

پیچ و تاب = بے چینی، بیقراری، اضطراب، الجھن، پریشانی، غم و غصہ۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یادِ گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت میں پیچ و تاب رہا (سحرؔ)

خط پڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
کیا جانے لکھ دیا اسے کیا اضطراب میں (ذوقؔ)

پیچ و تابِ ہوس = ہوس کا پیچ و تاب، ہوس کا اضطراب، ہوس کی بے چینی۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یادِ گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت میں پیچ و تاب رہا (سحرؔ)

پیرِ زن = بوڑھیا۔ تلمیح ہے اس بوڑھی عورت کی طرف جس نے فرہاد کو جب وہ پہاڑ کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو خسرو پرویز کے اشارے پر خود کو شیریں کی دایہ بنا کر شیریں کی موت کی جھوٹی اطلاع دی تھی۔ پیرزن کے لغوی معنی ہیں بوڑھی عورت۔

اک پیرزن اتنے میں نظر آگئی ناگاہ
داماد کے آنے کی گھڑی دیکھتی تھی راہ (انیسؔ)

پیرِ کنعاں = مراد حضرت یعقوب علیہ السلام پدر حضرت یوسف علیہ السلام۔

غنی روزِ سیاہِ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را (غنی کاشمیری)

نسیم مصر کا دم پیر کنعاں کا ہے کو بھرتا
اگر کوچے کی تیرے خاک آلودہ ہوا لگتی (مومن)

پیر کنعاں کے لیے تسکین خاطر چاہیے
بوے یوسف بھی رواں اب پیرہن کے ساتھ ہے (درخشاں)

پیش جانا = آگے بڑھنا، آگے نکل جانا، شروعات کرنا، ابتدا کرنا،
فوقیت پانا، قابو چلنا، کارگر ہونا۔

ایک تو قتل سے خوش ہو ولیکن مجھ بغیر
پیش جا دے گی مرے قاتل یہ جلادی کہاں (فغاں)

پیش دستی = ابتدا کرنا۔ پہل کرنا۔ سبقت کرنا

بزرگی جسے دیکھو پستی کیا
ظفر میں اسے پیش دستی کیا (علی نامہ)

پیش دستی جو کرے اس معرکے میں اے محب
مرد میدان سخن اس کو کہیں شمشیر جنگ (محب)

پیشِ نظر = نظر کے سامنے۔ نگاہوں کے روبرو۔ موجود۔ مقابل حصول

تھی پیش نظر وصل میں تنہائی کی صورت
بھائی کو نہ آتی تھی نظر بھائی کی صورت (انیس)

یار جب پیش نظر ہوتا ہے
دل مرا زیر و زبر ہوتا ہے (سراج اورنگ آبادی)

پیکاں = تیر کے آگے کا حصہ مراد تیر۔

ڈوب کے سینے میں اس رنگ سے پیکاں نکلا
دل سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارماں نکلا (داغ)

پیکِ تیز خرام = تیز رو قاصد، تیز چلنے والا ہرکارہ

دیا یہ خط کسو اک پیک کے ہات
کہ جانا یاں سے واں کم جس کو اک بات (سودا)

پیکرِ تصویر = تصویر کا بدن، تصویر کا جسم، تصویر کا خاکہ
پیکر بمعنی جسم، بدن، تن۔

ناتواں وہ ہوں مرے نقش میں بھرتے ہیں لہو
رنگ ہر پیکر تصویر میں بھرنے والے (داغ دہلوی)

پیکرِ عشاق = عاشقوں کا وجود، عاشقوں کی ہستی۔ پیکر بمعنی جسم، بدن۔

جس شکل میں جو پیکر ہستی ہو مٹا دے
جب تک نہ لباس ابدی مجھکو خدا دے (ناطق لکھنوی)

پیمانِ وفا = وفا کرنے کا عہد، وفاداری کا قول و قرار

توڑنا مومنؔ نہ پیمان وفا
ہیں مسلم عاشقی کے فن میں ہم (مومن)

پینس = ایک سواری ہوتی تھی جس پر متمول لوگ بیٹھتے تھے اور
اس کو کم از کم چار کہار کاندھوں پر اٹھا کر چلتے تھے۔
اس کو فینس بھی کہتے تھے اور پالکی اور میانہ بھی۔

پیوند = تعلق، جوڑ، علاقہ، عہد، پیماں۔

ہوے اک دم جو تھی یک جادہ خورسند
ہوے باہم ہزاروں عہد و پیوند (سودا)

چھپا ہے عیب عریانی سے رخت جسم انساں کا
مرا داغ جنوں پیوند ہے میرے گریباں کا (امیر)

اشک کو کب ہے شناسائے جگر سے پیوند
صاحب درد کی رکھتا ہے نظر سے پیوند (سودا)

پئے تعمیر سرا = محل سرا کی تعمیر کے لیے۔ قصر کی تعمیر کے لیے۔

پئے نذرِ کرم = رحم فرمائی کی نذر کی خاطر، خداوند کریم کی بخشش

کو دیئے کے لیے

پے بہ پے = مسلسل۔ لگاتار۔ تابڑ توڑ۔ پیہم پے در پے

تاب سے زمیں پہ ٹوٹ کے پیہم گرا کیے

چشم فلک سے قطرۂ شبنم گرا کیے (انیس)

پیہم کے معنی میں پے بہ پے اردو میں غالب کے علاوہ اور کسی

خاص مصنف نے استعمال نہیں کیا ہے۔

ت

تابِ جلوۂ دیدارِ دوست = دوست کے دیدار کے جلوے

کی طاقت۔ جلوہ دیدار یار کی طاقت۔

تاب بمعنی طاقت۔ مجال۔

کہ جس کو نہ ہو تاب لانے کی تاب

شتابی سے مرتا ہے اسکا جواب (میر)

تابِ رنجِ نومیدی = غم محرومی کی تاب۔ مایوسی کے غم کی

برداشت۔ تاب بمعنی برداشت۔

نے تصور میں صبا بوسہ تو مرجھائے وہ گل

برگ گل کو تاب ہے بلبل تری منقار کی (ناسخ)

تابِ حرارت = جلانے کی طاقت۔ نقصان پہنچانے کی

صلاحیت۔ تاب بمعنی حرارت۔ گرمی

ساری بے تابی ہے الفت کی جلن تک بلدرگ

تاب جب جاتی رہے گی دل کو تاب آجائیگی (تسلیم)

تاجِ زریں = سنہرا تاج۔

رکھا جائے یاقوت کا سر پہ تاج

نہ پوچھے صبا سے جہاں کا خراج (ناسخ)

تارِ اشکِ یاس = ناامیدی میں بہائے ہوئے آنسوؤں کا تار۔

اشک یاس بمعنی آنسو جو یاس اور ناامیدی کے عالم میں مسلسل

بہائے جائیں۔

جلد ان پہ تار اشک سے یوں حال دل کھلا

دم میں خبر پہنچتی ہے جس طرح تار پر (مظہر عشق)

تاراجِ کاوشِ غمِ ہجراں = جدائی کے غم کی کاوش کا لوٹ۔

تاراج کرنا بمعنی برباد کرنا۔ لوٹ لینا۔ تباہ کرنا۔

تاراج بمعنی تباہ۔ برباد

ماں ایسی کہ سب جس کی شفاعت کے ہیں محتاج

باپ ایسا صنم خانوں کو جس نے کیا تاراج

(انیس)

تارِ بستر = بستر کا تار۔ تار بمعنی ڈورا۔ دھاگا۔ سوت۔

تار بستر یعنی بستر کے تار کے مانند نحیف و نزار

سو جگہ جس میں رفو ہو وہ ہے اچھا دامن

ہو نہ دو تار بھی جس میں وہ گریباں اچھا (جگر مرادآبادی)

تارِ شعاع = وہ سفید خط جو غروب آفتاب کے بعد اور طلوع

آفتاب سے پہلے آسمان پر چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کو

قرن الشمس کہتے ہیں۔

تارِ نفس = آہ۔ سانس کا تار۔ سانس کا سلسلہ۔

نہ بچا تار نفس خلق میں جینے کے لیے

چاک زخموں کے نعقارہ گئے سینے کیلیے (انیس)

تارِ نگہ = نگاہ کا تار

گماں از رشتۂ دام است آں صید نزاکت را

کہ از چشم منش تار نگاہے ہر کمر پیچد (مرزا بیدل)

تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل = عشق کے میدان میں نئے نئے داخل ہونے والے۔ بزمِ عشق کے نوجوارد۔

تاک = انگور۔ انگور کی بیل۔

اس چمن میں کیا ضرورت ہے گھٹا کی ساقیا
ابرِ رحمت بن کے سر پر تاک کے چھائی ہوئی (نوازش)

تالیف نسخہ ہائے وفا = وفا کی کتابوں کی تالیف کا کام۔ فنِ عاشقی پر کتابیں تیار کرنا۔

تبریدیں = ٹھنڈی دواؤں کا استعمال جو یونانی اطبا مریض کو جلاب دینے کے بعد کراتے ہیں تاکہ معدے کی حرارت کم ہو اور مریض کو جلاب کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔ اس میں کمی ہو۔

تبرید چاہیے کبھی چھوٹے نہ مصحفی
جاتی نہیں ہے تپ مجھے آثار گرم ہے (مصحفی)

اس قدر سرد مزاج اور پھر اس پر تبرید
خوف یہ ہے کہ پہنچ جائے نہ فالج کا اثر (شبلی نعمانی)

تپشِ شعلۂ سوزاں = روشن شعلے کی گرمی۔ جلتے ہوئے شعلے کی حدت۔ تپش بمعنی گرمی۔ حرارت۔ سوزش۔ تمازت۔

پاسِ خموشی، سوزِ تپش میں بھی ہے وہی
سمجھی نہیں کسی نے ادائے فغانِ شمع (دیوانِ تحق)

تپشِ شوق = گرمیِ شوق۔ شدتِ اشتیاق

دل یہ کہتا ہے ہمارے دم سے ہیں آثارِ عشق
درد ہم سے ہے تپش ہم سے ہے سودا ہم سے ہے (داغ)

تپِ عشقِ تمنّا = تمنائے تپِ عشق۔ تپِ عشق کی آرزو

عیسیٰ کو یقیں ہے کہ نہ جائے گی تپِ عشق
وہ درد کا میرے کبھو درماں نہ کرے گا (سوز)

تپِ گرمیِ رفتار = گرمیِ رفتار کی تپش۔ گرمیِ رفتار بمعنی چال کی تیزی

تجاہل پیشگی = جان بوجھ کر انجان بننے کی عادت۔ علم ہوتے ہوئے لاعلمی ظاہر کرنے کا شعار۔ تجاہل شعار

اس نے پہچان کر ہمیں مارا
منہ نہ کرنا ادھر تجاہل تھا (میر)

کہنا وہ ہائے میرے تجاہل شعار کا
کیا رعب جو سنا ہے تمہارا ہی نام ہے (رعب)

تجدید = ازسرِ نو کرنا۔ نیا کرنا۔ کوئی کام نئے سرے سے دہرانا۔

تجدید وضو کر کے بھرے نہر سے غازی (انیس)

تجدید کر وضو کو علی آگے دھر قدم
مرغابیاں جو گھر میں تھیں دامن میں ہو کے ضم (کربل کتھا)

تجمّل حسین خاں = فرخ آباد کے نواب جنھوں نے غالب کو دعوت دے کر بلوایا تھا۔

تحصیل = حاصل کرنا۔ جمع کرنا۔ محصول وصول کرنا۔

قضا نے خاک کے پتلوں کو کر کے زیرِ زمیں
کیا ہے داخلہ تحصیل کے خزانے کا (صبا)

خاموش ضمیر آپ کے مطالب ہوئے تحصیل
ہر بند پہ تحسین ہے کہتا تجھے جبریل (ضمیر)

تحویل = تبدیلی۔ حوالہ کرنا۔ سپردگی۔ تغیر۔

دیکھیے کب شب ہو، کب آ کے گلے ملتے وہ ماہ
دن تو ہے نوروز کا خورشید کی تحویل میں (امانت)

مٹی کی جوت میں تحویل ہوئی جاتی ہے
جسم کی روح بھی تحلیل ہوئی جاتی ہے (بہارستان)

سورج چاند یا کسی ستارے کا ایک برج سے دوسرے
برج میں آنا۔ کسی ستارے کا کسی برج میں داخل ہونے کا عمل۔

جب کہ برج قوس میں تحویل ہو پیر فلک
تجھ صفائے شست کی تعریف لکھنا ہے وبال (ایمان)

ترانۂ ہل مزید = ھل من مزید کی صدا۔ کچھ اور زیادہ کی صدا۔
ھل من مزید قرآن کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے جس کے
معنی ہیں کیا کچھ اور بھی ہے۔ قیامت کے دن جب گنہگار
دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اس سے پوچھا جائے گا
کہ گنجائش ہے تو دوزخ جواب میں کہے گی ھل من مزید
یعنی کیا ابھی اور ہے یعنی ابھی بہت گنجائش باقی ہے۔
ترانہ بمعنی نغمہ۔ الاپ۔ ایکلے۔ ایک خاص قسم کا گیت۔

سنے جب اس کے خطبوں کے ترانے
لگے افلاک اکثر چرخ کھانے (ہشت بہشت)

ہے رنج و راحت ایک اسے جس کے کان میں
صوتِ قفس ترانۂ گلزار ایک ہے (مصحفی)

تراوش = ٹپکنا۔ ترشح۔ ظاہر ہونا۔

ہوئی تپ دل کو اشکوں کی تراوش ہونے والی ہے
کہ گرما یا ہوا ہے خوب بارش ہونے والی ہے (ظفر)

ہاں سینے سے نمائش داغ درون در دروغ
ہاں آنکھ سے تراوشِ خون جگر غلط (ناظم)

ترکِ رسوم = رسموں کا ترک کر دینا۔ رسم و رواج کو چھوڑ دینا۔
ترک بمعنی دست برداری۔ چھوڑنا۔ کنارہ کشی۔ تیاگ۔
رسوم جمع رسم کی بمعنی رواج۔ طریقہ۔ ریت۔ قاعدہ۔

ہو ترکِ ساغر مے اس بہار میں کیونکر
کہ شاخِ گل نے ہر اک سو چمن میں جام لیا (قائم)

ہے وہ کافر جو سمجھے اس کو مباح
ترک میں اس کے ہے امید فلاح (اسانی نادر شعشقیہ)

ترکِ نبردِ عشق = میدانِ عشق چھوڑ دینا۔
تریاکی قدیم = پرانا افیونی۔ افیون کے نشہ کا پرانا شوقین۔
تریاک بمعنی (تریاق)، زہر مہرہ افیون۔

تخت کیونکر نہ ہو دماغ خراب
دشتِ در دشت ہے گل تریاک (میر)

رہی اس طرح بعد از مرگ دنیا کی ہوسناکی
شرابی کر کے توبہ جس طرح ہو جائے تریاکی (ذوق)

یاران زکشید تیغ بے باکی را
بیہودہ رسانید من خاکی را
دشوار تراز بریدن شاہ رگ است
تریاک اگر برید تریاکی را (اشرف)

تسبیح مرجاں = مونگے کی تسبیح۔
مونگا جس کو بحر البحر (سمندری پتھر) بھی کہتے ہیں جو سمندر
میں اگتا ہے اور پتھر کی طرح سخت ہوتا ہے اور اس کا
رنگ خون کی طرح سرخ ہوتا ہے۔
تسبیح بمعنی سو دانوں کی مالا۔ سبحہ۔ سمرن

تجھ زلف کے دام کو نہ زاہد کہیں تسبیح لو
یعنی کہیں جیتے ہی زنار ہے کفار کا (حسن شوقی)

تسبیح ریا کو کھٹکھٹانے والے
کب صدق کی راہ پر ہیں جانے والے (الہامی)

تسکین اضطراب = بے چینی کو سکون پہنچانا۔ اضطراب سے تسکین دینا۔ دلاسا دینا۔ اضطراب بمعنی بے چینی۔ بے قراری۔

یہ آب آتشیں ہے اور دریا خون ناحق کا
مگر نفسِ شقی کی پیاس میں تسکیں نہیں ہوتی (آیات وجدانی)

کہتے ہیں تم کو ہوش نہیں اضطراب میں
سارے گلے تمام ہوئے اک جواب میں (مومن)

تسلیم = حکم ماننا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا۔

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے (نامعلوم)

تسلیم و رضا کے لیے جو وقت ملا ہے
وہ وقت کروں صرف میں کس طرح دعا میں (مولف)

ز دوری ہند انگشت بر زمیں خورشید
چو پیش رائے منیر تو می کند تسلیم (ظہوری)

تشنگیِ شوق = (تشنگیِ ذوق) شوق کی پیاس مراد شوق کی فراوانی۔
تشنگیِ ذوق بمعنی ذوقِ سخن کی تشنگی۔

تشنگی مردگاں = شدت آرزو میں جان دے دینے والے۔
آرزوئے شوق میں جان دینے والے۔

تشنۂ خوں = خون کا پیاسا۔ جانی دشمن۔

تشنۂ خوں وہ نہ ہوتا جو مرا اے سفاک
کاٹنے دوڑتے جو ہر سے نہ خنجر کی زباں پر پڑتے (ظفر)

تشنۂ فریاد = فریاد کرنے کا آرزومند۔
تشنہ بمعنی خواہشمند۔ آرزومند۔ مشتاق۔

خضر تشنہ ہے اس کے دیدار کا
مسیحا شہید اس کے بیمار کا (میر)

تشنہ لب = پیاسے ہونٹ مراد پیاسا۔ تشنہ دہن۔ تشنہ کام۔ ایسا پیاسا جس کے ہونٹ پیاس کی وجہ سے سوکھ گئے ہوں۔

بڑھ بڑھ کے پیدلوں نے سواروں سے جنگ کی
ایک ایک تشنہ لب نے ہزاروں سے جنگ کی (انیس)

تشویشِ مرہم = فکرِ مرہم۔ زخم کے لیے مرہم مہیا کرنے کی فکر۔

تعجیل = جلدی کرنا۔ عجلت۔

ان کو جانے کی جو تعجیل پڑی رہتی ہے
اس لیے جیب میں ہر وقت گھڑی رہتی ہے (محمد جونا)

خجلت حلم تو داد ست زمیں را تسکین
غیرت حلم تو داد ست زماں را تعجیل (انوری)

مصحفی بھیج نہ قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا
دن ہیں برسات کے نالے تو اتر جائیں گے (مصحفی)

تعزیتِ مہر و وفا = مہر و وفا کو پرسہ دینا۔ مہر و وفا کی ہلاکت پر اظہار ہمدردی۔ در غم خواری کرنا۔
تعزیت بمعنی پرسہ۔ ماتم پرسی۔ مرنے والے کے اعزا و اقربا سے اظہار ہمدردی کا۔

ارمان تعزیت کے کبھی کم نہ ہوئیں گے
وہ حشر تک حسین کے ماتم میں روئیں گے (انیس)

تعلیمِ ضبط = ضبطِ محبت کی تعلیم۔ صبر و استقامت کی تلقین۔

تغافل دوست = تغافل کو پسند کرنے والا۔
تغافل بمعنی غفلت برتنا۔ بے پروائی کا سلوک کرنا۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومن)

محشر کے روز بھی نہ کھلے گی لحد میں آنکھ
کشتہ ہوں اک نگاہِ تغافل پسند کا (اسیرؔ)

تغافل ہائے تمکیں آزما = صبر آزما چشم پوشی۔
تغافل بمعنی جان بوجھ کر غفلت کرنا۔ بے التفاتی۔ کم توجہی۔
بے پروائی۔

شہر میں جو نظر پڑا اس کا
کشتۂ نازیا تغافل تھا (میرؔ)

تغافل ہائے ساقی = ساقی کا شراب پلانے سے گریز کرنا۔

تغیرِ آبِ برجا ماندہ = ایک جگہ ٹھہرے ہوئے پانی کا تبدیلی۔
آبِ برجا ماندہ بمعنی ایسا پانی جو نشیب نہ ہونے کی وجہ سے
ایک جگہ ٹھہر جائے۔

تقاضائے نگہ کرنا = دیدار کا تقاضا کرنا۔

تقلیدِ تنک ظرفیِ منصور = منصور کی تنک ظرفی کی تقلید۔
تقلید بمعنی پیروی — تنک ظرفی بمعنی کم ظرفی ———
ایسا برتن جس کی سمائی کم ہو۔ منصور ایک صوفی بزرگ تھے۔
جنھوں نے اپنے سارے وجود میں ذاتِ باری کا جلوہ دیکھ کر۔
'اناالحق' کا نعرہ بلند کیا تھا۔ یعنی میں حق ہوں یا میں خدا ہوں۔
اس جرم میں ان کو سولی دی گئی تھی۔

یقیںؔ تقلید میں مت سر پٹک پتھر پہ آ بس کر
یہ ممکن ہی نہیں ہر سر پھرا فرہاد کو پہونچے (یقیںؔ)

تقلیل = کمی۔ کم کرنا۔ قلیل کر دینا۔

نفسِ امّارہ سے کیوں زیر ہوا جاتا ہے
زور کر روح میں تقلیل غذا سے پہلے (صباؔ)

اسی واسطے میں نے تقلیل کی
فضیلت مفصل پہ مجمل کو دی (کلیاتِ واسطی)

تکرارِ دوست = دوست کی تکرار ۔ تکرار بمعنی بار بار دہرانا۔
لفظ دوست کی بار بار تکرار۔ تکرار بمعنی مکرر کہنا یا مکرر کرنا۔ دوہرانا۔

لن ترانی نہ کہے بند زبانِ ادنیٰ
ہم کو موسیٰ سے یہ تکرار نہیں اچھی ہے (اسیرؔ)

تکلّف برطرف = تکلف کو ایک طرف۔ بلا تکلف۔ اگر تکلف
درمیان میں نہ ہو۔ بلا رو رعایت۔

میری طرف ساغر بکف آتا ہے دوست حیا
اے دل تکلف برطرف مستانہ ہے مستانہ ہے (دلیؔ)

ستم ڈھالو، جفائیں توڑلو، بے مہریاں کر لو
تکلف برطرف جی بھر کے میرا امتحاں کر لو
(سنگ دخشت)

تکلیفِ پردہ داریِ زخمِ جگر = زخمِ جگر کو چھپانے کی زحمت۔
جگر کے گھاؤ کو پوشیدہ رکھنے کی تکلیف۔

تکمۂ پیراہنِ لیلا = لیلا کے لباس کے گریبان کی گھنڈی۔

کیا ہے تنگ عریانی نے مجھ کو اس قدر لاغر
کہ تکمہ بن گیا ہے سر گریبانِ تفکر کا (اسیرؔ)

تکیہ گاہِ ہمتِ مردانہ = ہمتِ مردانہ کی تکیہ گاہ۔ جس پر ہمتِ مرداں
کو بھروسا ہو۔ ہمتِ مردانہ بمعنی جواں مردی۔
تکیہ گاہ بمعنی بھروسے کی جگہ۔ آرام کرنے کی جگہ۔ ٹیک لگانے
کی جگہ۔

ہمتِ مردانہ تجھ کو آفریں
کر کے چھوڑا سر ہوئی جس کام کے (آتشؔ)

جب سنگ آستانہ ترا تکیہ گاہ تھا
ہم کو بھی کوے عشق میں اک عز و جاہ تھا (قائم)

تلافیِ مافات = جو کچھ گذر چکا ہے اس کا بدلہ۔ گذری ہوئی محرومیوں کا صلہ۔ ضائع شدہ چیز کا معاوضہ۔

تلافی بمعنی کمی کو پورا کرنا۔ کوتاہی کا تدارک کرنا۔ عوض۔ بدل۔

مافات بمعنی جو کچھ گذر چکا ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔

تسکین دو کچھ اپنے مریضوں کو نزع میں
اتنی ہی اب تلافیِ مافات رہ گئی (بے نظیر)

تو بر جناب شیخ نے کی ہے پس شباب
کیونکر نہ ہو تلافیِ مافات کا لحاظ (راسخ دہلوی)

تماشا = نظارہ

اے خوشا گوش جو سنتے ہیں کہانی تیری
اے خوشا چشم جو کرتی ہے تماشا تیرا

ع تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے (امیر)

اے تماشا گاہ عالم روے تو
تو کجا بہر تماشا می روی (سعدی)

تماشا کر = سیر دیکھ۔ مشاہدہ فرما۔

تماشا بمعنی سیر۔ یہ لفظ مشی سے نکلا ہے۔ مشی کے معنی چلنے کے ہیں۔ تماشا بمعنی مل کر چلنا۔ یہ لفظ اب اردو میں انگریزی کے لفظ (show) کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

مری آنکھوں کی پتلی میں سما جا اور تماشا کر
کہ ہوتی ہے پری کس طور سے محبوس شیشے میں (انشا)

تماشا کیجیے = دیکھیے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تماشا کرنا۔ دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔

جھلکے گا اختیار میں مجبوریوں کا رنگ
میری نظر سے گل کا تماشا کرے کوئی (بیخود دہلوی)

تماشاے نیرنگ = ظاہری رنگوں کا مطالعہ۔ اجسام ظاہری کا مشاہدہ کرنا۔

مختلف شکلوں میں اس کو جو گر دیکھا کیے
یہ تماشا ہم تو بیٹھے عمر بھر دیکھا کیے (بیخود دہلوی)

تماشائی = تماشا دیکھنے والا۔

اور کیا خاک ملے گی دل بسمل کی مراد
جو تماشا ہے جہاں کا وہ تماشائی ہے (داغ)

تمثال دار = صورت رکھنے والا آئینہ۔ جس آئینہ میں تصویر ہو۔

تمثال بمعنی پیکر۔ صورت۔ شبیہ والا۔ عکس۔ سایہ۔ مورت۔ پتلا۔ مجسمہ۔

جو ترا دست ہو آب آئینۂ گیتی پر
اس کی تمثال کبھی ہو نہ ترے بد سے سنگ (سودا)

ہیں ترے آئینے کی تمثال ہم نہ پوچھو
اس دست میں کہیں ہے پیدا اثر ہمارا (میر)

تمناے زباں = زبان کی آرزو۔ گفتگو کرنے کی خواہش۔ کلام کرنے کی آرزو۔

تندیِ خو = عادت کی تیزی۔ تند مزاجی۔ تیز طبعی۔ غصیلی طبیعت۔

تند خوئی۔ غصہ کرنے والا مزاج۔ مغلوب الغضب۔

تند بمعنی تیز۔ تند خو بمعنی ذرا ذرا سی بات پر غصہ کرنے والا۔

پاتا نہیں تند خو کدورت کے سوا
دامن میں ہوا کے کچھ بجز خاک نہیں (انیس)

تندیٔ صہبا = شراب کی تیزی۔ شراب کی کڑواہٹ۔ شراب کے نشہ کی تیزی۔

شراب اس بہت تند اور تیز تھا
عجب آب و آتش آمیز تھا (قلب مشتری)

تند سا اور ایسے کمسن کے لیے
ساقیا ہلکی سی لا ان کے لیے (صنم خانۂ عشق)

تن رنجور = بیمار جسم۔ لاغر بدن۔ روگی جسم۔ نحیف و نزار جسم۔

تنک آبی = پانی کی کمی۔ تنک بمعنی باریک۔ ہلکا۔ تھوڑا۔ کمی۔ اوچھا پن۔ اتھلا پن۔ کم مائیگی۔ کم حوصلگی۔

تنک آب اس قدر ہے جان جو شمر کو محبت کے
دلا تو ایک کیا اگر ایک لشکر ہو تو پی جائے (ظفر)

تنگیٔ چشم حسود = حسد کرنے والے کی آنکھ کی طرح تنگ۔
حسد بمعنی جلنا۔ کسی کو اچھی حالت یا کامیاب دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس کی عزت شہرت اور کامیابی اس سے چھن جائے یا وہ اچھائی اس میں باقی نہ رہے۔
تنگ چشم بمعنی تنگ نظر۔ کم ظرف۔ بخیل۔ کنجوس۔

بھر بھر کے جام بادہ کشوں کو پلا دیئے
شیشے تھے تنگ چشم مگر حوصلہ کیا (شمع فصاحت)

تنگ چشمی بمعنی کم ظرفی۔ اوچھا پن۔

تنگ چشمی ہے فلک کی یہ کہ مانند حباب
تھے جو دریا دل سو اب کرنے لگے دل تنگیاں (مصحف باکمال)

تن مجروح عاشقی = عاشق کا زخمی بدن۔ عاشق کا بدن جو خون سے چور ہو۔ مجروح بمعنی جراحت رسیدہ۔ زخمی۔ زخم خوردہ۔ گھائل۔

تور = فریدوں شہنشاہ ایران کا درمیانی بیٹا۔ فریدوں نے جب اپنی سلطنت اپنے بیٹوں میں تقسیم کی تو سرزمین ترک و چین تور کے حصہ میں آئی جس کا نام توران پڑا۔

دگر تور را داد توران زمیں
ورا کرد سالار ترکان چیں (فردوسی)

بگفت اے خداوند ایران و تور
کہ چشم بد از روزگار تو دور (سعدی)

توسن = گھوڑا۔ سرکش گھوڑا۔ ایسا گھوڑا جو تند و شوخ ہو۔

گھوڑا فوج مخالف پہ اڑا کر توسن
چوکڑی بھول گئے جس کی نگاہوں سے ہرن (انیس)

رونق گلشن فردوس ترا نقش قدم
سرمۂ چشم کواکب ترے توسن کا غبار (دیوان محسن)

توسن دولت = دولت کا گھوڑا۔ توسن بمعنی گھوڑا۔

توسن طبع = طبیعت کا گھوڑا۔ توسن بمعنی سرکش اور شریر گھوڑا۔ طبیعت کی تیزی جو شوخ و تند خو گھوڑے کی طرح قابو سے باہر ہو جائے۔

سوار توسن معنی ہوں جو کان طبیعت میں
لیا ہوں گوئے میدان سخن میں ہم ردیفوں سے (ابیات سراپا)

توضیح = تشریح۔ وضاحت۔ روشنی ڈالنا۔

نہ توضیح کی کچھ نہ تاویل کی
کسی پر کسی کو نہ تفضیل دی (تسلیم)

توغل = مہارت۔ دستگاہ۔ مشق و مزاولت۔ مشق۔ کمال۔ علمی تبحر۔ انہماک۔ غور و خوض۔ لگن۔ شغف۔ کمال تحقیق۔

توفیر = اضافہ۔ زیادتی۔ وافر کرنا۔ کثرت۔ فراوانی۔

بڑھا دی ہے مصیبت اور بھی نااتفاقی نے
یہ ہے خود فاقہ تو مزا اس میں پھر توفیر کیسی ہے (وجاہت)

ابرِ نیساں، تیری ہوا میں اے بہارستانِ حسن
آسماں پر دود ہے مجھ آہ کی توفیر کا (چمنستانِ شعرا)

توفیرِ درد = درد کی زیادتی۔ توفیر بمعنی زیادتی۔ افراط۔ بہت کرنا۔
بہت ہونا۔ وافر کرنا۔

تو دیر زی کہ جہاں کم کند ازاں ہر چند
ز عمر خلق کہ در عمر تو کند توفیر (امیر خسرو)

توقیعِ امارت = امیری کا فرمان۔ امیر ہونے کا فرمان۔ دولت مندی
کا فرمان۔ توقیع بمعنی فرمانِ شاہی۔

ہمارا نامۂ اعمال اس کے فیض نسبت
عجب کیا ہے بنے توقیع جو خلدِ مخلد کا (ناظم)

امارت بمعنی دولت مندی۔ حکومت

گماں ہے مرقدِ کہنہ کا مجھ کو ہر عمارت پر
یہ غافل کیا سمجھ کر جان دیتے ہیں امارت پر (صبا)

توقیعِ سلطنت = فرمانِ شاہی۔ توقیع بمعنی دستخط۔ مہر۔

توقیع کو کیوں مہرِ نبوت کی نہ مانیں
یوں اس کو شاہی جو پیمبر کا نشاں ہو (ناظم)

تونبا = پکا ہوا خشک کدو جس کو فقرا کشکول کے طور پر استعمال
کرتے ہیں۔ اس قسم کی گول خشک کدو طنبورے یا ستار
کے بجنے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

چھیڑا ستار محفلِ عشرت مہک گئی
تونبے کو تم نے طبلۂ عطار کر دیا (میر)

تہمت کشِ تسکین = تسکین حاصل کرنے کا الزام۔ تسکین
حاصل کرنے کا بہتان۔

تہمت بمعنی بہتان۔ جھوٹا الزام۔

جیے جانے کی تہمت کس سے اٹھے کس طرح اٹھے
بچائی تیرے غم نے زندگی کی آبرو برسوں
[illegible]

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کا
چاہے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا (میر)

تہیۂ طوفاں = طوفان کا عزم۔ طوفان برپا کرنے کا ارادہ۔
آنسوؤں کا طوفان بہانے کا عزم۔

تہیہ بمعنی تیاری۔ آمادگی۔ انتظام۔ عزم۔ ارادہ۔

سینے سے نکل اس رہِ افلاک کے اے دل
تہیہ عرش پہ اڑنے کا ہے کر بال و پر پیدا (نظیر)

تہیۂ طوفاں سے مراد درد و کرب اس قدر آنسو بہانا کہ طوفان برپا ہو جائے۔

تیر خطا ہونا = تیر نشانے پر نہ بیٹھنا۔ تیر خطا کرنا۔

وہ تیر امتحاں میں کیوں کر خطا نہ ہو
قسمت میں جو عدو کی ستمگر لکھا نہ ہو (دیوانِ سخن)

تمنا جیتے جی رفعت کی تھی مر کر ملی جنت
کدھر تیر دعا پھینکا کدھر پہنچا خطا ہو کر (فیاض لغت)

تیرِ غیر = دشمن کا تیر۔ رقیب کا تیر۔

تیرِ نیم کش = ایسا تیر جس کو پوری طرح کھینچ کر نہ چھوڑا گیا ہو۔ وہ تیر جس کو آہستہ سے کھینچ کر چھوڑا جائے۔ وہ تیر جو پار نہ نکل جائے بلکہ اٹک کر رہ جائے۔

تیز گام = تیز قدمی۔ تیز رفتاری۔ چال کی تیزی۔ تیز گامی۔

یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں جس کی رواروی میں (بانگِ درا)

میری تیزی کیا سلجھے گی حرف و سخن میں گنجلک ہے
کوئی بھی عاقل الجھ پڑے ہے ناصح ایسے دیوانے سے
(میر)

تیشہ = کلہاڑی۔ بسولا۔ پتھر کاٹنے کا آلہ۔

میرے سنگِ مزار پر فرہاد :: رکھ کے تیشہ کہے ہے یا استاد
(میر)

پیسا ہوں یہ جاتے نہیں پیشے میں ہمارے
کٹتا ہے پہاڑ ایک ہی تیشے میں ہمارے (انیس)

تیغ تیزِ عریاں = ننگی بار کھی ہوئی تلوار۔ تیز دھار والی تلوار جو نیام سے باہر ہو۔

تیغِ جوہر دار = جوہر رکھنے والی تیغ۔ اعلیٰ قسم کی فولادی تلوار۔ وہ تلوار جس میں جوہر کے نشان ہوں۔

چھوٹتا ہے کب لہو میرا کسی تدبیر سے
تیغ جوہر دار قاتل ہے سوا زنجیر سے (ناسخ)

تیغِ خصم = دشمن کی تلوار۔ خصم بمعنی دشمن۔

ان پر تو عزیز مہرباں تھا
ہارون دلی کا خصمِ جاں تھا (سید حسن خالق)

تیغِ دو دم = دو دھاری تلوار۔

اس تیغِ دو دم کا تیرے زخمی
آرام نہ ایک دم کرے گا (دیا شنکر نسیم)

ابرو سے یہ تیغ دو دم تول کے نکلے
گویا درِ خیبر کو علی کھول کے نکلے (انیس)

تیغِ ستم = ستم ڈھانے والی تلوار۔ ہزار ظلم و ستم۔

علم افگندہ و بزاراں صف طوطی طالب
ہر کجا یک تیر تیغ ستم آمیختہ ام (ظاکبہ آملی)

ث

ثروت = مال و دولت کی زیادتی ، سامان کی شان و شوکت۔

عشرت ، خوش حالی۔

ثمر فشاں = پھل ٹپکانے والا ، پھل بکھیرنے والا۔

ثمر بمعنی پھل ، میوہ ، نتیجہ

دنیا میں کوئی شخص لگاتا ہے گر شجر
ہوتی ہے یہ امید کہ دے گا کبھی ثمر (انیس)

بار ہو کر ہوا میں سب پہ بار
کیا یہی تھا اس ریاضت کا ثمر (اقدر)

ثوابِ طاعت و زہد = عبادت گذاری اور پرہیزگاری کا ثواب۔ ثواب بمعنی نیکی کا بدلہ ، نیک کام کی جزا۔

کی فرشتوں کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجئے ثواب ہے آج (ناسخ)

طاعت بمعنی اطاعت ، فرماں برداری ، عبادت ، بندگی۔

زہد بمعنی عبادت ، بندگی۔

زہد بےجا کو سمجھے ہیں تقویٰ
ترکِ دنیا کو سمجھے ہیں طاعت (نظم طباطبائی)

ثور = بیل ، برج ، آسمانی گائے کی شکل کا ہے۔

چمکی جو اس کی تیغ جمال آسمان پر
ہو جائیں ثور و جدی ہلال آسمان پر (انیس)

مکہ معظمہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام جس کے ایک غار میں مدینہ ہجرت فرماتے وقت رسول اکرم صلعم نے قیام فرمایا تھا۔

ج

جائدادِ بادہ نوشیٔ رنداں = رندوں کی مے نوشی کی جگہ

جائداد بمعنی جائداد۔ بادہ نوشی بمعنی شراب نوشی۔

رنداں جمع ہے رند کی بمعنی شراب پینے والے۔

جادہ = راستہ ، پگ ڈنڈی ، وہ نشان یا لکیر جو لوگوں کی آمد و رفت سے زمین پر پڑ جائے۔

دیں داد کریں کیوں نہ زیارت کا ارادہ
مل جاتا ہے واں سے رہِ فردوس کا جادہ (انیس)

ہو نہ مجھ سے جدا کہ جادہ صفت
منزلِ عشق کا سراغ ہوں میں (تمکین)

جادۂ راہِ فنا = فنا کی طرف جانے والے راستہ کی پگڈنڈی۔

جادہ بمعنی پگڈنڈی۔

جادہ اور راہ دونوں لفظ بڑی حد تک ہم معنی ہیں۔

جادۂ راہ بمعنی سیدھا راستہ۔

جادۂ راہِ وفا = وفا کی راہ پر لے جانے والا راستہ ، جادہ اور راہ دونوں ہم معنی لفظ ہیں ، جادہ پگڈنڈی کو بھی کہتے ہیں ، راہ راست۔

یارب اس ساغر لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ راہِ بقا ہے خطِ پیمانہ دل (ڈاکٹر اقبال)

جادۂ رہ = جادۂ راہ ، منزلِ راہ۔

جادۂ رہِ خور = گذرگاہِ خورشید۔

جادۂ رہ بمعنی گذرنے کا راستہ۔ خور بمعنی خورشید۔

جادۂ سرِ منزلِ تقویٰ = پرہیزگاری کی منزل کا رستہ۔
ایسا مسلک اختیار کرنا جو منزلِ تقویٰ کی رہنمائی کرے۔

جادہ صحرائے جنوں = دشتِ جنوں کی راہ۔
جادہ بمعنی راہ، راستہ، پگڈنڈی۔

دیں دار کریں کیوں نہ زیارت کا ارادہ
مل جاتا ہے واں سے درِ فردوس کا جادہ (ناسخ)

جاگیرِ سمندر = سمندر کی جگیر، زمین یا گاؤں جو حکومت کی طرف سے کسی شخص کی خدمات کے صلے میں دیا جائے۔

اس کے کوچے میں ٹھہرنے کو جگہ چاہی اگر
بولے درباں جاؤ کیا بہشتی ہیں جاگیرِ کہیں

سمندر ایک جانور ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور (مرآۃ الغیب)
آگ سے نکلتے ہی مر جاتا ہے۔

دلِ سوزاں کو مرے خوف ہے کیا آتش کا
ہوں سمندر کی طرح میں تو پلا آتش کا

کب ہے ہمارے سینۂ سوزاں میں لختِ دل (نصیر)
آتش کدے میں ہیں یہ سمندر بھرے ہوئے (ذوق)

جامِ زر = سونے کا پیالہ۔
جام بمعنی پانی پینے کا برتن۔ مجازاً شراب کا پیالہ۔

پلا دے آگے دو دو جام ساقی
کہ ہو رندوں میں تیرا نام ساقی (ارشاد)

جامِ زمرد = زمرد کا پیالہ۔
زمرد سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر ہوتا ہے جسکو پنا کہتے ہیں۔
زمرد کے مانند سبزے کا رنگ (دبیر ستم)

جامِ سفال = مٹی کا پیالہ، مٹی کا کوزہ، کٹورہ۔

تکلف برطرف دونوں ہیں یکساں وقتِ میخواری
سفالیں جام آیا سامنے یا جامِ جم آیا

جامِ واژگوں = اوندھے ہوئے پیالے۔

جامۂ احرام = عمرہ اور حج کے وقت باندھا جانے والا بغیر سلا کپڑا جس کو زائرین باندھ کر کعبہ شریف کی زیارت کرتے ہیں اور عمرہ اور حج کے ارکان بجا لاتے ہیں

جامۂ احرام زاہد پر نہ جا
تھا حرم میں لیک نامحرم رہا (میر)

جامہ بمعنی کپڑا

دشمنِ دیں وہ سالک ہے کہ جس نے قائم
جرعۂ مے کے عوض جامۂ احرام دیا

جاں پناہا = جان کو پناہ دینے والا، بادشاہ کو مخاطب کرنے کے القاب۔ (نوبت جاں وطنی)

جاں دادۂ ہوائے سرِ رہ گزار = شوق کوچہ گردی کا کشتہ۔ جاں دادہ بمعنی جان دے دیا۔
ہوا بمعنی شوق، ہوس، خواہش۔ سرِ رہ گزر سے مراد گزرگاہ یار، رہ گزرِ معشوق، وہ راہ جدھر سے معشوق گزرے، محبوب کی گزرگاہ میں چلنے والی ہوا پر قربان۔

جاں سپاری = جان دینا، جاں بازی، جان قربان کرنا۔

جو سختی دیکھی اس سوں یاری کیا
ولے اس سنی جاں سپاری کیا (خاور نامہ)

جاں ستاں تر = زیادہ قاتل، بڑی جان لیوا۔

جاں ستاں بمعنی جان لینے والا۔

در پے تھی سرکشوں کے جو وہ تیغ جاں ستاں
گوشوں سے تھی بلند صدائے اماں اماں
(انیسؔ)

جاں فزا = جان کو بڑھانے والا، حیات بخش، روح افزا

نوید جاں فزا ہے کیا خبر قاتل کے آنے کی
بتاؤ تو سہی اے داغ ایسے شادماں کیوں ہو
(گلزار داغ)

جاں گداز = جان کو پگھلانے والا، جان گھلانے والا

دل سوز شعلہ خو، شرر انداز، جاں گداز
لشکر کش و شکست رساں و ظفر نواز (انیسؔ)

جاں گدازی قہر و عتاب = غصہ اور غضب سے جان کو پگھلا دینا۔ ایسا غصہ کرنا جو جان کو پگھلا دے۔

گداختن مصدر پگھلنا، پگھلانا

جاں گدازی بمعنی جان گھلانا، جان گھلانا

گلہ نہیں ہے ہمیں اپنی جاں گدازی کا
جگر پہ زخم ہے اس کی زباں درازی کا (میرؔ)

قہر بمعنی طیش، غضب، غصہ، خشم، آفت

ہے قہر وہ جو دیکھے نظر بھر کے جن نے میر
برہم کیا جہانِ مژہ دم زدن کے بیچ (میرؔ)

سچ ہے ہجوم شوق بھی ہے قہر اے نسیم
کیا کیا بلائیں سہتے ہیں ہر شب برائے زلف (نسیمؔ)

عتاب بمعنی غصہ، غضب، عتاب، خفگی

سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں

تبسم اس کے لب پر ایک دن وقتِ عتاب آیا
اُس دن سے ہماری زندگی میں انقلاب آیا!
(ناطق لکھنوی)

جاں گسل = جان کو گھلانے والا، جان لیوا

گسیختن، گسلیدن بمعنی توڑنا۔

آفت تھی قہر تھی بُرش تیغ جاں گسل
کرتی تھی شکل کو وہ ہیولیٰ سے منفعل (انیسؔ)

جان و دل ختم رُسُل = آخری رسول محمدؐ پے دل و جان مراد تن من سب کچھ۔

جان و دل دے کے اب اس بُت کو دعا دیتے ہیں
ہم کو توفیق جو دیتا ہے خدا دیتے ہیں
(ناطق لکھنوی)

ختم رسل۔ رسولوں کی رسالت پر مہر لگانے والا، آخری رسول خاتم النبیین۔

جاہ = رتبہ، مرتبہ، عزت

تیرا جو ہوا بندۂ درگاہ بڑھا
اعزاز بڑھا مال بڑھا جاہ بڑھا (تیرو)

جائے خندہ = ہنسی کا مقام۔

جبرئیل = فرشتہ کا نام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اللہ کا پیام پہونچانے پر مقرر تھے۔ جن کے ذریعہ سے انبیاء کرام پر وحی نازل ہوتی تھی۔ روح القدس، روح الامین۔

فرمایا حکم خالق کون و مکاں کا ہے
ہٹ جاؤ جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے
(عشقؔ)

جہاں وہ ہے وہاں جبریئل امیں

اڑے حشر تک تو پہنچتا نہیں ایسا

جذبۂ بے اختیار شوق ۔

جذبہ بمعنی کشش ۔ بے اختیار بمعنی بے قابو ۔

شوق بمعنی خواہش ، محبت ، آرزو یعنی جان دینے

کے شوق کی کشش سے بے قابو ہو جانا ۔ آپے میں نہ رہنا ۔

جراحت = زخم ، گھاؤ ۔

ناوکِ مژگاں سے دل پر وہ جراحت کھائی ہے

چشمِ سوزن کو بھی جو لے بخیہ گر ملتی نہیں
(انجم)

جراحتِ پیکاں = زخمِ پیکاں ۔

جراحت بمعنی زخم ، مجروح ہونا ۔

پیکاں بمعنی تیر کا پھل ، تیر کے آگے کا آہنی حصہ ۔

ناوکِ مژگاں سے وہ دل پر جراحت کھائی ہے

چشمِ سوزن کو بھی جو لے بخیہ گر ملتی نہیں
(انجم)

دب کر سینے میں اس رنگ سے پیکاں نکلا

دل سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارماں نکلا (داغ)

خلش افزا دلِ دشمن میں جو پیکاں ہوں گے

وہ مرے دل کے نکلے ہوئے ارماں ہوں گے
(تلوک چند محروم)

جراحتِ دل = زخمِ دل ، دل کا گھاؤ ۔

اتنی جراحتوں پہ جیتا ہے سوز صاحب

سینہ ہے یا کہ ترکش دل ہے کہ سنگ خارا (سوز)

جرعہ خوار = خوشہ چیں ، گھونٹ پینے والے مراد

استفادہ کرنے والے ۔ جرعہ بمعنی گھونٹ ۔

خونِ دل پیتے ہیں یہ خونِ جگر کھاتے ہیں

اِن کی قسمت میں بھلا جرعۂ صہبا کیسا (داغ)

جرأت آزما = جرأت کو جانچنے والا ، ہمت کا امتحان

کرنے والا ، بہادری اور دلیری کو پرکھنے والا ۔

جرأت بمعنی ہمت ، بہادری ، دلیری ، مردانگی ،

جواں مردی ، شجاعت ۔

کیا کیا نہ جواں مرد ہوئے خلق میں پیدا

لیکن کوئی عباس کی جرأت کو نہ پہونچا (نسیم)

جرأت رندانہ = رندوں کی ایسی ہمت ۔

جرأت بمعنی ہمت ، بہادری ، دلیری ۔

رندانہ بمعنی رندوں کی طرح جس طرح رند شراب کے

نشہ میں نتائج سے بے پرواہ ہو کر جرأت سے اقدام کرتے ہیں

اس قسم کی جرأت کو جرأت رندانہ کہیں گے ۔

جرأتِ فریاد = فریاد کرنے کی جرأت ۔

جزوِ اعظم = سب سے بڑا جزو ، لازم ترین اور اہم ترین

جزو ، سب سے بڑا حصہ ۔

دلِ بے تاب سے ہے پیچ و تاب اے جان گیسو میں

کہ تھا سیماب جیسے جزوِ اعظم مارِ جادو میں

جسمِ اطہر = پاک جسم ۔

جگر تشنۂ آزار = دکھ اٹھانے کا پیاسا جگر ، جگر جس کو

تکلیف اٹھانے کی تشنگی ہو ، اذیت پسند جگر ۔

جگر تشنۂ ناز = ناز و انداز کا پیاسا جگر ، جگر جو ادا

کا شائق ہے ۔

جگر گوشہ = جگر کا کونہ، لختِ جگر مجازاً فرزند عزیز۔

غازی پکارا اور بجس دم تدو جہول
لیجو نہ منہ سے نام جگر گوشۂ رسول (انیس)

دل و چشم ہے اس سے لبریز نور
کرہ ہے جگر گوشۂ کوہ طور (میر حسن)

جگر لخت لخت = جگر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔

جلالی = صفت خداوندی جس میں غضب کا اظہار ہو۔ مراد غیظ و غضب۔

چین ابرو نے دکھایا الٹی سیفی کا اثر
یار کا نقشِ جمالی بھی جلالی ہو گیا (بحر)

جلوۂ برقِ فنا = فنا کر دینے والی بجلی کا جلوہ، جلا کر خاک کر دینے والی بجلی کی چمک۔

جلوۂ بینش = محبوب، عقل و دانش کو روشن کرنے والا یعنی محبوب حقیقی۔

جلوہ پرداز = جلوہ افروز، جلوہ گر، جلوہ دکھانے والا۔

جلوہ پرداز چوں میں ہیچوں کو
جوں ہوا کو شراب میں دیکھا (شاہ کمال)

جلوۂ تماشا = جلوۂ حسن کا تماشا دکھانے والا۔

جلوۂ تمثال = عکس رخ، چہرے کا پرتو، چہرے کا عکس۔

جلوۂ حسنِ غیور = غیرت مند حسن کا جلوہ۔ غیور بمعنی غیرت مند، خوددار۔

مقتل میں کس کے حلق پہ رکھ دی تھی ہائے تیغ
خود کاٹتا تھا اپنا گلا جو غیور تھا (جلال)

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ = دوزخ کی آگ کا جلوہ زار، دوزخ کی آگ کا مخزن۔

جلوۂ گل = سیر گل، کھلے ہوئے پھولوں کا مشاہدہ۔

جلوۂ موجِ شراب = شراب کی موج کا جلوہ۔

جلوہ نما = جلوہ افروز، جلوہ زا۔

خورشید سا تھا جلوہ نما خانۂ زیں پر
گھوڑا دو رکابہ تھا پہ تھے پاؤں زمیں پر (انیس)

آئینۂ مہ میں یہ کہاں جلوہ نمائی
روشن ہوا دل جس کو وہ صورت نظر آئی (انیس)

ازبسکہ دل اس رشک پری پر جو بندھا ہوں
ہر موسوں مرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے (ولی)

جلے پھپھولے پھوڑنا = دل کی بھڑاس نکالنا، دل کا بخار نکالنا، طعن طنز کی باتوں سے دل کا بخار نکالنا۔

جل گیا جب کسی سے بولے ہم
پھوڑتے ہیں جلے پھپھولے ہم (داغ)

جم = جمشید کے نام کا مخفف، عالی شان بادشاہ۔ جمشید ایران کے عظیم الشان بادشاہوں میں سے ہے۔ جشن نوروز منعقد کرتا تھا ضحاک نے اس پر قابو پا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

کی یہ تحریر کہ اچھا نہ سہی ذکر نبرد
کس نے آراستہ کی بزم طرب صورت جم (مرآۃ الغیب)

جمالِ دل فروز = دل کو منور کرنے والا حسن۔ جمال بمعنی حسن۔ دل فروز بمعنی دل کو فروزاں کرنے والا

دل کو روشن کرنے والا۔

جمال کمال = کمال کا حسن۔

جمالی = منسوب بہ جمال ، باری تعالیٰ کی وہ صفت جس
میں جلال نہ ہو۔

کیا اسمِ جمالی نے وہ عمل
شکلِ بلبل ہوئی وہ گل بیکل (دشت گلزار)

جمجاہ = شہنشاہ جمشید کا مرتبہ رکھنے والا۔

شہ بات منے جام سو جم جاہ دیکھو
پکڑے رہیں سورج کو بیچ ماہ دیکھو
(قلی قطب شاہ)

جمع و خرچ = آمد و خرچ ، آمدنی و مصارف۔
خرچ در اصل خرج ہے۔ غالب کے نزدیک خرچ سے
لکھنا غلط تھا نسخہ رام پور میں جمع و خرج لکھوایا تھا۔

فردِ حسابِ صرف اس بیاہ کے ہو کم
گو لاکھ جمع و خرج کا ہو دفترِ آسمان (ذوق)

جمعیتِ احباب = دوستوں کی یکجائی ، مجمع احباب ،
دوستوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔

ہندوؤں میں ہے طلاپ اسلامیوں میں انقلاب
اُن کی جمعیت بھی دیکھ انکی پریشانی بھی دیکھ
(بہارستان)

جنبشِ بالِ جبریل = جبرئیل کے پروں کی حرکت۔

جنبشِ جوہر = جوہر کی حرکت ، جوہر کی چمک ، بے تابی ،
بے قراری۔

جنّت نگاہ = نگاہوں کے لیے جنت کا نظارہ ، وہ چیز
جو آنکھوں کو خوشگوار معلوم ہو۔

جنسِ رُسوائی = چیز ، رُسوائی کا سبب بننے والی چیز
جنس کی جمع اجناس۔

جنوں جولاں گدائے بے سَر و پا = آوارہ بے سروساماں
فقیر۔ جنوں جولاں۔ وحشی ، آوارہ ، دیوانوں کی
طرح مارا مارا پھرنے والا،
بے سَر و پا۔ بے حقیقت ، بے سروسامان۔

جنونِ سَاختہ = بناوٹی دیوانگی ، مصنوعی جنون۔

جنون علامت = پاگل پن کی نشانی ، علامتِ دیوانگی

جنونِ نارسا = عشقِ نارسا ، عشقِ بے اثر
نارسا یعنی نہ پہونچ سکنے والا ، رسائی نہ رکھنے والا۔

جنون و تمکین = دیوانگی و دانشمندی۔

جواں مرگ = عالمِ شباب میں مر جانے والا ، جس کو جوانی
میں موت آجائے ، جوانہ مرگ۔

یوں تو ہے از پئے زمانہ مرگ
نہ مرے پر کوئی جوانہ مرگ (شوق)

اُف بلا ہے غمِ ہجر و جواں مرگ ضیا
موت بے وقت بھی آئی تو غنیمت آئی (ضیائے سخن)

جواں میر = جواں مرگ۔

جواہر طرف کلہ = ٹوپی کے گوشہ پر ٹکے ہوئے جواہرات۔

جوشِ بادہ = شراب کا ابال۔

جوشِ بہار = بہار کا جوش۔

جوشِ جنونِ عشق = عشق کے جنون کا جوش۔

جوشِ رشک = فراقِ رشک ، رشک کی زیادتی۔

جوشِ فصلِ بہاری = فصلِ بہار کا جوش۔

جوشِ قدح = پیالے سے شراب کا ابلنا، گردشِ جام۔

جوشِ گل = پھولوں کا جوش، پھولوں کی بھرمار، پھولوں کی کثرت۔

جوشِ گل بادِ بہاری کے اثر سے اٹھا
بار صد بار ہر اک شاخِ شجر سے اٹھا (غنچہ آرزو)

یہ جوشِ گل یہ موسمِ باراں یہ رنگِ مے
واعظ کی بات کون سنے اس بہار میں (سنگ دخشت)

جوہر = فلسفہ کی اصطلاح کنایہ ہے ذاتِ ممدوح کے جوہر سے۔

ترا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو (بالِ جبریل)

جوہرِ اندیشہ = سوچنے کا جوہر۔

جوہرِ آئینہ = فولادی آئینہ پر قلعی کرتے وقت پڑی ہوئی لکیریں، آئینہ کی لہریں جو چمک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سے
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا (ولی)

جوہرِ آئینہ زانو = زانو کے آئینہ کے جوہر، زانو پر رکھے ہوئے آئینہ کے جوہر۔

جوہر = فولادی آئینہ میں صیقل کرنے سے جو نیلگوں دھاریاں پڑ جاتی ہیں ان کو جوہر کہتے ہیں اور شعرا ان دھاریوں کو خار سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہ جوہر فولادی تلوار میں بھی پائے جاتے ہیں۔

کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلے
نقشِ حُب اے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا (آتش)

دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز
یار اپنی گرمیِ رخسار سے
جوہر اس سے یوں اٹھا لیں جس طرح
حرف قرطاس غلط بردار سے (ذوق)

جوہرِ آئینہ سنگ = پتھر کے آئینہ کا جوہر۔

جوہرِ بے داد = ظلم و ستم کے جوہر۔

جوہرِ تیغ آب دار = دھاردار تلوار کے جوہر، جوہر تلوار کے ان قدرتی نقوش کو کہتے ہیں جس سے تلوار کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔

قتلِ عشاق سے اب نفرت ہے
تیغِ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا (گویا)

جوہرِ تیغِ کہسار = کہسار کی تلوار کا جوہر، فارسی میں تیغِ کوہ پہاڑ کی چوٹی کے معنی میں آتا ہے۔ غالب نے بجائے کوہ کے کوہسار کی ترکیب استعمال کی ہے۔ جوہر کا لفظ تیغ کی رعایت سے آیا ہے جو تلوار میں ہوتا ہے۔ تیغِ کوہ بمعنی بلندیِ کوہ۔

چوں آہوے چیں شد ز کشتن ستوہ
شکم بر دو بنیاد بر تیغِ کوہ (امیر خسرو)

ہشدار گر خراشِ دلِ سنگ خارا شد
آخر بہ تیغِ کوہ سر کوہ کن جدا (آتش)

جوہرِ دستِ دعا آئینہ = دستِ دعا کے آئینے کا جوہر۔

جویائے زخمِ کاری = کاری زخم کھانے کی تلاش میں کارگر زخم کی جستجو کرنے والا۔

جوئے خوں = خون کی نہر، لہو کا دریا۔

جوئے یعنی جو بمعنی نہر۔

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی
(بانگِ درا)

جوئے شیر = دودھ کی نہر، جو بمعنی نہر۔

شیر بمعنی دودھ۔

اشارہ ہے فرہاد کی سخت محنت اور کوشش کی طرف جس نے شیریں کو حاصل کرنے کے لیے پہاڑ کھود کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔ فرہاد کو اسی لیے کوہ کن کے لقب سے پکارتے ہیں جس کے معنی ہیں پہاڑ کھودنے والا۔ اردو میں جوئے شیر لانے کا محاورہ سخت مشکل کام کو محنت اور لگن کے ساتھ پورا کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

کوہ کن میں ہوں تو ہے شیریں وہ ترک
کم نہیں تلوار جوئے شیر سے
(ریاض)

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی
(بانگِ درا)

جہانِ خراب = ملکِ خراب، ویران دنیا۔

خراب ضد ہے آباد کی مراد دنیا۔

حیراں ہیں جا کے اہلِ عدم سے کہیں گے کیا
جی بھر کے سیر کی نہ جہانِ خراب کی
(مراۃ الغیب)

جہاں دارِ کرم شیوہ = شہنشاہ مہربان کرنا جس کی عادت میں داخل ہے۔

جہاں دار بمعنی دنیا کا مالک یا حاکم۔

کہا اس بجست کے بیمار سے
وہ ملکِ جنوں کے جہاں دار سے

جیبِ خیال = خیال کی جیب۔

چ

چارہ جوئی = علاج کرنا، علاج کی تدبیر، مداوا کرنا، تدبیر نکالنا۔

تھکے چارہ جوئی سے اب کیا کریں
کہو تم سو دل کا مداوا کریں (میر)

چارہ سازیٔ وحشت = وحشت کا مداوا، دیوانگی کا علاج۔ چارہ سازی بمعنی علاج، معالجہ، تدبیر

یہ وقت کون سا آیا ہے اے خدا مجھ پر
کہ چارہ ساز لرزتے ہیں چارہ سازی سے
(عزیز لکھنوی)

چارۂ غمِ الفت = آزارِ الفت کا مداوا، بیماریٔ عشق کا علاج۔

چراغاں = بہت سے چراغوں کی روشنی۔ چراغاں کرنا بمعنی دیئے جلانا، روشنی کرنا، خوشی کرنا

کچھ نہ کچھ گورِ غریباں پر بھی ساماں ہوگیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغاں ہوگیا
(تعشق)

چراغانِ سرِ رہگذرِ باد = وہ چراغ جو ہوا کے راستہ پر رکھے ہوں، ہوا کے جھونکے سے جلد بجھ جانیوالے چراغ۔

چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ = پروانے کے دل کے شبستان کی روشنی۔

چراغاں بمعنی روشنی، بہت سے چراغوں کا جلنا۔

شبستاں بمعنی خواب گاہ، رات گذارنے کی جگہ۔

چراغاں کرنا = چراغوں کی روشنی کرنا۔ بکثرت چراغ جلاکر جشن منانا۔

کچھ نہ کچھ گورِ غریباں پر بھی ساماں ہو گیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغاں ہو گیا (تعشق)

چراغِ خانۂ درویش = فقیر کے گھر کا چراغ۔

چراغِ رہگذارِ باد = ہوا کے راستہ پر جلتا ہوا چراغ، جلد بجھ جانے والا چراغ، ہوا کے تھپیڑے سے خاموش ہو جانے والا چراغ۔

چراغِ مردہ = بجھا ہوا چراغ۔

مدد جو لاش پہ آئے نہ رنج ہو بسِ مرگ
چراغِ مردہ کرے آپ سے کہاں فریاد (عزیز)

چرانا نگاہ = نظر بچانا، آنکھ بچانا، ٹالنا۔

چرخِ بریں = آسمان، نواں آسمان۔

چرخِ کج باز = فلکِ کج رفتار، ٹیڑھی چال چلنے والا آسمان۔

چرخِ کہن = پرانا آسمان، چونکہ دنیا جیسے بنی ہے آسمان کا وجود ہے اس لیے اس کو چرخِ کہن اور پیرِ فلک کہا جاتا ہے۔

ظلم کی فریاد کیوں کرتے اگر ہم جانتے
آپ کی تائید پر چرخِ کہن ہو جائیگا (جلیل)

چرخِ مکوکب = ستاروں والا آسمان۔

مکوکب اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر چاند ستارے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

چرخِ نیلی فام = نیلے رنگ کا آسمان۔

چرخ بمعنی آسمان، پھرنے والا، چکر لگانے والا۔

؎ پھولا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح (انیس)

پرانے زمانے میں خیال کیا جاتا تھا، آسمان زمین کے گرد چکر لگاتے ہیں اسی لیے آسمان کو چرخ بمعنی چکر لگانے والے کہتے تھے۔

ہر گھڑی گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا (غالب)

چشمِ بینا = دیدۂ بینا، دیکھنے والی آنکھ۔

چشمِ تنگ = تنگ نظر رکھنے والی آنکھ مراد آنکھ جو وسیع النظر نہ ہو۔

چشمِ خریدار = خریدار کی آنکھ۔

چشمِ خوں فشاں = خون بہانے والی آنکھ۔

چشمِ دلّال = دلّالی کرنے والی آنکھ۔

دلّال بمعنی سودا کرنے والا، خریدار اور بیچنے والے کے درمیان واسطہ۔

ہیں کہیں یار کہیں اور مری آنکھیں ہیں کہیں
ہے بڑا بایع و دلّال و خریدار میں فرق (امیر)

چشمِ روزن = جھروکے کی آنکھ۔
روزن بمعنی جھروکہ، سوراخ، روشن دان۔

منہ سے اپنے روزنِ دیوار کر دیتا ہے بند
اُن سے اشبہ جو ہمارے دیدۂ بیدار ہیں (ناسخ)

زخم بھی تو مرہمِ زخمِ کہن ہے چارہ گر
بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا (مومن)

چشمِ سوزن = سوئی کی آنکھ مراد سوئی کا ناکہ۔

چشمِ فسوں گر = جادوگر آنکھ، چشمِ فسوں ساز۔
فسوں گر (افسوں گر) بمعنی جادوگر۔

ساحری کی نہ چلی نرگسِ جادو کے حضور
ہر فسوں گر کا ترے سحر نے افسوں باندھا (امیر)

چشمِ محرومِ جمال = آنکھ دیدارِ حسن سے محروم، آنکھیں جمالِ دوست کے دیدار سے محروم۔

چشمِ مستِ ناز = ناز و انداز کے نشے میں سرشار آنکھیں۔

چشمِ نرگس = نرگس کی ایسی آنکھ،
نرگس ایک پھول ہوتا ہے جو شکل میں آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ شعراء آنکھ کو نرگس سے تشبیہ دیتے ہیں اس لفظ کا معرب نرجس ہے۔

چشمِ نقشِ قدم = نقشِ پا کی آنکھ۔

چشم نمائی = تنبیہ، جھڑکی، آنکھیں دکھانا۔

جب میں شروع قصہ کیا آنکھیں کھول دیں
یعنی ہمتی مجھ کو چشم نمائی تمام شب (مومن)

چشمِ واگردیدہ = کھلی ہوئی آنکھ۔

چشم و چراغِ صحرا = دشت کا چشم و چراغ، دشت کے لیے روشنی کا سبب۔
چشم و چراغ بمعنی فرزند، آنکھوں کی روشنی کا سبب۔

ایک فرزند یہ رکھے تھا اللہ
سارے گھر کا تھا اُسکے چشم و چراغ (سودا)

چشم ہائے کشادہ = کھلی ہوئی آنکھیں، تاک میں ہونا، بھکا

چشمۂ حیواں = چشمۂ آبِ حیات۔

چل نکلنا = حد سے گذر جانا، بے تکلف ہو جانا، اِترا جانا، آگے بڑھ جانا، سبقت لیجانا۔

دل سے کہدو کہ آہِ سرد کے ساتھ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے (آتش)

گر کہوں بیٹھوں تو فرماتے ہیں ہنس بیٹھے رہو
ساتھ چل نکلوں تو کہتے ہیں کہ چل نکلے ہو آپ (نکہت)

کٹ گئے لاکھوں گلے اس تیزیٔ رفتار سے
اب تو چل نکلے زیادہ اپنے ہی خنجر سے آپ (داغ)

چنگ و رباب = چنگ ایک قسم کا باجا جو ستار کی مانند ہوتا ہے۔ رباب بھی ایک قسم کا باجا جو مثل سارنگی کے ہوتا ہے۔

خوشی سے پلا مجھ کو ساقی شراب
کوئی دن میں بجتا ہے چنگ و رباب (میر حسن)

چودہ منازلِ فلکی = فلک کی چودہ منزلیں یعنی چودھویں کا چاند بننے کے مراحل ، ماہِ کامل بننے کی منزلیں۔

چور بننا = ملزم ٹھہرنا ، بدنام ہونا ، ہدفِ ملامت ہونا۔

میرا چرچا ہوا نہ کس کس میں
میں بنا چور ان کی مجلس میں (داغ)

چہرہ آرائے تاج و مسند و تخت = تاج و تخت و مسند کی زینت و آرائش۔

چھ ماہی = کسی کے مرنے کے چھ ماہ بعد جو فاتحہ ہوتا ہے اس کو عرفِ عام میں چھ ماہی کہتے ہیں۔

چینِ جبیں = ماتھے کی شکن ، تیوری۔ چیں بمعنی شکن۔

زیس سوتی اٹھی تھی وہ نازنین
پڑی تھی عجب ڈھب سے چینِ جبیں (میر حسن)

چادر نہ گری سر سے نہ چین آئی جبیں پر
دو شکر کے سجدے کیے جھک جھک کے زمیں پر (انیس)

ح

حالِ شہیدانِ گذشتہ = گذرے ہوئے شہیدوں کے حالات۔

حبابِ موجۂ رفتار = چال کی لہر کا بلبلہ۔

حباب بمعنی بلبلہ ۔ موجہ بمعنی موج لہر۔
رفتار بمعنی چال ۔ رفتار کو موج سے تشبیہ دی گئی ہے۔

حبذا = کلمۂ تحسین و آفریں۔

پڑھ کوئی وہ غزل کہ اعدا بھی
حبذا حبذا کہیں سن کر (مومن)

حجابِ پاسِ وضع = وضعداری کے لحاظ کی شرم۔

حجر الاسود دیوار حرم = کعبہ شریف کی دیوار میں لگا ہوا سیاہ پتھر۔ حجر بمعنی پتھر۔

اسود بمعنی سیاہ ۔ اسود وہ پتھر ہے جس کو بوسہ دیکر کعبہ کے زائرین طواف شروع کرتے ہیں۔

حدِ وسع = حدِ امکان ، طاقت کی حد۔

حدیثِ زلفِ عنبر بار = گیسوئے عنبر ریز کی گفتگو ، خوشبودار زلفوں کی بات۔

حذر = خوف ، ڈر ، پرہیز ، بچاؤ۔

ظلم کس کس غریب پر نہ کیا
تم نے اس کام سے حذر نہ کیا (داغ)

حرزِ بازوئے شگرفانِ خود آرا = خود نگر معشوقوں کے بازو کا تعویذ۔

حرز بمعنی پناہ کی جگہ ، تعویذ۔

سبطین مصطفےٰ کو سمجھتے ہیں جو شنین
شیعوں میں ہے یہ حرز صغیر و کبیر کا (انیس)

شگرف بمعنی زیبا ، عمدہ ، نیک ، حسین۔
خود آرا بمعنی خود کو سنوارنے والا ، خود نگر۔

حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

حرفِ مکرر = دوبارہ لکھا ہوا حرف ، غلطی سے جو حرف دوبارہ لکھ دیا گیا ہو۔ اگلے زمانے میں لکڑی کی تختی پر جس کو لوح بھی کہتے تھے کھریا مٹی سے کلک کے قلم سے لکھنے کی مشق کرتے تھے۔ اور اگر کوئی حرف بھولے سے دوبارہ

لکھ جاتا تھا تو اس کو ہاتھ سے مٹا دیتے تھے اس دوبارہ
لکھے ہوئے حرف کو مکرر کہتے تھے۔

مکرر بمعنی دوبارہ ، باردگر ، پھر۔

سب فوج کے سقوں پہ جھپٹتے ہیں مکرر
ہاتھ ان کے اڑا دیتے ہیں شانوں سے برابر (تعشق)

حریص لذت آزار = تکلیف اٹھانے کی لذت کا آرزومند۔
لذت آزار کا بہت زیادہ خواہش مند۔

حریف جوشیش دریا = طغیانی کا مقابل۔

حریف دم افعی = سانپ کی پھنکار کا مقابل ، سانپ
کے زہریلے پن کا توڑ۔

حریف بمعنی مقابل ، بدخواہ ، مدمقابل۔

حملے سے حریفوں کے مودب نہ ڈرو
لو بڑھتی ہے جب شمع کا سر کٹتا ہے (مودب)

حریف دم عیسیٰ = دم عیسیٰ سے مراد قم باذن اللہ کہہ کر
حضرت عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

حریف بمعنی مدمقابل۔

حریف راز محبت = محبت کا رازدار۔

حریف بمعنی ہم پیشہ۔

حریف مطلب مشکل = مشکل مطلب کا حریف ، مشکل مقصد
حاصل کرنے کا ہم نوا۔ حریف بمعنی ہم پیشہ ، ہم کار ، دوست ،
وہ شخص جو باہم مقابل ہو۔

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد (غالب)

حریف مے مرد افگن عشق = مے نوشی عشق میں
مقابلہ کے لیے آمادہ ہونے والا۔

حریف بمعنی ہم پیشہ ، ہم کار ، مقابل۔

مرد افگن بمعنی مرد کو پچھاڑ دینے والا ، مرد کو گرا دینے والا
افگندن مصدر ڈالنا ، پھینکنا۔

حسب گردش پیمانۂ صفات = پیمانہ صفات کی گردش
کے بموجب ، جام صفات الہٰی کی گردش کے لحاظ سے۔

حسرت اظہار = ظاہر کرنے کی آرزو ، تمنائے اظہار۔

حسرت بمعنی افسوس ، تاسف ، شوق ، تمنا۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے (ذوق)

بے شک اس دہر سے کد ہے مجھکو
حسرت عمر ابد ہے مجھ۔ (مرزا رسوا)

ہوا سے زلف کو جنبش ہوئی ہمیں حسرت
کہ ایک نالہ تو ہم بھی کبھی رسا کرتے
(ناطق لکھنوی)

حسرت پرست بالیں = تکیہ پر سر رکھنے کی حسرت میں
مبتلا ، بالیں پر سر رکھ کر سونے کی حسرت۔

بالیں بمعنی تکیہ ، سرہانا۔

آئی بالیں پر جو مجھ بیمار کے
خوب روئی موت ڈھاڑیں مار کے (امیر)

حسرتِ پروانہ = ناکامیٔ پروانہ ، نامرادیٔ پروانہ۔

حسرتِ تعمیر = گھر تعمیر کرنے کی حسرت۔

ہوا ہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ
سوائے حسرتِ تعمیر گھر میں خاک نہیں (غالبؔ)

حسرتِ حاصل = خرمن کی آرزو ، پیداوار حاصل کرنے کی آرزو۔

حسرت سنج ہوں = حسرت زدہ ، حسرت رکھنے والا ، آرزو مند۔

حسرتِ ناز = ناز اٹھانے کی حسرت۔

حُسنِ تلافی = خوبصورتی کے ساتھ بدل کرنا۔

تلافی بمعنی کمی کا پورا کرنا ، تدارک کرنا ، بدل کرنا۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومنؔ)

حسن تماشا دوست = نمود و نمائش پسند کرنے والا دوست۔

حُسنِ خود آرا = خود کو آراستہ کرنے والا حُسن ، خود کو سنوارنے والا حسن۔

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرتؔ)

حُسنِ طلب = کسی چیز کو اشارے اور کنایے سے طلب کرنا ، کسی چیز کی اس نیت سے تعریف کرنا کہ وہ اس کو دے دی جائے۔

حُسنِ ظن = نیک گمان ، اچھا خیال ، خوش خیالی۔

بھلا حالیؔ اور الفت سے ہو خالی
یہ سب تم صاحبوں کا حسنِ ظن ہے (حالیؔ)

حُسنِ عمل = نیک کام کرنا۔

حُسنِ فروغِ شمع = شاعری میں شمع کی روشنی کا حُسن ، کلام میں شمع کی طرح سوز و گداز کی صفت۔

حُسنِ مہ = چاند کی خوبصورتی ، چاند کا حسن۔

حظِ وصل = لطفِ وصل ، وصل کا مزا۔

حظ بمعنی لطف ، ذائقہ ، مزا ، انبساط۔

حظ اٹھا لو ابھی جوانی کے
کچھ مزے دیکھو زندگانی کے (مومنؔ)

حف نظر = چشم بد دور ، خدا نظر بد سے بچائے۔

دیکھ کر بولی وہ گل رعنا
حف نظر اپنی ایڑی دیکھ ذرا (تلقؔ)

حق ناشناس = حق نہ پہچاننے والا ، غیر منصف۔

حق ودیعتِ ناز = امانت ناز کا حق مراد خنجر ناز کا حق ، خنجر ناز جو زخم جگر میں بطور امانت رکھا ہوا ہو۔

حقیقتِ جاں کاہیٔ مرض = بیماری جاں کاہی کی اصلیت ، مرض کی حقیقت جاں کاہی۔

جاں کاہی بمعنی روح کو گھلانا ، جان کو تحلیل کرنا۔

حکایاتِ خوں چکاں = خونی کہانیاں ، حکایات جمع حکایت کی بمعنی کہانی ، قصہ۔

خوں چکاں بمعنی لہو میں لتھڑا ، خون میں تر۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کل ہے فصد پہ فصد
یہ خوں چکاں ہے حکایت زبان نشتر پر (ذوقؔ)

حکایاتِ صبر گریز پا = جلد چلے جانے والی خبر کی کہانی۔

حکم ناطق = قطعی حکم۔

برائے انطفائے آتش و درنج
دیا یہ حکم ناطق بے کشش و پیچ (مرزا تقی خاں ہوسؔ)

حلقہ بگوش = غلام جس کے کانوں میں غلامی کے حلقے پڑے ہوں، مطیع، فرمانبردار۔

طاعت میں اک عمر سے خانہ بدوش ہوں
تم سے کماکشوں کی میں حلقہ بگوش ہوں
(آتش)

دستور تھا کہ غلام کے کانوں میں سوراخ کر کے ان کے کانوں میں سونے یا چاندی کے بالے بطور شناخت ڈالے جاتے تھے۔

بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
(سعدی شیرازی)

حلقۂ بیرون در = دروازے کے باہر کی زنجیر کی کڑی، دروازے کے باہر کا حلقہ، کڑی، چلہ۔

حلقۂ صد کام نہنگ = سینکڑوں مگرمچھوں کے منہ کا حلقہ۔

حلقۂ گرداب = بھنور کا حلقہ، بھنور کا دائرہ۔

حلقہ ہائے زلف = زلف کے حلقے۔

حمّام = غسلخانہ، گرم پانی سے نہانے کا غسلخانہ حمّام کہلاتا ہے۔ حم بمعنی گرم پانی، پانی گرم کرنا۔

بیگم یہ ٹھنڈی سانسیں بھریں کس کے واسطے
خس خانے سے سوا جو یہ حمّام ہو گیا
(جان صاحب)

حمایتِ عہد = حامیِ زمانہ۔

حمزہ = حضرت حمزہ رسول اکرمؐ کے چچا کا اسم گرامی۔ داستان امیر حمزہ نامی کتاب مشہور ہے جس میں خلافِ حقیقت واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

حنائے پائے خزاں = خزاں کے پاؤں کی مہندی۔ چونکہ بہار کے آنے پر رنگین پھول کثرت سے کھِل جاتے ہیں اس رعایت سے بہار کو خزاں کے پاؤں کی مہندی کہا ہے۔

حُوت = بڑی مچھلی۔ آسمان کا بارہواں برج۔

تھے بحرِ خوں میں غرق جسد سب مثالِ حُوت
تھا خون ذوالفقارِ علیِؑ ولی کا قوت
ذنب تھا سنبلہ میں حوت تک اس کی
اسی سے ہو بخیر انجام تھی آس
(مرزا تقی خاں ہوس)

حورانِ خلد = بہشت کی حوریں۔
حور بمعنی جنت کی حسین و جمیل عورتیں جن کی آنکھوں کی پتلیاں اور بال بہت سیاہ اور گھنے ہوں گے اور جو جنتیوں کے ساتھ بیاہ دی جائیں گی۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقّا تیرا
(مقتدا)

حوصلۂ فضل = فضل و کرم کا حوصلہ، حیرت آباد تمنّا۔

حیرتِ نقشِ پا = پاؤں کے نشان کا تحیّر، حیرانی نقشِ قدم۔

حیف = افسوس، ظلم، ستم۔

کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں
ہے بڑا حیف ہمیں اپنی ہی نادانی کا میرؔ

خ

خاتمِ جمشید = جمشید کی انگوٹھی، خاتم معنی انگوٹھی، مہر۔
جمشید۔ قدیم ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام۔
شیخ سعدی شیرازی نے گلستاں کے بابِ ہشتم میں بیان کیا ہے۔
سب سے پہلے جمشید نے اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی غالباً اس
سے مراد جمشید اعظم حضرت سلیمان علیہ السلام ہے۔

خاتَمِ دستِ سلیماں = سلیمان کے ہاتھ کی انگوٹھی۔
خاتم سلیماں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی جس پر
اسم اعظم کھدا ہوا تھا اور اسکے اثر سے تمام مخلوقات آپ کی مطیع
کردی گئی تھی۔

گرچہ شیریں دہناں پادشہانند ولے
او سلیمان زماں است کہ خاتم با اوست
(حافظ شیرازی)

خاتم دست سلیماں میرے ہاتھ آئی ہے آج
پوچھتی ہے آنے کو وہ غیرت بلقیس دن
(رشک)

خارِ بیاباں = بیاباں کا کانٹا۔
خار صحرا۔ جنگل کا کانٹا۔

خارج آداب و تمکین = وقار و تمکیں کے آداب سے بالکل خلیج
ہوجانا، بے ادبی کا مرتکب ہونا۔

خار کسوتِ فانوس = فانوس کے لباس کا کانٹا۔
فانوس بمعنی گلوب، شیشے کا ڈھکن جس کے اندر شمع کو جلایا جاتا ہے
تاکہ ہوا سے بجھ نہ جائے، پنجرے کی شکل کا باریک کپڑے سے منڈھا
ہوا چراغدان، برقی قندیل۔
کسوت بمعنی لباس، پوشاک۔

انوار نے وہ کسوتِ نقش و نگار دی
سیلے کی آسماں نے دلائی اتار دی (جوش ملیح آبادی)

خارِ خارِ الم حسرتِ دیدار = شوق دیدار کے غم کی خلش،
آرزوئے دید کے غم کے کانٹے۔

خاطر جمع = مطمئن، تسکین، اطمینان۔

باغباں اپنے گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع
میں تو مشتاق چمن میں ہوں چمن آرائی کا (ناسخ)

خاقان = بادشاہ، چین کے بادشاہ کا لقب، بڑا بادشاہ،
سلطان۔

اٹھا خاقانِ چین بہر عبادت
رہا مصروفِ طاعت حسبِ عادت (مرزا تقی خاں ہوس)

خاک = مٹی، راکھ، گرد، دھول، غبار۔

گل ہے کہ خاک رنگ نہیں جس میں بو نہیں
دل ہے کہ سنگ جس میں کوئی آرزو نہیں (مشتاق)

خاک سے کیوں اجتناب کیا
ایک دن غیر خاک خاک نہیں (ناسخ)

خاک انداز = جس میں کوڑا کرکٹ ڈالا جائے۔
انداختن مصدر۔ ڈالنا، پھینکنا، وہ برتن جس میں خاک
ڈالی جائے جس کو انگریزی میں (Dust boon)
کہتے ہیں، وہ ظرف جس سے چولہے کی راکھ نکالی جائے، قلعہ
کی دیوار کا سوراخ جس سے کوڑا کرکٹ پھینکا جائے۔

خاک بہ فرقِ تمکین = خودداری کے سر پر خاک، مراد ذلت و
خواری۔

خاک بفرق بمعنی خاک بہ سر مراد محتاج۔

آوارہ، آفت زدہ، ماتم زدہ۔

دریغ است کہ من خفتہ چو ماتم زدگاں
غم واندوہ فشانند بسر خاک آنجا
ہمہ سو خاک سیہ بر تہند
ازاں بہ کجا خاک بر سر تہند (فردوسی)

خاکِ دشتِ مجنوں = مجنوں کے صحرا کی خاک جس صحرا میں مجنوں دشت نوردی کرتا تھا اس کی خاک۔

خاکِ صحرائے نجف = صحرائے نجف کی خاک، نجف عراق کا ایک شہر جہاں حضرت علی مدفون ہیں۔

خال = تل، سیاہ تل جو جسم پر پڑتا ہے۔

خال سیہ بنا ہے رخسار پر وہ ماہ
کیا ان دنوں زحل کا ستارہ بلند ہے (آتش)

خالِ کنجِ دہن = دہن کے کنارے کا تل۔

خال بمعنی تل، کنج بمعنی کنارہ، دہن بمعنی منھ۔

خالِ مشکیں رخِ دل کشِ لیلا = لیلا کے خوبصورت اور دل کش چہرہ کا مشک کی طرح سیاہ تل۔

خالی زِ ادا = ادا سے خالی۔

خامہ = قلم۔

ضبط کروں میں کب تک آہ
چل بے خامہ بسم اللہ

خامہ خونچکاں = خون ٹپکتا ہوا قلم۔

چکیدن مصدر ٹپکنا۔ قلم جس سے بجائے روشنائی کے خون ٹپکے۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کھلی ہے فصدِ فصد
یہ خونچکاں ہے حکایت زبانِ نشترِ پرورِ نیش

خامۂ مانی = مانی کا قلم

مانی ایک مشہور مصور کا نام ہے جو بابل میں پیدا ہوا تھا اس نے روم اور چین کے مصوروں سے نقاشی سیکھی تھی۔ اردشاہ پور بادشاہ کے زمانے میں ایران آگیا تھا اس نے زردشت اور مسیحیت کی آمیزش سے ایک نیا دین بھی ایجاد کیا تھا۔

خامۂ ہذیاں تحریر = فضول باتیں لکھنے والا قلم۔

خامۂ مژگاں = پلکوں کا قلم، پلکوں کا برش۔

خانہ آرائی = مکان کو آراستہ کرنا۔

آراستن (آراییدن) مصدر سنوارنا، سجانا، سنورنا، سجنا۔

خانہ آئینہ = آئینہ میں، آئینہ کے اندر، آئینہ کے گھر میں۔

خانہ زاد = غلام کسی کے گھر میں پیدا ہونے والا غلام زادہ، مرلو قدیم۔

خانہ زادانِ دل حریف ہوئے
دردوغم کی سپاہ نے مارا (رشک)

خانۂ زادِ زلف = زلف کے حلقوں میں پلے بڑھے ہیں۔

خانہ زاد بمعنی گھر میں پیدا ہوا۔ غلام۔ بندہ۔

خانماں خراب = جس کا گھر اجڑ گیا ہو، خانہ خراب، تباہ حال، برباد۔

اے خانماں خراب ہے تیرا بھی گھر کہیں (نور اللغات)

خانہ ویراں سازی حیرت = حیرت کا گھر اجاڑنا۔

حیرت کا خانہ ویراں کر دینا۔

خانۂ مجنونِ صحرا گرد = بیابان میں پھرنے والے مجنوں کا مکان، مجنوں کا مسکن، مراد صحرا۔

خانۂ مکتب = لکھنے کی جگہ، وہ جگہ جہاں لکھنے پڑھنے کا کام کیا جائے۔

خانہ ویرانی = گھر کا ویران ہونا، گھر کی بربادی، گھر کی تباہی، گھر کا اجڑنا، خانہ خرابی، خانہ بربادی۔

خجالت = شرمندگی، انفعال، خجل ہونا، حیا، ندامت۔

کوئی قطرہ عرق کا گر ترے رخسار پر دیکھا
چمن میں کیا خجالت موتیے کا پھول کھینچے گا (ظفر)

زرد ہستی نہ بود شاخ ہلائے بے برلا
خجالتے کہ من از ہمت ِ دو تا دارم (صائب)

خجستہ = مبارک، میمون۔

خجلت تقصیر = قصور کرنے میں پس و پیش کرنا، قصور کرنے سے شرمانا، گناہ کرنے سے پرہیز کرنا۔

خجلت بمعنی خجالت، شرمندگی۔

یہ جلد بڑھ گئی وہ جھجک کے سمٹ گئی
دیکھا جو غرقِ خوں اسے خجلت سے کٹ گئی (رشتی)

خدا ساز بات = خداداد بات، من جانب اللہ، اللہ کی دین۔

خدا ساز بمعنی خدا کا بنایا ہوا۔

ایک قرآن ہے اور دوسرا اعجاز ہوں میں
وہ خدا کا ہے کلام اور خدا ساز ہوں میں (رشید لکھنوی)

خداوند بندہ پرور = بندوں کی پرورش کرنے والا بادشاہ۔

خداوند نعمت = نعمتوں کا مالک۔

ولی نعمت۔ نعمت عطا کرنے والے خداوند بمعنی صاحب، مالک، آقا۔

خرابات = شراب خانہ، میکدہ، قمار خانہ، جہاں جوے اور شراب کا شغل ہوتا ہو۔

نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی
ہم ہوں گے رند ہوں گے خرابات ہو گی (ظفر)

خراب بادۂ الفت = صہبائے محبت کا متوالا۔

خراب بمعنی برباد، ویران، مست، مدہوش، ضائع، اکارت، آوارہ، پریشان۔

؎ جو اٹھا مست اٹھا خراب اٹھا (حسرت موہانی)

تیری آنکھیں نہ پھر سکا ہم سے جولے رشک قمر
نہ پھر لائے ہمیں یوں گردش ایام خراب (اسیر)

خرقہ = گدڑی، پیوند لگا ہوا لباس، فقرا کا لباس، درویشوں کا لباس۔

شیخ جو ہے مسجد میں نگارات کو تھا میخانے میں
جبّہ، خرقہ، کرتہ، ٹوپی مستی میں انعام کیا (میر تقی میر)

خریدار ذوق خواری = ذوق رسوائی کا گاہک۔

ذوقِ رسوائی بمعنی بدنامی کا شوق۔

خریدار متاع جلوہ = مسرت نمائی کا خواہش مند، جلوے کے اظہار کا خواستگار۔

خس بدنداں = دانتوں میں تنکا دبانا فارسی محاورہ ہے خس بدہن گرفتن بمعنی نہایت عجز ظاہر کرنا۔ صاحب فرہنگ آنند راج نے لکھا ہے کہ محمد قلی سلیم نے خس بدنداں گرفتن اسی معنی میں استعمال کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ہندی محاورہ ہے۔

خِسّت = بخل، کنجوسی، بخیلی۔

خستگی = تھکن، تکان، کسل مندی۔

ہے خستگی سفر کی نہ کچھ کام کیجئے

خستہ بمعنی شکست، خراب، بدحال، پریشان حال۔

خستہ تھے اٹھا کے جو تعب سو گئے شبیر
پائین لحد آخر شب ہو گئے شبیر (عشق)

کیا کروں شرح خستہ جانی کی
میں نے مر مر کے زندگانی کی (میرؔ)

خستہ تن = تھکا ہوا جسم و بیمار بدن۔ خستہ بمعنی تھکا ماندہ
جبر ستار۔

خستہ نوازی = غریب نوازی، بندہ نوازی، خستہ حال
کی خبر گیری۔

خسِ جوہر = مراد خس جوہر آئینہ، جوہر آئینہ
فولادی آئینہ میں ایک لمبا سا سبزی مائل خط ہوتا ہے جو آئینہ
کا جوہر کہلاتا ہے۔ خس بمعنی گھاس (سبزہ کی رعایت سے
جوہر کہا ہے)

خس خانہ = ٹھنڈک پہونچانے کے لیے خس کی خوشبودار
گھاس کے پردوں یا ٹٹیوں سے گھرا ہوا مکان۔

خسرو = خسرو پرویز پسر ہرمز شاہ ایران شیریں کا عاشق جس
کی داستان خسرو و شیریں نظامی گنجوی نے نظم کی ہے۔
مراد بادشاہ۔

خسروِ آفاق = بادشاہ عالم۔

خسروِ انجم = ستاروں کا بادشاہ مراد آفتاب۔

خسروانہ شکوہ = شاہانہ دبدبہ، شاہانہ شان و شوکت۔

خسروِ روز = دن کا بادشاہ۔

خسروِ شیریں سخن = شیریں کلام بادشاہ، شاہ شیریں کلام۔

خس و خاشاک = کوڑا کرکٹ۔

سخن پہ نہ کبھی فائدہ بخشے ہرگز
خس و خاشاک کبھی سنبل و ریحاں ہوا (سحر)

خشتِ خُمِ صہبا = شراب کا مٹکا رکھنے کی اینٹ۔
خشت بمعنی اینٹ۔

ہر ذرہ مُفسّر تجلّی
ہر خشت نظیر دست موسیٰ (مولانا سید حسن علی)

خضر = ایک پیغمبر کا نام ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں
نے آبِ حیات پی کر زندگی دوام حاصل کی۔ ان کے متعلق مشہور
ہے کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتلاتے ہیں۔

حضرت خضر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جہاں بیٹھتے
تھے وہاں سبزہ نمودار ہو جاتا تھا، اور جس جگہ سے گذرتے
تھے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی تھی اسی وجہ سے خضر
آپ کا لقب پڑ گیا۔ عربی میں خضر کے معنی سبز اور سبزہ کے ہیں۔
قرآن کی سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جن بزرگ
سے علم و حکمت سیکھنے کا ذکر ہے مفسرین نے ان کا نام خضر
لکھا ہے۔

خضرِ سلطاں = بہادر شاہ ظفر آخری بادشاہ سلطنتِ
مغلیہ کے فرزند کا نام۔
خضر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پیغمبر تھے جن کی حضرت موسیٰ

سے ملاقات ہوئی تھی ان کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں نے
آبِ حیات نوش فرمایا تھا اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے قرآن
کی سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ کا جن بزرگ سے مجمع البحرین
میں ملاقات کرنے کا ذکر ہے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ وہ
حضرت خضر تھے جنھوں نے حضرت موسیٰ کو علم و حکمت کی باتیں
بتائی تھی یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہمیشہ زندہ
رہیں گے اور وہ راستہ بھولنے والوں کو راستہ بتائیں گے۔

عمرِ خضر سے اس کی زیادہ ہو زندگی
ڈھونڈے جو یار کی زلف دراز کا (آتش)

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ سے ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے (ذوق)

خطِ ایاغ = خطِ پیمانہ، خطِ جام۔

خطِ پرکار = پرکار سے کھنچا ہوا خط پرکار وہ اوزار جس
سے دائرہ کھینچا جاتا ہے۔

میری گردش کو دیکھ کر پرکار
چال ہی اپنی بھول جاتی ہے (ناسخ)

خطِ پرکار بمعنی وہ سبزہ خط جس سے عیاری جھلکتی ہو۔

سادہ پرکار ہیں خوباں غالب
ہم سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں (غالب)

خطِ پشتِ لبِ بام = پشت لب بام کا ایک خط۔
چھت پر اُگے ہوئے سبزے کی ایک لکیر۔

خطِ پیالہ = بمعنی خطِ پیمانہ۔ شراب کے پیالہ پر شراب ناپنے
کی لکیر۔

یارب اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ راہ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل (ڈاکٹر اقبال)

خطِ جام = شراب کے پیالے کی لکیر شراب کے پیمانہ پر شراب
ناپنے کے لیے جو سیدھی لکیر بنی ہوتی ہے اس کو خطِ پیمانہ
یا خطِ جام کہتے ہیں۔

یارب اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ راہ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل (اقبال)

خطِ رخسارِ دوست = دوست کے عارض پر آیا ہوا سبزہ

خط = نیا سبزہ جو آغاز شباب پر رخساروں کے گرد ظاہر ہوتا ہے۔

عارض و خط کے یہ اشارے ہیں
یہ حسین و حسن کے پیارے ہیں (رشک)

حسن تھا اُس کا عجب عالم فریب
خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا (میر)

خطِ ساغرِ راقم = اس منقبت کے راقم (یعنی غالب) کے
ساغر کا خط۔
راقم بمعنی رقم کرنے والا، تحریر کرنے والا۔ خط بمعنی تحریر، لکیر

خطِ لوحِ ازل = وہ لازوال تحریر جس پر اللہ تعالیٰ نے
ازل کے دن جب کائنات کی تخلیق عمل میں آئی تھی،
انسانوں کے تمام افعال جو ان سے سرزد ہونے والے تھے
شروع سے آخر تک لکھ دیئے گئے اور اسی پر عمل ہو رہا ہے۔

خطِ نوخیز = رخسار پر نئے اُگے ہوئے سبزی مائل روئیں۔

خطیب = خطبہ دینے والا، مقرر، خطابت کرنے والا۔
جمعہ اور عیدین کی نماز میں جو شخص خطبہ دیتا ہے اس

کو بھی خطیب کہتے ہیں۔

خفائی = مخفی، غیر ظاہر، غیر معروف، فارسی کے ایک شاعر کا تخلص۔

خفقانی = مرضِ خفقان میں مبتلا۔

اختلاجِ قلب۔ دل کی دھڑکن، ڈرپوک، گھبرائے ہوئے، وحشت زدہ۔

آج تنہا خفقانی سے ہیں گھر میں پھرتے
کل کے جو وصل کے عالم ہیں نظر میں پھرتے (ذوقؔ)

خلد سے آدم کا نکلنا = حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنا، سب سے پہلا انسان جس کو خدا نے پیدا کیا ان کا نام آدم تھا جو مسجودِ ملائک بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی زوجہ حوا کے ساتھ جنت میں رہیں مگر ایک خاص درخت کے قریب نہ جائیں لیکن حضرت آدم شیطان کے بہکانے میں آگئے اور اس شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا لیا۔ جس سے ان پر ان کی ستر ظاہر ہو گئی جب حضرت آدم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انھوں نے توبہ و استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر کے ان کے قصور کو معاف کیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ جنت سے نکل کر دنیا میں جا کر رہیں۔ اسرائیلی روایات کے بموجب حضرت آدم نے شجرِ ممنوعہ کا پھل اپنی زوجہ حضرت حوا کے ورغلانے کی وجہ سے کھایا تھا۔

خلشِ خار = کانٹے کی کھٹک۔

خلشِ غمزۂ خوں ریز = خون بہانے والے غمزے کی خلش۔

خلش بمعنی چبھن، کھٹک

کم نہیں کاوشِ مژگاں سے خلش خاروں کی
جادۂ صحرا میں نہیں باڑھ ہے تلواروں کی (برقؔ)

غمزہ بمعنی ناز، نخرہ، معشوقانہ ادا۔

خلوت کدۂ غنچۂ باغ = باغ کے خلوت کدہ میں جہاں موسمِ بہار کی آمد سے کلیاں کھل ہوئی ہوں۔

خلقِ حسد قماش = ایسی مخلوق جس کی سرشت میں حسد ہے، حسد شعار لوگ۔

خمارِ تشنہ کامی = پیاس کے نشہ کا اتار۔

خمار بمعنی نشہ کا اتار، تشنہ، پیاسا، تشنہ کامی، پیاس سے تالو کا خشک ہونا۔ کام بمعنی تالو۔

خمار بمعنی نشہ کا اتار۔

شکست پائی ہے توبہ کی طرح اس نے بھی
ہمارے پاس جو لے کے سبو خمار آیا (ناسخؔ)

خمارِ شوقِ ساقی = ساقی کی آمد کے انتظار کے نشہ کا اتار۔

خمِ حلقۂ زنّار = جنیو کے حلقہ کا خم۔

خم بمعنی جھکاؤ، جھکنا۔

زنّار بمعنی جنیو ایک سوت کا تاگا جو عام طور پر اعلیٰ ذات کے ہندو پہنتے ہیں۔

لیکن یہ مقام وہ ہے ممتاز
خم ہے جسے دیکھ کر سرافراز
(مولانا سید حسن ناظرؔ)

رندانِ عشق چھٹ گئے مذہب کی قید سے
کنٹھا رہا گلے میں نہ زنار رہ گیا (رند)

بے خود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن
تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی (رشک)

خمِ دستِ نوازش = کرم فرمائی کے ہاتھوں کا خم۔
دستِ التفات کا جھکاؤ گلے میں باہیں ڈالنے کو خمِ دست نوازش کہا ہے۔

خمیازۂ سیلاب = موجِ سیلاب، سیلاب کی انگڑائی۔

خمیازہ کھینچے ہے = انگڑائی لیتا ہے۔
خمیازہ کھینچنا بمعنی رنج اٹھانا، پشیماں ہونا، افسوس کرنا۔

رعشہ پیری ہے وہ جوشِ جوانی کے عوض
اپنی بدمستی کا خمیازہ نہ کیوں کر کھینچیے (آتش)

خمیازہ ہوں ساحل کا = کنارے کے نشہ کے اتار کی جمائی۔
نشہ کے اتار کے وقت شرابی جمائیاں اور انگڑائیاں لیتا ہے اس کو خمیازہ کہتے ہیں۔ ساحل کے ٹیڑھے پن کو انگڑائی سے تشبیہ دی گئی ہے۔
خمیازہ بمعنی انگڑائی، مکافات، تکلیف، پشیمانی۔

جوڑے کا معانقہ طرب خیز
خمیازہ قوسِ بہجت انگیز (مولانا سید حسن ناظر)

خنجر آزما = خنجر کے وار کو آزمانا، مراد قتل کرنے کے لیے خنجر استعمال کرنا۔
خنجر بمعنی کٹار — ایک قسم کا چھرا۔

عاشق کا کام تیغِ نگہ سے تمام ہے
خنجر نہ باندھیے مری گردن کے واسطے (رشک)

خندۂ احباب = دوستوں کی ہنسی، دوستوں کا مسکرانا۔
دوستوں کا ہنسنے میں دانت نکالنا۔

خندہائے بیجا = بے محل ہنسی، بغیر سمجھے بوجھے بے موقع، پھولوں کی ہنسی کو پھولوں کا ہنسنا کہا ہے۔ چونکہ پھولوں کی ہنسی بغیر سمجھے بوجھے ہوتی ہے اس لئے پھولوں کے کھلنے کو خندہائے بیجا کہا ہے۔

خندۂ دنداں نما = ایسی ہنسی جس میں دانت دکھائی دیں، مراد ہنسنا۔

خندۂ زیرِ لب = مسکرانا، زیرِ لب ہنسنا، تبسم زیرِ لب، کھل کر نہ ہنسنا۔

خندۂ قاتل = قاتل کی ہنسی، خندہ معشوق۔
خندہ بمعنی ہنسی، خندیدن مصدر، ہنسنا۔

خندۂ گل = پھولوں کے چٹکنے کی آواز، پھولوں کا کھلنا۔

صدائے خندۂ گل سن کے یاد آتا ہے
تمہارا خندۂ بے اختیار باتوں میں (اسیر)

خندہائے گل = پھولوں کی ہنسی۔

بلبل کے کاروبار پہ ہے خندہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا (غالب)

خو = عادت، خصلت، سرشت۔

ہنسی کو روک نہ ظالم مرے جنازے پر
مجھے گلہ نہیں ظالم یہی ہے خو تیری (عشق)

خواب خوش = خواب شیریں، میٹھی نیند

خوابِ زلیخا = زلیخا کا خواب عشق۔

زلیخا عزیز مصر کی بیوی تھی جو حضرت یوسف پر عاشق ہو گئی تھی حضرت یوسف حضرت یعقوب کے بیٹے تھے جنھوں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو اپنی بارگاہ میں سجدے کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

من ازاں حسنِ روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را (حافظ)

خوابِ سنگین = گہری نیند، خواب گراں۔

خوابِ گل = پھول کا خواب، پھول کی نیند یعنی کوتِ گل۔

خوبانِ دل آزار = دل کو دکھانے والے حسین، حسینانِ دل آزار۔

خوبیِ اوضاعِ ابنائے زماں = دنیا والوں کی وضع کی خوبی، اہلِ دنیا کی وضعداری کے محاسن۔

اوضاع جمع وضع بمعنی طور، طریقہ۔

ابنا جمع ابن کی ابنائے زماں بمعنی اہلِ جہاں۔

خوبیِ ہوا = ہوا کی خوبی، ہوا کی اچھائی، ہوا کی موافقت۔

خود آرا = خود کو سنوارنے والا، خود پرست۔

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

خود آرائی = خود کو آراستہ کرنا، بناؤ سنوار، سنگار، آرائش، سجنا۔

آنکھ جھپکائی جہاں حسن خود آرائی نے
جھک کے اک سجدہ کیا چشم تماشائی نے (عزیز لکھنوی)

خود بیں = خود نگر، خود دار، بات کا پکا، اپنے وقار کو ملحوظ رکھنے والے۔

شش جہت آئینہ حیرت بنے میرے لیے
کر دیا خود بیں کسی کی خود نمائی نے مجھے (عزیز لکھنوی)

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

خودداریِ ساحل = ساحل کا رکھ رکھاؤ۔

خودداری بمعنی خود کو لیے دیے رکھنا، رکھ رکھاؤ۔

ع امتحاں ہے ترے ایثار کا خودداری کا (اقبال)

خورشیدِ جہاں تاب = دنیا کو روشن کرنے والا سورج۔

تاب بمعنی گرمی، روشنی، چمک، برداشت۔

تافتن و تابیدن (مصدر) چمکنا۔

ع پیشانیاں خورشید جہاں تاب کے مانند (انیس)

خور و خواب = کھانا اور سونا۔

چھوٹے گا وطن لطفِ خور و خواب نہ ہوگا
کل رات کو اس گھر میں یہ مہتاب نہ ہوگا (انیس)

خوشا = بہت اچھا، بہت خوب۔

خوشا بخت وہ آ کے دیں رنج ہم کو
نہ پوچھے کوئی شادمانی ہماری (جلال)

خوشامد طلب = خوشامد پسند کرنے والا، خوشامد چاہنے والا، چاپلوسی سے خوش ہونے والا۔

خوش لذایانِ چمن = چمن میں شیریں نوائی کرنے والے مراد

در بار شاہی میں شعر سنانے والے شعراء چمن مراد دربار شاہی۔

خوفِ بد آموزیٔ عدو = رقیب کے بدگمان کرنے کا ڈر۔ بد آموزی بمعنی بری باتیں سکھانا، خیالات خراب کرنا، الٹی پلٹی پڑھانا۔ عدو بمعنی دشمن مراد رقیب۔

خونِ جگر = جگر کا خون۔

چند اشعار پہ تب نظم ہوئے وقت سے
کھایا مشتاق نے جب خونِ جگر ساری رات (مشتاق)

خونچکاں = لہو بھرا، خون میں تر۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کھلی ہے فصد پہ فصد
یہ خونچکاں ہے حکایت زبان نشتر پر (دلیر)

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے (غالب)

خونچکاں کفن = خون میں ڈوبا ہوا کفن، کفن جس سے خون ٹپک رہا ہو۔ چکیدن مصدر ٹپکنا چکاں بمعنی ٹپکتا ہوا۔

خوں شدہ کشمکشِ حسرتِ دیدار = جس کا حسرت دیدار کی کشمکش میں خون ہو گیا ہو۔

خوں غلطیدہ = خوں شدہ، خون میں لوٹ پوٹ۔ (خوں غلطیدہ) غلطیدہ بمعنی لوٹتا ہوا، بکھرا ہوا، لوٹ پوٹ۔

غلطیدہ فصل گل کی گھٹا چشم ناز میں
روداد شب تموج زلف دراز میں (جوش ملیح آبادی)

خونِ گرم دہقاں = کسان کا گرم خون۔ دہقاں بمعنی دیہہ کا رہنے والا۔ دیہاتی، کسان۔

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو (اقبال)

خوں گشتہ = خوں شدہ، جس کا خون ہو گیا ہو۔

خونناب = خون ملا ہوا پانی، پانی ملا ہوا خون۔

عشق میں یہ اثر گریہ خونناب ہوا
اشک شبنم سے چمن اور بھی شلواب ہوا (تعلق لکھنوی)

خونِ ناب = خون کے آنسو، پانی اور لہو ملا ہوا۔

خونابہ فشانی = خالص خون کا مینہ برسنا، خالص خون بہانا۔

خوں ہے دل = دل غمگین ہے، دل رنجیدہ ہے۔

خوے سوال = مانگنے کی عادت، سوال کرنے کی عادت، خو بمعنی عادت۔

خیابان خیاباں = خیاباں کی کثرت روش روش خیاباں بمعنی پھولوں کی کیاری، باغ کے بیچ کا راستہ۔

خیالِ حسن = صاحب حسن کا تصور مراد معشوق کا تصور۔

خیالِ طرۂ لیلا = لیلی کی زلفوں کی آرائش کا خیال کرنا۔ لیلی کے طرہ کا تصور کرنا۔

خیر باد = رخصتی کلمہ دعائیہ، خدا حافظ مع السلام فی امان اللہ، رخصت کرنا، رخصت ہونا، خیریت سے رہو۔

داستان سے ہے نہ ہے دل سے
ہم نے دونوں کو خیر باد کہی (اختر مینائی)

د

داد و ستد = لین دین، حساب کتاب۔

دارن: مصدر دینا۔ ستدن: مصدر لینا

دارا ۔ ایک مشہور بادشاہ پسر داراب بادشاہ کیانی جو بارہ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اسفندیار کے دوسرے بیٹے سکندر سے اس کی جنگ ہوئی جس میں دارا کو شکست ہوئی۔ دارا کے مقتول ہونے کے بعد سکندر اس کی جگہ بادشاہ ہوا۔

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے (امیر)

داراب ۔ پسر بہمن ایران کا ایک مشہور بادشاہ اس کی ماں نے تخت و تاج پر قبضہ کرنے کی غرض سے جب وہ پیدا ہوا تو اس کو ایک صندوق میں رکھ کر اور اس صندوق میں بہت سے جواہرات بھر کر دریا میں ڈلوا دیا۔ ایک دھوبی نے صندوق کو نکال کر بچہ کو پالا۔ داراب بڑا ہو کر بہت بہادر اور شہسوار نکلا۔ جوان ہونے کے بعد جب اس کو اپنی اصلیت معلوم ہوئی تو اس نے گھوڑا اور اسلحہ خرید کر زمیندار کی خدمت اختیار کر لی۔ اتفاق سے رومیوں نے حملہ کر کے اس زمیندار کو ہلاک کر دیا اور جنگ چھیڑ دی اس جنگ میں داراب نے بڑی بہادری دکھائی اور ملکۂ ایران کی توجہ اور عنایت کا مستحق ہوا جو اصل میں اس کی ماں تھی۔ جب ملکۂ ایران کو داراب کی اصلیت معلوم ہوئی تو عذر و معذرت کے بعد اس کو ایران کے تخت پر بٹھایا۔ داراب کی شادی قیصر روم کی لڑکی سے ہوئی۔ چونکہ اس عورت کے منہ سے بدبو آتی تھی اس لیے اس سے آسودہ ہو کر باپ کے پاس بھجوا دیا اور اس سے جو لڑکا پیدا ہوا اس کا نام سکندر تھا جو فرزند قیصر روم کہلایا۔

دار و رسن ۔ سولی اور رسی۔

دار و رسن کنایہ ہے حسین بن منصور حلاج کے سولی دیئے جانے کی طرف۔ اس کا شمار بزرگ صوفیا اور اولیا اللہ میں ہوتا ہے اس کو انا الحق کہنے کے جرم میں عباسی خلیفہ وقت کی ایما سے وزیر حامد بن عباس کے حکم سے دار پر کھینچ کر سولی دے دی گئی۔

قصۂ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل
التجائے ارنی سرخیٔ افسانۂ دل (اقبال)

ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں
یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

داغِ پلنگ ۔ چیتے کا داغ، چیتے کی کھال کا سیاہ دھبہ پلنگ بمعنی چیتا جو ایک درندہ ہے جس کی پیٹھ پر خوشنما داغ ہوتے ہیں۔

لڑنے کو ترائی میں پلنگ آتا ہے دوڑ دو
دریائے شجاعت کا نہنگ آتا ہے رو کو (انیس)

داغِ تمنائے نشاط ۔ شادمانی کی آرزو نہ ہونے کا داغ۔

داغِ حسرتِ ہستی ۔ زندہ رہنے کی آرزو کا داغ۔

داغِ دلِ بے درد ۔ اس دل کا داغ جس میں درد نہ ہو۔ بے درد والے دل کا داغ۔

داغِ بے ساماں ۔ داغ جس کا سر و سامان ہو۔

سرِ دیدۂ داغ ۔ داغ جس کی پونجی ہو۔

داغِ طرفِ جگرِ عاشقِ شیدا = شیدائی عاشق کے جگر کا داغ۔

داغِ طعنِ بدعہدی = وعدہ خلافی کے طعنوں کا دھبّہ۔

داغِ عیوبِ برہنگی = ننگے ہونے کے عیب کا دھبّہ، عیوب عیب کی جمع ہے بمعنی برائی، خرابی، نقص، برہنگی ننگاپن، عریاں ہونا، بغیر لباس کے ہونا، داغ بمعنی دھبّہ۔

داغِ فراقِ صحبتِ شب = رات کی محفل کی جدائی کا داغ، بزمِ شب کی جدائی کا زخم۔

داغِ مہ = چاند کا داغ۔

داغِ ناتمامی = ناتمام رہنے کا داغ، ناکامی کا داغ، ناتمامی کا صدمہ۔

داغِ نہاں = پوشیدہ داغ۔

داغ نہ ناصیۂ قلزم و نیل = سمندر اور دریائے نیل کی پیشانی پر داغ لگانے والا۔
داغ نہ بمعنی داغ لگانے والا۔
ناصیہ بمعنی پیشانی۔
قلزم بمعنی سمندر، دریا۔

دال = دلالت کرنے والا، دلیل۔

حال ہے ہر ایک کا وضع مصاحب سے عیاں
دال حیدر کی تواضع پر ہے خمِ تلوار کا (زخمی)

دامانِ باغباں = باغباں کا دامن مراد پھولوں سے بھرا ہوا۔

دامانِ خیالِ یار = معشوق کے تصور کا دامن۔

دامِ تمنا = تمنا کا جال، آرزو کا جال۔

دامِ خیال = خیال کا جال۔

دامِ شنیدن =
دام بمعنی جال۔
شنیدن بمعنی سننا۔ سننے کا جال بچھانا یعنی غور سے اور توجہ سے سن کر سمجھنے کی کوشش کرنا۔

دام گاہ = جال بچھانے کی جگہ مراد محفلِ عیش۔

دائم الحبس = حبسِ دوام، عمر قید، ہمیشہ کی قید۔

دبستان = مدرسہ مراد دبستان جہاں ادب سکھایا جائے، مکتب۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں (غالب)

دجلہ = عراق کے ایک دریا کا نام ہے جو بغداد سے ہو کر بہتا ہے مراد دریا۔

ہزار دجلہ کشیدیم و تشنگی باقی است
حرارتِ دل ازیں آب آتشیں ننشست (بابا فغانی)

درِ آئینہ = آئینہ کا دروازہ۔

درازدستیِ قاتل = قاتل کی دور تک دسترس، قاتل کی زبردستی، قاتل کا ظلم۔ درازدستی بمعنی بے انصافی۔ ظلم و زیادتی۔

مطلق پتہ ملا نہ گریبانِ صبح کا
کیسی درازدستیِ شب ہائے تار سے (شعور)

درپردہ = پردے کی آڑ میں، پردے میں چھپ کر۔

پس پردہ۔ خفیہ، پوشیدہ طور سے اشارے کنائے سے،
درحقیقت۔

کس کی در پردہ شکایت ہے اثر
تم نے کیوں شکوۂ افلاک کیا (اثر لکھنوی)

درپئے دیوار و در = دیوار اور دروازے کی گھات میں۔
درپے بمعنی تعاقب میں ہونا، پیچھے پڑنا۔

میرے ہم پیشہ ہیں درپے مرے نقصانوں کے
کچھ نہیں پاتے تو مضمون چرا لیتے ہیں (رشک)

درِ خزینۂ راز = راز کے خزانہ کا دروازہ،
پوشیدہ خزانہ کا دروازہ۔

درخور = لائق، قابل، سزاوار، موافق۔

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سب کو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ درخور محفل نہیں رہا (غالب)

درخورِ عرض = لائق اظہار، ظاہر کرنے کے قابل۔
درخورِ عقدِ گہر = موتیوں کی لڑی کے قابل۔
درخورِ قہر و غضب = لائق عتاب، سزاوار غیظ و غضب۔
درخور بمعنی لائق، سزاوار، قابل، موافق، مطابق۔

جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ درخور محفل نہیں رہا (غالب)

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سب کو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

درخورِ محفل = محفل کے قابل۔
درخور بمعنی لائق، سزاوار، موافق۔

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سب کو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

دردِ اثر بانگ حزیں = درد ناک غمگین آواز۔
دردِ اثر بمعنی درد کا اثر رکھنے والی۔
بانگ حزیں بمعنی غمگین آواز۔

دردِ تمہید = درد و الم سے آغاز، درد سے شروعات۔
دُردِ تہِ جام = شراب کے پیالہ کی تہ میں بیٹھی ہوئی تلچھٹ۔
درد جام • درد بمعنی تلچھٹ۔

ساقیا درد سے صاف نہیں بیٹھ گئی
شربتی ڈاک تھی یہ زیر نگیں بیٹھ گئی (امیر)

دردمند سینہ فگار = غمگین، سینہ زخمی رکھنے والا۔
دُردِ یک ساغرِ غفلت = غفلت کے ایک جام کی تلچھٹ۔
درسِ دفترِ امکاں = درس کائنات۔
درس بمعنی سبق۔

درسِ عنوانِ تماشا = دیدار کی تمہید کا سبق یا تماشا۔
درس بمعنی سبق۔ عنوان بمعنی تمہید، خاص ڈھنگ۔

بھیجے تھے خط پہلے وہ جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان گلہ کا آرہا (ظفر)

تماشا بمعنی دید، نظارہ، بازیچہ، کھیل، کرتب۔

اے خوشا گوش جو سنتے ہیں کہانی میری
اے خوشا چشم جو کرتی ہے تماشا تیرا (امیر)

ع تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے (مشہور)

درِ گنجینۂ گوہر = موتیوں کے خزانہ کا دروازہ مراد محفل مشاعرہ شاہانہ۔

گوہر بمعنی موتی ۔ گنجینہ بمعنی خزانہ۔

درماندگی = مصیبت، پریشانی، واماندگی۔

دُرِ معنی = معنی کے موتی۔

درنگ = دیر، وقفہ، سستی، تاخیر۔

گیا ہے بھول مری بے قراریاں قاصد
درنگ اس نے جو خط کے جواب میں کی ہے (ظفر)

دروازۂ خاور = مشرق کا دروازہ۔

در ہوائے یک نگہ گرم = نگاہ الفت کی تمنا میں۔

ہوا بمعنی خواہش ۔ نگہ گرم بمعنی محبت آمیز نظر۔

دریا آشنا = دریا کی وسعت۔

آشنا بمعنی واقف کار، پیراک، دوست، شریک حال۔

حالت بد میں نہیں کوئی کسی کا آشنا
کوچ کر جاتا ہے پیش از مردن بیمار خواب (آتش)

زورق آل نبی کے واسطے لنگر بنا
بحر توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا (ناسخ)

دریائے بیتابی = دریائے اضطراب، بے قراری کا دریا۔

دریائے معاصی = گناہوں کا دریا معصیت کی جمع بمعنی گناہ، خطا۔

دریغ = افسوس، حسرت، غم، تامل۔

گردوں نشیں ہو خاک نشیں اے فلک دریغ (مومن)

دریغا = ہائے افسوس، آہ۔

دریغا کہ عہد جوانی گذشت
جوانی مگو زندگانی گذشت (سعدی)

دستِ تہِ سنگ آمدہ = پتھر کے نیچے آیا ہوا ہاتھ، مجبور و ناچار۔

دستگاہِ تمام = مہارت، کامل دستگاہ۔

دستگاہِ دیدۂ خونبار = چشمِ خوں فشاں کا کمال

دستگاہ بمعنی قدرت، مرتبہ، رسائی، مہارت، کمال، قدرت، مقدرت۔

یہ ضعف اب ہے کہ ہلنا گراں ہے قدموں کو
سبک روی میں کبھی انکو دستگاہیں تھیں (اثر)

افطار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو
اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے (غالب)

دستِ مرہونِ حنا =
مہندی کے ممنون منت ہاتھ یعنی ہاتھوں کی سرخی کا مہندی کا رہین منت ہونا۔

دست و جبیں = ہاتھ اور جبیں۔

دشت کا شیرازہ = شیرازۂ صحرا میں شیرازہ بندش کو کہتے ہیں جس سے کتاب کے ورق تتر بتر ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ دشت بمعنی صحرا، جنگل۔

دشمنِ ایمان و آگہی = غارت گر عقل و ایمان
فہم اور دین کا دشمن۔

دشمن کام = دشمن کی مقصد برآری کرنے والا۔

دشمن کے باب میں = رقیب کے بارے میں ۔
رقیب کے متعلق ، رقیب کی بابت دشمن بمعنی رقیب ۔
باب میں بمعنی بارے ، متعلق ۔

کب تک در امید پہ افتادہ جان دوں
ارشاد کچھ تو کیجیے بندے کے باب میں (برق)

دشنہ = خنجر ، کٹاری ۔

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا (مومن)

دشنۂ غمزہ = غمزہ کا خنجر ، ناز و انداز کا خنجر ۔
دشنہ بمعنی چھوٹا خنجر ، کٹاری ۔

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا (مومن)

غمزہ بمعنی چشم و ابرو ، اشارہ

دشنۂ مژگاں = پلکوں کی کٹاری ۔
دشنہ بمعنی کٹاری ۔

اس شاہ حسن نے کچھ مژگاں پھری ہوئی ہیں
غمزے نے دو دکھلایا شاید سپاہ کو بھی (میر)

دشنہ و خنجر = خنجر و کٹاری ۔

دشواری رہ = راستہ کی دقتیں ، راستہ کی دشواریاں ۔

دعوائے گرفتاری الفت = اسیر محبت ہونے کا دعویٰ ۔

دعوت مژگاں = مژگاں کو تیر چلانے کی دعوت دینا ۔

دعوی وارستگی = آزادی کا دعویٰ ، دعوی خود مختاری ؛
مطلق العنانی کا ادعا ۔

دفتر مدح جہاں داور = بادشاہ عالم کی مدح ، داور مخفف
ہے داور کا بمعنی انصاف کرنے والا ۔
حاکم ، عادل ، خدا کا نام ۔

بچائے پردہ نشینوں کو قید سے داور
مچھے نہ سر سے کہ بے گناہ کی چادر (عشق)

دفع پیکان قضا = تیر قضا کو دفع کرنا ، موت کے تیر سے بچنا ۔

دفینہ گہر ہائے راز = راز کے موتیوں کا دفینہ ۔
دفینہ پوشیدہ جو زمین میں دفن کرکے چھپا دیا گیا ہو ۔

دکان متاع نظر = حسن نظر کی دکان ۔
متاع بمعنی پونجی ، سامان ، اسباب تجارت ، اثاثہ ۔
(یہ لفظ دہلی میں مؤنث اور لکھنؤ میں مذکر بولا جاتا ہے)

بلا غارت گری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو
متاع صبر و طاقت سب مری اک پل میں غارت کی (ظفر)

کی گہر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر
تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہو گیا (شمیم لکھنوی)

دل آزردہ = دل غمگیں ، دل غمزدہ ۔
رنجیدہ دل ، دکھا ہوا دل ۔
آزردہ بمعنی رنجیدہ ، خفا ، ناراض ۔

یار آزردہ ہے آتش آسماں ہے برخلاف
کون سنتا ہے ہماری آہ و زاری اندنوں (آتش)

دل آزردگاں = دل دکھے لوگ ، دل شکستہ ، وہ لوگ جن
کے دل غمگین ہوں ، رنجیدہ دل رکھنے والے ۔ آزردہ خاطر ،
آزردہ دل لوگ ۔

آزردہ دل کو حرف پہ لانے کا لطف کیا
کرتی ہے خوں چکاں مرے لب سے گزار بات (میرؔ)

دل آشفتگاں = پریشان دل، پریشان خاطر، مراد عاشق۔
آشفتہ بمعنی پریشان۔

جمع ہیں کس قدر آشفتہ خدا خیر کرے
اس کی ہر ہر شکنِ زلف میں اک اک دل ہے (داغؔ)

دل اُلفت نسب = الفت سے نسبت رکھنے والا دل۔

دل بہ دل پیوستہ = دل سے دل ملنا۔
پیوستن مصدر ملنا ملانا، جوڑنا۔

دلِ بے دست افتادہ = بے دست و پا کے پڑا ہوا دل،
دل مجبور، دل ناچار، دل جس کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے ہوں۔

دل بے ہوائے گُل = گُل کی آرزو کے بغیر دل
ہوا بمعنی خواہش، آرزو، تمنا، محبت، عشق۔

عاشق کے سر کے ساتھ ہے سودائے کوئے یار
مومن نہ تھا وہ جس کو ہوائے جناں نہ تھی
(آتشؔ)

پھر تیری ہوا کا دم بھرا تو
جی کو ہوا بتائیں گے ہم (مومنؔ)

دل پذیر = دل پسند، دل کو لبھانے والی۔

زباں تا بود در جہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر (سعدیؔ)

آہوشکار و تیر کماں دار و شیر گیر
ہشیار و خوش نگاہ و سخن سنج و دلپذیر (انیسؔ)

دل پروانہ چراغاں = پروانوں کے دل شمع چراغاں روشن ہوا۔

دل حسرت پرست = حسرتوں کی پرستش کرنے والا، وہ
دل جسے حسرتوں سے عشق ہو۔

دل حسرت زدہ = حسرت و ارمان کا ملا ہوا دل۔

دل حق شناس = حق پہچاننے والا دل۔

دل دردمند = دل غمخوار، ہمدرد دل، شریکِ غم،
دلِ غمگیں، ملول دل۔

مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہے
وہ بھر مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہے (جلالؔ)

دل شوریدہ = پریشان دل، دیوانہ۔
شوریدن مصدر شور کرنا، برہم ہونا، ٹکرانا۔

دل فریبیٔ انداز نقش پا = نقش قدم کے ناز و انداز کی
دلکشی۔ دل کو فریب دینے والا، دل کو سنبھالنے والا۔

طبقے زمیں کے ہوں کہ ورق آسماں کے
قدرت کے دل فریب رسالوں کو دیکھیے (عزیز لکھنوی)

دل کشا = دل کو کھولنے والا، دل کو خوش کرنے والا۔
کھلا ہوا، وسیع، کشادہ دل، شگفتہ۔

کس کو صیاد ہے ہوائے چمن
ہے قفس باغِ دل کشا میرا (اسیرؔ)

دل گداختہ = پگھلا ہوا دل، دل جو رنج و الم سے پگھلا
ہوا ہو، دل دردمند۔

دل محیطِ گریہ = دل گریہ سے گھرا ہوا، دل آنسوؤں میں
ڈوبا ہوا۔

دل میں اتر جانا = دلنشیں ہو جانا، دل میں سما جانا۔

سر چڑھا کر یہ بڑھایا ہے ستمگر تو نے
چوٹی کھلتے ہی اتر جاتے ہیں گیسو دل میں
(ناسخ عظیم آبادی)

دل ناعاقبت اندیش = انجام کو نہ سوچنے والا دل۔

دل وابستہ = دل پابند، دل مبتلا، دل مقید۔

دل و دست شنا = تیرنے کی طاقت اور حوصلہ۔

شنا بمعنی تیراکی، ڈنڈ کی ورزش۔

یعنی ایسے ہاتھ جس میں تیرنے کی طاقت ہو اور ایسا دل جس میں تیرنے کا حوصلہ ہو۔

دل ہر قطرہ = ہر قطرہ کا دل۔

دلیل سحر = صبح ہونے کا ثبوت، دلیل بمعنی ثبوت، حجت۔

ہے جہاں صنعت صانع پہ دلیل
آیۃ اللہ ہے یہ بے تاویل (مرزا رسوا)

دماغ آہوئے دشت تتار = تاتار کے جنگل کے ہرن کا دماغ (جن ہرنوں کے ناف سے مشک نکلتا ہے وہ زیادہ تر تاتار میں پائے جاتے ہیں)

تاتار ترکستان میں ایک مقام (تاتار کا مخفف تتار)

سرکش نامورانِ حلب و مصر و تتار
مجھ سے لڑنے کا تصور نہیں کرتے زنہار
(حمید محمود آبادی)

دماغ عجز = عجز کا دماغ، مرتبۂ عجز۔

دماغ عطر پیراہن = لباس کی خوشبو کی برداشت۔

دماغ نہیں بمعنی برداشت نہیں۔ پیراہن بمعنی لباس۔

پیراہن صد چاک کفن ہوئے گا اس کا
سر نیزے پہ اور خاک پہ تن ہووے اس کا (انیس)

دماغ نفریں = لعنت ملامت کرنے کا حوصلہ، بُرا بھلا کہنے کی ہمت۔

نفرت بمعنی ملامت، پھٹکار، لعنت۔

بسکہ نازک ہوگئی حالت دل بیتاب کی
اب اٹھا سکتا نہیں نفریں عزیز احباب کی (مصحفی)

دماغ نہ ہونا = ناپسند ہونا، گوارا نہ ہونا، برداشت نہ ہو سکنا، تاب نہ ہونا۔

دم ذکر = ذکر کے وقت، یاد کرتے وقت۔

دم بمعنی وقت، لمحہ۔

دمِ بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو
کہ ہر زخم جگر سے خون کا دریا نکل آیا (مومن)

دم سرد = ٹھنڈی سانس، ٹھنڈی آہ۔

دم بمعنی سانس، نفس، جان۔

خوش ہوں کہ الم رہے ہمیشہ تازہ
دم لے لوں کہ دم رہے ہمیشہ تازہ
ہنس بول لیا کرتا ہوں گاہے گاہے
تا لذتِ غم رہے ہمیشہ تازہ (ناطق لکھنوی)

ع محشر اک بپا ہو دم سرد اگر بھروں (ناسخ عظیم آبادی)

دم سماع = سماع کے وقت۔

سماع بمعنی سننا اور راگ سننا، گیت سننا، گانا سننا۔

مناسب جو ہوں لحن والقاع
اس سے حاصل ہو مجھے ذوق سماع (مرزا رسوا)

دم = بمعنی سانس، دھار، شمشیر کا دم کے معنی تلوار،

کی دھار یا تلوار کی جان۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا نسیم کا جو نہی سن سے نکل گیا (ناسخ)

دواخانۂ ازل = ازل کا دواخانہ۔

دوامِ کلفتِ خاطر = مستقل دل کا ملال، دوام، ہمیشہ، ہمیشگی، مدام۔

یوں ہی سمجھو دوامِ خلقت کا
محض بہتان ہے قیامت کا (ناسخ)

دوچار = مقابل، سامنا، ملاقات۔

عازم کوئے گل عذار ہوئے
جا کے اس شوخ سے دوچار ہوئے (مرزا رسوا)

دُودِ چراغ = چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں، بھاپ، دُخان۔

میرے مزار پر جو پڑا پاؤں غیر کا
جائے غبارِ خاک سے دودِ جگر اٹھا (اسیر)

دُودِ چراغِ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں۔ چراغ کشتہ بمعنی بجھا ہوا چراغ۔

دُودِ چراغِ محفل = محفل میں جلنے والے چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں۔

دُودِ شعلۂ آواز = آواز کے شعلہ کا دھواں۔

دودِ شمعِ کشتہ = بجھی ہوئی شمع کا دھواں۔

بجھی ہوئی شمع کا دھواں ہوں اور اپنے مرکز پہ جا رہا ہوں
کہ دل کی ہستی تو مٹ چکی ہے اب اپنی ہستی مٹا رہا ہوں
(آرزو لکھنوی)

دورِ قدح = دورِ جام، گردشِ پیمانہ، مراد شراب کا دور۔ ٹھہر ٹھہر کر مے نوشی کرنا۔

دوستدارِ دشمن = رقیب کا بھلا چاہنے والا، رقیب کو دوست رکھنے والا، دشمن کا خیر خواہ۔

دوش = کاندھا، مونڈھا۔

تیرے کوچے سے بڑھے گا نہ جنازہ میرا
بعد مردن نہ دیا تو نے اگر دوش مجھے (امیر)

کہ دری سر و بال ہے دوش پر جو کبھی تماز انوے یار پر
(فانی بدایونی)

دوش بمعنی گذری ہوئی رات۔

فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں (اقبال)

دوشِ پیمبر = دوشِ نبی، رسول کا کاندھا، فتح مکہ کے بعد حضرت علی نے رسول اللہ کے دوشِ مبارک پر کھڑے ہو کر ان بتوں کو توڑا جو کفارِ مکہ نے کعبہ میں نصب کر رکھے تھے۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

دو عالم کا فشار = دونوں عالم کو بھینچ لینا، دونوں عالم کو سخت گرفت میں لے لینا، دونوں عالم کے غم بھول جانا۔ فشار بمعنی بھینچنا، نچوڑنا۔

شد از فشارِ گردوں موئے سفید و سر زد
شیرے کہ خوردہ بودم در روزگارِ طفلی (صائب)

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے (ناسخ)

دردِ دل افشردن = دل میں دانت گڑا دینا، دانتوں

کنول میں پیوست کر دینا۔

افشردن مصدر نچوڑنا، گھونٹنا۔

دنداں بہ دل چگونہ فشارم کہ می شود
لب باز کردنت پر پروانہ بوسہ را (صائب)

دہانِ زخم = زخم کا منہ، لبِ زخم۔

دہان بمعنی سوراخ، منھ، دہن۔

یار سے رہتی ہیں باتیں پر نظر آتا نہیں
دیکھنا اب آنکھ سے بہتر دہاں ہو جائیگا (ذوق)

ڈھول دھپا = دھینگا مشتی۔

دی = گذرا ہوا کل، دی روز۔

دے = ایک فارسی مہینے کا نام۔

یہ شمسی سال کے دسویں مہینہ کا نام ہے یا بہت زیادہ
کڑاکے کے جاڑے پڑنے کا مہینہ ہوتا ہے۔

اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل (سودا)

دیداں = دود کی جمع الجمع بمعنی کیڑے۔

دنداں = دانت۔

بعض شارحین نے دیداں کے بجائے دنداں پڑھا ہے۔

دیدۂ اختر = ستاروں کی آنکھ۔

دیدۂ بے خواب = نہ سو سکنے والی آنکھ، ایسی آنکھ جس
میں نیند نہ ہو۔

دیدۂ بینا = دیکھنے والی آنکھ

گر گزیند سرمہ بر خاکِ درش مژگاں چو باز
چنگل انداز د بزاغ دیدۂ بینائے من (عرفی)

دیدۂ پُرخوں = خون سے بھری ہوئی آنکھیں، چشمِ خوں آلود۔

دیدۂ خونبار = خون رونے والی آنکھیں۔ وہ آنکھ جس
سے خون کے آنسو نکلیں۔

خوں بار بمعنی خون برسانا، خون کی بارش کرنا۔

دیدۂ خوں نابہ فشاں = خون چھڑکنے والی آنکھیں۔
ایسی آنکھیں جو خون روئیں۔ خون ناب۔ خون کے آنسو،
خون اور پانی ملا ہوا، اشکِ خونیں۔

خونناب یوں بہا نہ مری چشم سے کبھو (میر)

فارسی میں خونناب استعمال ہوتا ہے۔

دیدۂ عبرت نگاہ = عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والی آنکھ
نصیحت حاصل کرنے کی نظر رکھنے والی آنکھ۔

دیدۂ نخچیر = صحرائی جانور کی آنکھیں، شکار کی آنکھیں۔

مرتا ہوں بند ہوا لیکن بستۂ فتراک کیوں نہیں
میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے (اثر)

دیدۂ یعقوب = یعقوب کی آنکھ، حضرت یعقوب ایک پیغمبر
تھے جو حضرت اسحٰق کے فرزند تھے ان کا دوسرا نام اسرائیل
تھا۔ ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ حضرت یوسفؑ
حضرت یعقوبؑ ہی کے فرزند تھے جن کی جدائی میں حضرت
یعقوب کہا جاتا ہے اس قدر روئے تھے کہ ان کی آنکھوں کی
سیاہی بہہ گئی تھی اور صرف سفیدی باقی رہ گئی تھی اور
روتے روتے آنکھیں بے نور ہو گئیں تھیں۔

دیوار جُو = دیوار کا ڈھونڈنے والا

دیوانِ بے شیرازہ = ایسا دیوان جس کا ورق ورق منتشر ہو۔

ڈ

ڈوبی ہوئی اسامی = زمین کا کاشتکار جس سے لگان وصول ہونے کی امید باقی نہ رہے۔

ڈوب جانا بمعنی واجب الادا رقم کے وصول ہونے کی امید باقی نہ رہنا۔ روپیہ ضایع ہوجانا، رقم کا ہاتھ سے جاتا رہنا نقصان ہوجانا۔

اسامی بمعنی کاشتکار، آدمی، شخص، گاہک، مالدار۔

پڑتی ہے رہروِ الفت پہ نہیں ان کی نگاہ
ڈھونڈتا کوئی اسامی ہے وہ رہزن ڈوبی (ظفر)

ذ

ذوالجلالی = صاحبِ جلال ہونا۔

ذوالجلال ۔ یہ نام اسمائے الٰہی میں سے ہے۔
خدائے تعالیٰ جو بزرگی اور عزت والا ہے۔

قبلۂ چشم و دل بہادر شاہ
مظہرِ ذوالجلال والاکرام (غالب)

ذوقِ آرائشِ سر و دستار = مراد لباس فاخرہ پہننے کا شوق۔ ذوق بمعنی شوق، دلچسپی۔

شوق تھا ان کو علم و حکمت سے
ذوق کب نکتہ ہائے فطرت سے (نالۂ رسوا)

ذوقِ اسیری = گرفتار ہونے کا شوق۔

ذوق بمعنی دلچسپی۔

چار دن سے نہیں یہ شوقِ سخن
بچپنے سے مجھے ہے ذوقِ سخن (مرزا رسوا)

ذوقِ تماشا = شوقِ تماشا، شوقِ دیدار، دیدار کی تمنا۔

کچھ نہ کچھ تو مرے تڑپانے کا منشا ہوگا
شوقِ عبرت نہ سہی ذوقِ تماشا ہوگا (ناطق لکھنوی)

امید نہیں ان سے ملاقات کی ہرچند
آنکھوں سے مگر ذوقِ تماشا نہیں جاتا (جرأت)

ذوقِ تن آسانی = آرام طلبی کا شوق۔

ذوق بمعنی شوق تن آسانی بمعنی راحت و آرام جسمانی۔

دیا دلوا دیا دینے کی راہیں اس نے بتلا دیں
کمیٹی کی کہ ہو محتاج لوگوں کی تن آسانی (اکبر)

ذوقِ خامہ فرسا = لکھنے کا شوق۔

خامہ بمعنی قلم۔

(فرسودن (فرسائیدن) گھسنا، پرانا ہونا۔

ذوقِ خواری = ذوقِ آوارگی، ذوقِ رسوائی۔

ذوقِ دشت نوردی = صحرا نوردی کا شوق جنگل جنگل پھرنے کا شوق۔

ذوقِ صدائے چنگ = باجوں کی آواز کا شوق۔

ذوقِ غفلتِ ساقی = ساقی کے غافل ہوجانے کا شوق
ساقی کی غافل ہوجانے کی عادت۔

ذوقِ کاوشِ ناخن = ناخن کی کاوش کے ذوق۔

ناخنوں سے زخم کھجایا جائے تو خون بھی نکلتا ہے اور زخم ۔

کی سوزش بڑھ جاتی ہے۔

ذوقِ گرفتاریِ ہم = غم میں مبتلا ہونے کی آرزو۔

ذوق گرفتاری بمعنی ذوق اسیری۔

ہم بمعنی آنے والی مصیبت کا غم، اندوہ۔

ذوقِ معاصی۔ گناہوں کا شوق، ذوق گناہ، ذوق

بمعنی خواہش، شوق، لذت، نشاط، مزہ۔

معاصی جمع معصیت کی بمعنی گناہ، قصور۔

ذوقِ نظارۂ جمال = دیدارِ حسن کا شوق۔

ذوقِ نظر = شوق نظر، شوق دیدار، ذوق نظر بازی۔

ذوقِ وصل = ملاقات کرنے کا شوق، ملنے کی خواہش۔

ذوقِ نوائے مرغِ بستانی = باغ کے پرندکی فریاد سننے

کا شوق۔ مرغِ بستانی سے مراد بلبل ہے جو چمن میں نالہ

کرتا ہے۔

ر

رابطۂ خوفِ عظیم = باعث خوف، عظیم ہیبت کا سبب۔

رابطہ بمعنی تعلق، میل، قرابت۔

زن و شو میں اخلاص باہم ہوا

اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا (میرؔ)

رابطۂ قربِ کلیم = حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے تقرب کا تعلق۔

رابطہ بمعنی ربط ضبط، راہ و رسم۔

ہر اک سے رابطہ اس نے بڑھایا

کمال خلق سے سب کو لبھایا (تسلیم لکھنوی)

رازِ مکتوب = خط کا مضمون، خط کا بھید۔

رازہائے سینہ گداز = سینہ پگھلا دینے والا راز۔

گداختن مصدر پگھلنا، پگھلانا۔

راز بمعنی بھید، پوشیدہ بات۔

تلملا اب کرتا ہوں جب دل کا پتا ملتا نہیں

چپ رہوں کیوں خود نقاب اپنی الٹ دی راز نے (ثاقب لکھنوی)

راہِ خوابیدہ = سوئے راستے، راہ دور و دراز،

سنسان راہیں۔

در بدست آوردن زلفش مرا تقصیر نیست

ایں راہ خوابیدہ کوتہ می کند شبگیر را (صائبؔ)

راہِ سخن = گفتگو کرنے کا راستہ، ہمکلام ہونے کی راہ۔

رایتِ لشکر = فوج کا علم، فوج کا جھنڈا۔

رایت بمعنی لشکر کا علم، جھنڈا۔

ہو مبارک تا صدی سال چتر و سلطنت

سایہ افگن سر پہ ہو رایت علم بردار کا (تلخؔ)

ربُّ النّاس = انسانوں کا رب بمعنی اللہ تعالیٰ۔

رب بمعنی پالنے والا، خدا۔

یارب چمن نظم کو گلزار ارم کر

اے ابرِ کرم خشک زراعت پہ کرم کر (انیسؔ)

رب ہمارا غیب داں ہے یہ کراماً کاتبین

رات دن تحریر کیا کرتے ہیں مہمل وش پر (داغؔ)

ربطِ نہانی = خفیہ تعلق، پوشیدہ تعلق۔

ربط بمعنی تعلق، بندش، لگاؤ، علاقہ۔

ربطِ باہم سلسلہ جنبانِ کیفیت ہوا
دیکھ کر دامن مجھے آیا گریباں کا خیال (مؤلف)

نہانی بمعنی پنہاں، پوشیدہ، مخفی۔

آلِ سوز و غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمعِ زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی بدایونی)

رحمتِ عام = خدا کا لطفِ عام، خدا کا فیضِ عام۔
رحمت بمعنی اللہ کا کرم، اللہ کی مہربانی۔

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی (میر)

رخسار رہینِ غازہ = مدھن گل گوں (پوڈر) کے محتاج
چہرہ غازہ کا زیرِ بارِ احسان، رخسار گلگوں کے پابند
رخسار بمعنی گال، عارض۔

میں باغ میں ہوں طالبِ دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا (آتش)

رہین بمعنی گروی، رہن رکھا ہوا، زیرِ بار۔

رہینِ منتِ برقِ بلا ہوں
کہ یہ شمعِ مزارِ بے کساں ہے (رشک)

رخشِ سبک عناں = تیز رفتار گھوڑا۔
سبک عناں بمعنی سبک گام۔

ایں قامتِ خمیدہ و عمرِ سبک عناں
تیرِ کشادہ و کمانِ کشیدہ است
عمرِ سبک عناں تو در جنبش آورد (مرزا صائب)
ایں پایدار مرکزِ عالی مدارِ ھم (حافظ شیرازی)

رخشِ عمر = عمر کا گھوڑا، توسنِ عمر۔
رخش بمعنی گھوڑا۔

پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا
آنکھوں کو انتظار رہا اس غبار کا (انند)

رخش کے لغوی معنی سفید و سرخ ملے ہوئے کے ہیں چونکہ
ایران کے مشہور پہلوان کے گھوڑے کا رنگ سفید اور سرخ تھا
اس لیے اس کو رخش کہتے تھے پھر ہر گھوڑے کو رخش کہا جانے لگا۔

رخصت = اجازت۔

رخصت ہے باغباں! کہ ٹک دیکھ لیں چمن
جاتے ہیں دل جہاں سے پھر آیا نہ جائے گا (سودا)

رخصتِ بیباکی و گستاخی = گستاخی کرنے اور نڈر ہو
جانے کی اجازت۔ رخصت بمعنی اجازت۔
بے باکی بمعنی نڈر ہونا، بے خوف ہونا، بے جھجک ہونا۔
گستاخی بمعنی بے ادبی، شوخی۔

رخصتِ نالہ = نالہ کرنے کی اجازت، گریہ وزاری
کی اجازت۔

ردِّ سحر = جادو کا توڑ، جادو کے اثر کو زائل کرنے کا عمل
جادو کے اثر کو پلٹا دینا۔ ردّ بمعنی پلٹا دینا، پھیر دینا،
واپس کرنا، باطل کرنا، ناکام کرنا، بیکار۔

قتل پر ان کے ستمگار تو کد کرتے تھے
پر یہ کس خوبی سے ہر وار کو رد کرتے تھے (انیس)

ردِّ قدح = قدح کو رد کرنا، شراب کے پیالہ کو واپس کرنا،
انکار کرنا، شراب سے گریز کرنا۔

رد بمعنی بیکار کرنا، ناکام کرنا، واپس کرنا، پھیر دینا

قدح بمعنی شراب، جام، پیالہ۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دستِ مسیح میں ہے قدح آفتاب کا (آتش)

اردو میں ردّ و قدح کا محاورہ بھی بحث و حجت کے معنی
میں استعمال ہوتا ہے۔

پسند منکر ناداں سے ہے خطاب کسے
ہے ردّ و قدح کی یاں عادت خراب کسے (اوج)

رزق ہم = ایک دوسرے کا رزق، ہم رزق، ہم رزق
ہونے سے مراد ایک دوسرے کو کھا جانا۔
رزق بمعنی روزی، خوراک، کھانا۔

واہ کیا رحمت رزاق ہے ماشاءاللہ
بیشیِ جرم سے کم رزق مقرر نہ ہوا (اسیر)

رسائی انجام = انجام کی رسائی۔
رسائی بمعنی پہونچ، باریابی، تاثیر

یاس سے وعدہ وفائی کی امید
اپنی آہوں سے رسائی کی امید (مرزا رسوا)

ایسی رسائی کیجئے پیدا کہ کھینچ کر
خلوت میں انجمن سے ہمیں یار لے چلے (آتش)

رستخیز اندازہ = قیامت کی طرح، قیامت کی کیفیت پیدا
کرنے والا۔ رستخیز (رستاخیز) مرکب ہے رست بمعنی آزاد،
چھوٹ۔ رستن مصدر سے بمعنی چھوٹنا اور خیز سے بمعنی اٹھنا
خاستن مصدر سے بمعنی اٹھنا کنایہ ہے قیامت۔

میدان رستخیز بڑا فتنہ زار ہے
وعدہ وہاں وفا ہو کسے اعتبار ہے (آسی جونپوری)

رسوائی اندازِ استغنائے حسن = حسن کی بے نیازی
کی شان کی رسوائی۔

رسوم و قیود = ریت رواج اور پابندیاں۔
رسم کی جمع رسوم بمعنی رواج، ریت، طریقے۔
قید کی جمع قیود بمعنی پابندی۔

رشتہ = تاگہ، دھاگا، لگاؤ، تعلق، سلسلہ۔

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بار شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زار شمع (ناسخ)

ایک رشتہ ہے لزومِ ذہنی
جس کے تابع ہیں رسومِ دینی (مرزا رسوا)

تار ایک ہی ہے سبحہ و زنار کا امیر
اسلام و کفر میں بھی ہے رشتہ قریب کا (امیر مینائی)

رشک سوال و جواب = سوال و جواب کرنے کا رشک
رشک بمعنی جلن، حسد، دوسروں کی اچھائی حاصل کرنے
کی خواہش۔

رشک کے مارے رقیب دوسیہ ہوتے ہیں ذبح
چلتے ہیں کوچے میں اس کے صورت شمشیر ہم (صبا لکھنوی)

کیا رشک عرشیوں کی مجھے بارگاہ کا
زائر ہوں آستانِ حبیب الٰہ کا (سالک دہلوی)

رشتۂ شیرازۂ مژگاں = مژگاں شیرازہ کا رشتہ۔
رشتہ بمعنی تاگا، دھاگا، ڈورا، قرابت، عزیز داری۔

سب ہوں دُرِ یکتا نہ علاقہ ہو کسی سے
نذر انکی یہ ہوں گے جنہیں رشتہ ہے نبی سے (انیس)

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بارِ شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زارِ شمع (آتش)

شیرازہ بمعنی تاگا یا فیتہ جو کتاب کی جزبندی کے بعد پشتے کے دونوں طرف سلائی کے مضبوط رہنے کے لیے لگایا ہوا ہے۔

صرف شیرازہ جو ہوا ایثار
ہے رگِ جانِ عاشقاں زار (سودا)

رشتۂ فیضِ ازل = فیضِ ازل کا تاگا،
ازل بمعنی زمانہ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو، آغازِ خلقت کا زمانہ۔

ازل میں تو بھی تھا جب دور میں جامِ شراب آیا
وگرنہ نور یہ تجھ میں کہاں سے آفتاب آیا۔ (ثاقب لکھنوی)

رشتۂ گوہر = وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے ہوئے ہوتے ہوں۔ رشتہ بمعنی ڈورا، قرابت۔

سب ہوں دُرِ یکتا نہ علاقہ ہو کسی سے
نذر انکی یہ ہوں گے جنہیں رشتہ ہے نبی سے (انیس)

رشتۂ ہر شمع = ہر شمع کا تاگا۔

رشتۂ شمع = موم بتی (شمع) کا تاگا جو جل کر روشنی دیتا ہے۔ شمع کی بتی۔ رشتہ بمعنی تاگا (جو موم بتی میں جل کر روشنی دیتا ہے)

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بارِ شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زارِ شمع (آتش)

رعنائی خیال = رنگینیٔ خیال، خیال کی شوخی۔
۔ رعنائی بمعنی زیبائی مراد حسن۔

مصرعِ سرو میں لاکھوں ہی نکالوں شاخیں
باندھوں مضمون جو قدِ یار کی رعنائی کا (آتش)

رفتارِ عمر = عمر کی رفتار، عمر گذرنا، عمر کا بسر ہونا۔
رفتار بمعنی چال، چلنے کا انداز۔

پیدا نہ ہو زمیں سے نیا آسماں کہیں
دل کانپتا ہے آپ کی رفتار دیکھ کر (یگانہ چنگیزی)

رفتارِ قلم = قلم کی رفتار۔

رفتۂ رفتارِ دوست = معشوق کی چال کا شیدائی، محبوب کی رفتار کا دیوانہ۔
رفتہ بمعنی وارفتہ، بے خود، عاشق۔

وہ چلیں کیونکر مری میت کے ساتھ
جاتے ہیں رفتہ ہے رفتار کا (جلال)

رفعتِ ہمتِ صد عارف = سو عارفوں کے ہمت کی بلندی،
عارف بمعنی پہچاننے والا مراد خدا شناس۔
رفعت بمعنی بلندی، اونچائی۔

کبھی طاعت میں ملک سے بھی سوا
کبھی رفعت میں فلک سے بھی سوا (مرزا رسوا)

رفوئے زخم = زخموں پر رفو کرنا، زخموں میں ٹانکے لگوانا۔
رفو بمعنی سوئی سے اس طرح تاگے بھرنا کہ کپڑے کی بناوٹ سے مل جائے اور سلائی کا عیب ظاہر نہ ہو۔

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم
تیرے دل میں تو بڑا کام رفو کا نکلا۔ (مصحفی)

ہمیشہ ہم نے گریباں کو چاک چاک کیا
تمام عمر رفوگر رہے رفو کرتے (آتش)

رقم آموزِ عباراتِ قلیل = کم الفاظ تحریر کرنے والا۔
رقم بمعنی تحریر، لکھنا۔

دل مایوس میں جب درد و الم ہوتا ہے
نگہِ یاس سے چہرے پہ رقم ہوتا ہے (مولف)

آموختن مصدر سیکھنا، سکھانا آموز بمعنی سکھانے والا، سیکھنے والا۔

رقمِ بندگی حضرت جبرئیل امین = حضرت جبرئیل امین کے سجدوں کے نشانات۔
رقم بمعنی نشان، مہر۔

رقم ہونا = تحریر ہونا، لکھا جانا۔

دل مایوس میں جب درد و الم ہوتا ہے
نگہ یاس سے چہرے پہ رقم ہوتا ہے (مولف)
کہ رقم ہو نام میرا دفتر غلمان داور میں (دبیر)

رقیب سر و ساماں = ساز و سامان کا دشمن۔
رقیب بمعنی دشمن، مخالف۔

رکاب = لوہے کے بنے ہوئے پاؤں رکھنے کے حلقے جو گھوڑے کی زین کے دونوں طرف لٹکتے رہتے ہیں اور جس میں پاؤں رکھ کر گھوڑے کی سواری کی جاتی ہے۔

جھکائے سر کو رسول جلیل روتے تھے
رکاب تھامے ہوئے جبرئیل روتے تھے (عشق)

رگِ تاک = انگور کی رگ۔ رگ بمعنی نس مراد انگور کی بیل کی رگیں۔

رگِ جاں = گردن کی بڑی رگ جو دوسری تمام رگوں کو خون پہونچاتی ہے، شہرگ۔

پتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو
آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہے وہ نور ہے تو
نزدیک رگِ جاں سے ہے اس پر یہ بُعد
اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو (انیس)

رگِ لیلیٰ = لیلی کی رگ۔

رگ وپے = رگ پٹھا، سارا جسم۔

نشہ دوڑا جو رگ وپے میں ہمارے ساقی
نظر آنے لگے وہ عرش کے تارے ساقی (صفی لکھنوی)
ہر رگ وپے میں کس لیے ایک نئی امنگ ہے
دامن آرزو سمٹ صحن زمانہ تنگ ہے۔ (ثاقب لکھنوی)

رگِ ہر خار = ہر کانٹے کی رگ۔

رم = بھاگنا، ہرن کا وحشت سے تیزی سے بھاگنا، تیز رفتاری۔

رام کس طرح کرے گا کوئی صیاد اسے
اپنے سایے سے بھی رم کرتا ہے آہو اپنا (نذر لکھنوی)
کیا کروں مدح تیرے اسپ کی اے شاہسوار
شیر کی آنکھ ہے رم آہوے صحرائی کا (امیر)

رنجِ بالیں = تکیے کے لیے رنج کا سبب تکیے کے لیے تکلیف دہ، تکیہ کو ایذا پہونچانے والا۔

رنجِ رہ کیوں کھینچیے = راستے کی تکلیفیں کیوں اٹھائیے۔

رنج کھینچنا بمعنی صدمہ برداشت کرنا۔

مرض الموت محبت ہے نہ ہوگا جاں بر
رنج بیہودہ عبث لے مرے غمخوار نہ کھینچ (ذوق)

رنج گراں باری زنجیر = زنجیر کے وزنی ہونے کی تکلیف۔
رنج بمعنی تکلیف، زحمت، مشقت۔

الٰہی ہم کو آئے یا چلا دے دل کو موت آئے
کہ بیماری سے بدتر رنج ہے بیمارداری کا (امیر)

رنج نومیدیٔ جاوید = دائمی ناامیدی کا دکھ۔
رنج بمعنی تکلیف، دکھ۔ نومیدی بمعنی ناامیدی،
مایوسی۔ جاوید بمعنی ہمیشہ، دائم۔

نہایت ماندگی کا رنج اٹھایا
نشانِ منزلِ مقصد نہ پایا (امیر)

رندانِ درِ میکدہ = شراب خانہ میں شراب پینے والے۔
رندِ شاہد باز = معشوق باز، مے نوش، حسن پرست، میخوار۔
رند بمعنی شرابی، آزاد، مےکش
شاہد باز بمعنی حسینوں سے محبت رکھنے والا، حسن پرست،
حسینوں سے رغبت رکھنے والا۔

رنگ ادائے گل = پھولوں کی ادا کا رنگ، پھول کے
حسن کی رنگینی۔

رنگا رنگ = رنگ برنگ کی، قسم قسم کی، طرح طرح کی،
دلچسپ، طرح طرح کی رنگینیاں۔

سر پہ ہے یہ فلک مینا رنگ
زیر پا سطح زمیں رنگا رنگ (مرزا سودا)

رنگ تماشا باختن = تماشے کی رنگینیوں میں کھو جانا۔
رنگ تمکین گل ولالہ = گل ولالہ کی خودداری کا رنگ۔
رنگ شکستہ = اڑا ہوا رنگ، منہ پر ہوائیاں اڑنا۔

رہنے نہ دے اثر مرے رنگ شکستہ کا
مانی بھرے شبیہ میں گر لاکھ بار رنگ

رنگیں نوائی = خوش الحانی، شیریں نوائی، خوش نوائی۔

رواں = جاری، چلتا ہوا، جان، تیز،

گلزار میں چلے تو نسیم سحر بنے
ہو کے رواں جو بحر میں بہنے گہر بنے (مودب)

کوئی تو لمبی داڑھی لیے ہو گیا رواں
مونچھیں بھنویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا (نظیر)

روانیٔ آغاز = آغاز کی روانی، شروعات، جب سے
ابتدا ہوئی۔

روانیٔ روش = چال کی روانی مراد خوش خرامی،
چال کی تیزی، تیز رفتاری۔

روبکار = پیشی، مقدمہ کی سماعت کی تاریخ، سامنا۔

جاتا ہے بار بار عدالت میں کیوں اسیر
شاید مقدمہ ہے ترا روبکار کچھ (اسیر)

روبکاری = پیشی، عدالت میں پیش ہونے کا دن،
مقدمے کی سماعت، مقدمے کی کارروائی۔

روح القدس = وہ روح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر نازل ہوئی تھی۔ جبرئیلؑ۔

وہ خاکسار محو تضرع تھے فرش پر
روح القدس کی طرح دعائیں تھیں عرش پر (انیس)

روح نباتی = قوت نامیہ، روح بالیدگی۔

روداد چمن = چمن کی سرگذشت، چمن کے واقعات، چمن کے حالات۔

روداد (رویداد) بمعنی ماجرا، احوال، کیفیت، سرگذشت۔

سر پھوڑنے کو ہم تھے جو فرہاد نے چھوڑا
روداد ہماری ہوئی روداد کسی کی (اشرف)

روز بازار جاں سپاری = جان سپرد کرنے کا بازار، جان نچھاور کرنے کی گرم بازاری۔

روز بازار بمعنی گرمی بازار، بازار لگنے کا دن۔ دیہات میں ضرورت کی چیزیں روزانہ نہیں ملتی ہیں، اس لیے ہفتہ میں ایک یا دو دن بازار لگتا ہے اس کو روز بازار یا بازار کا دن کہتے ہیں۔ اس روز خوب زوروں پر خریداریاں ہوتی ہیں۔

روزن دیوار زنداں = قیدخانہ کی دیوار کا جھروکہ۔

روزن بمعنی جھروکہ، زنداں بمعنی محبس، قیدخانہ، جیل۔

ہمدمے اپنے روزن دیوار کر دیتا ہے بند
اُن سے اشبہ جو ہمارے دیدۂ بیدار ہیں (ناسخ)

روسیاہ = کالا منہ، گنہگار، خطاکار۔

احسان خوف پرسش روز جزا کے ہیں
رنگت سفید ہو گئی مجھ روسیاہ کی (جلال)

روش خاص = خاص روش، خاص راستہ، خصوصی راہ۔ خاص چال، خاص طرح کی رفتار

اس روش سے وہ چلے گلشن میں
بچھ گئے پھول صبا لوٹ گئی (امیر مینائی)

روشناس = صورت آشنا، جان پہچان والا، واقف کار۔

شادی ہے آگیا جو کبھی کوئی روشناس
دن کٹ گیا تو شب کو بڑھا اور بھی ہراس (عشق)

روشناس ثوابت و سیار = ساری دنیا میں متعارف۔

ثوابت وہ ستارے جو ایک جگہ پر قائم رہتے ہیں اور گردش نہیں کرتے، سیار وہ ستارے جو گردش کرتے ہیں۔

روشناس خلق = تمام دنیا سے روشناس، تمام دنیا میں متعارف، جس کو دنیا بھر کے لوگ پہچانتے ہوں۔

روشناس بمعنی جان پہچان۔

دل نے ہم کو مثال آئینہ
ایک عالم سے روشناس کیا (میر)

روشناسی = ملاقات، باریابی، واقف کاری، روشناس ہونا۔

روکش خورشید عالم تاب = ساری دنیا کو روشن کرنے والے سورج کا حریف۔

روکش بمعنی رعنائی و زیبائی اور حسن و جمال میں مقابل۔

روکش اس کا ہو کیا گل خودرو
وہ نزاکت وہ رنگ و بو ہی نہیں (داغ دہلوی)

روکش سطح چرخ مینائی = نیلے آسمان کی سطح کے مقابل، مدمقابل۔ روکش بمعنی روبرو۔

ہے روکش آفتاب ذرّہ بلا ذریعہ و بے وسیلہ

وہاں لگائی ہے دل نے جہاں مجال نظر نہیں
(ناسخ لکھنوی)

مینا سبز رنگ کے پتھر کا سیاہ جوہر، نیلگوں سبز رنگ، شراب کی بوتل، صراحی، مینائی نیلگوں۔

رنگ پاں سے سبز سونا بن گئے کندن کے گل

مبتذل تشبیہ ہے سونے پہ مینا ہو گیا
(ناسخ)

روکشی = مقابلہ، سامنا، دو بدو ہونا، منھ در منھ۔

رونقِ بزمِ مہ و مہر = چاند اور سورج کی محفل کی رونق۔

رونق کارگاہ برگ و نوا = برگ و نوا کی بارگاہ کی رونق مراد باغ کی رونق۔

رونقِ ہستی = رونقِ دنیا۔

ہستی بمعنی زندگی، دنیا۔

رُوئے سخن = سخن کا اشارہ، تخاطب، خطاب۔

رُوئے نگار = معشوق کا چہرہ۔

نگار۔ محبوب، نقش، بت۔

چہار چیز کہ دل می برند کدام چہار

شراب و سبزہ و آب رواں و روئے نگار (زیب النساء)

رہِ اضطراب = حالتِ بے قراری میں طے ہونے والا راستہ

رستم = پسر گودرز ایران کا مشہور عالم بہادر اور شجاع پہلوان جس نے کہ خسرو کے زمانے میں بڑی بہادری سے جنگیں لڑیں۔

بہ پنجم چو رستم گودرز بود

کہ با بار ماں او نبرد آزمود (فردوسی)

رہبرِ قطرہ = قطرہ کا رہنما، قطرہ کو راستہ دکھانے والا۔

رہِ پرسش = پرسانِ حال کا ذریعہ، پرسشِ حال کے لیے راستہ۔

رہروِ راہِ خلد = جنت جانے والا، جنت کی طرف سفر کرنے والا مسافر۔

رہزن = لٹیرا، قزاق، ڈاکو۔

نہ آیا جب دل غربت زدہ تلمیح کی چالوں میں

لباس رہبری پہنے ہوئے رہزن یہ کیا گزری

رہزنِ تمکین و ہوش = ہوش و حواس کو لوٹ لینے والا۔
(شفق لکھنوی)

رہزن بمعنی لٹیرا، ڈاکہ ڈالنے والا۔

تمکین بمعنی جگہ دینا، جگہ پر پاؤں رکھنا، شان و شوکت رعب داب۔

آتا ہے یہ جی میں کہ کروں عرض تمنا

لیکن تری تمکین اجازت نہیں دیتی (شفق لکھنوی)

آتش نے "تمکین" مذکر نظم کیا ہے۔

تول دیکھا ہم نے میزانِ خرد میں بارہا

کوہ سے اے نازنیں بھاری ترا تمکیں ہوا (آتش)

رہنِ مے = شراب کے لیے گروی۔

رہِ وادیٔ خیال = وادیٔ خیال کا راستہ۔

وادی بمعنی نشیبی ہموار زمین، میدان۔

رَہ و رسمِ ثواب = ثواب حاصل کرنے کے طور طریقے
مراد عبادت۔

رہین = گروی، رکھی ہوئی چیز مراد مستاہن، ذمہ دار۔

رہینِ منتِ برق بلا ہوں
کہ یہ شمع مزا لیے کساں ہے (رشک)

رہینِ ستم ہائے روزگار = زمانہ کے مصائب میں مبتلا
دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار۔

رہین بمعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔

رہینِ سخن = رہینِ فکرِ سخن، فکرِ سخن کا مرہون منت
رہینِ شعر گوئی۔

ریاضت = عبادت، محنت، مشقت۔

حق تعالیٰ چمن خلد میں گھر دے بھائی
اس ریاضت کا خدا تجھ کو ثمر دے بھائی (انیس)

ریزشِ سجدۂ جبینِ نیاز = نیاز مند پیشانی کے
سجدوں کی ریزش۔

ریزۂ الماس = ہیرے کا ٹکڑا، ہیرے کی کرچ۔

ریزۂ شیشۂ مے = شراب کی بوتل کی کرچیں۔

ریشہ = نس، رگ، ریشہ، بھوسڑا، پھڑا، دھاگہ۔

کس زباں سے لمعۂ دندانِ جاناں ہو بیان
تار چاندی کا ہر اک ریشہ ہوا مسواک کا

ریشہ دوانی = سازش کرنا، شرارت کرنا، سازش کرنا، (ناسخ)
فساد پھیلانا، سرانگیزی پھیلانا۔

مجنوں کے سوزِ غم نے ریشہ دوانیاں کیں
دو لکڑیاں رگڑ کر لگتی ہے آگ بن میں (قدر بلگرامی)

ریشگی = خلش۔

ریشہ صد نیستاں = سیکڑوں نیستانوں کے ریشے، مراد
نیستانوں کی رگیں۔

ریشہ بمعنی درخت کی آگ۔

کس زباں سے لمعۂ دندانِ جاناں ہو بیاں
تار چاندی کا ہر اک ریشہ ہوا مسواک کا (ناسخ)

ریشۂ نارنج صفت = نارنج کے ریشہ کی طرح نارنگی
کے ریشے کی مانند۔

ریو و ریا = چاپلوسی اور نمائش۔

ریو بمعنی دکھاوٹ، ریاکاری بمعنی نمود و نمائش۔

خلائے کے وہ بشر کو اڑا دیو
پہونچا چمار پاس لے ریو (گلزارِ نسیم)

ریا بمعنی ظاہرداری، نمود و نمائش، دنیاسازی۔

طاعت میں ریا جو تجھ سے ناشی ہوگی
پرسش میں غضب کی جاں خراشی ہوگی (رشک)

ز

زانوئے تامل = فکر میں سر بہ زانو۔

زانوئے فکرِ اختراعِ جلوہ = نئے نئے جلوے دکھانے
کی فکر میں غرق جلوہ دکھانے کے نئے نئے انداز اختراع
کرنے کی فکر میں سر بہ زانو۔

زبانِ سپاس = شکر گزاری کی زبان، شکر ادا کرنے والی زبان۔

زبونی کشِ تاثیر = تاثیر کی احسان مندی۔
زبونی کش بمعنی ذلت احسان مندی۔

زحمتِ مہرِ درخشاں = آفتاب کی تیزی کی تکلیف، آفتاب کی گرمی کی زحمت۔

زخم پر نمک چھڑکنا = زخم پر نمک چھڑکنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لیے زخم پر نمک چھڑکنے کا محاورہ تکلیف پہونچانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مراد تکلیف میں اضافہ کرنا۔

شبِ فرقت میں اس کانِ ملاحت کے تصوّر نے
نمک چھڑکا ہے زخمِ دیدۂ بیدار پر کیا کیا (آتش)

زخمِ تمنا کھانا = آرزو پوری نہ ہو سکنا، زخمِ محرومی، ناکامی کا گھاؤ۔

زخمِ تیغِ ناز = ناز و ادا کی تلوار کا گھاؤ۔

زخود رفتۂ بیدائے خیال = دشتِ خیال کا از خود رفتہ۔
از خود رفتہ بمعنی آپے سے باہر۔
بیدا بمعنی دشت، صحرا، بیابان۔

زخمِ سوزن = سوئی کا زخم، سلائی کا زخم، سوئی کے چبھنے سے جو زخم آئیں۔ سوزن بمعنی سوئی۔

فصلِ گل باقی ہے کر لو گے گریباں پھر چاک
آنے دو سوزن اگر بہرِ رفو آتی ہے (آتش)

زر از دست رفتہ = وہ زیادہ دولت جو صرف ہو کر ہاتھ سے نکل چکی ہو مراد گذشتہ امارت تموّل تھی۔

زدہ امتثالِ امر = بطور تعمیلِ ارشاد۔
امتثال بمعنی حکم ماننا حکم بجالانا۔

ذاتِ اقدس تابعِ حکمِ خدائے لم یزل
اہلِ دیں کو حکم کی ہے اس کے لازم امتثال (تسلیم)

امر بمعنی حکم، بات جمع اوامر۔

نفی اس بات سے جو ہو اثبات
امر اس کا قبول کر ہیہات (دشت گلزار)

زعمِ جنوں = جنون کا گمان، ظنِ دیوانگی۔
زعم بمعنی گمان، ظن، غرور۔

چند باتوں پہ ہے حکمت کا مدار
اور سب زعم ہیں ان کے بیکار (مرزا رسوا)

زلفِ پر شکن = گیسوئے خم دار، گھونگھر والے بال۔

زلف کے سر ہونے تک = زلف کے باخبر ہونے تک، زلف کی مہم سر ہونے تک۔

زمزم = بیت اللہ شریف میں واقع کنویں کا نام، زمزم کا پانی۔

دعا کرتا ہے یہ کعبہ میں زمزم
خداوندا یہ طوفاں ہو کہیں کم (امیر مینائی)

جب حضرت ابراہیمؑ اپنی زوجہ ہاجرہ اور نومولود فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ کی وادی بے آب و گیاہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور حضرت ہاجرہ اپنی اور نومولود بچے کی پیاس بجھانے کے لیے صفا اور مروا پہاڑیوں کے درمیان چکر لگا رہی تھیں تو خدا کی قدرت سے حضرت اسمٰعیل

کے پاؤں رگڑنے سے جو چشمہ پھوٹ نکلا تھا اس کو
زمزم کہتے ہیں۔ آب زمزم کو مسلمان متبرک سمجھتے ہیں۔

سلام لکھتا ہوں میں حرم کے قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے (مونس)

زمزمۂ اہل جہاں = دنیاداروں کے نغمے، اہل جہاں کی لاف زنی، دنیاداروں کی ہرزہ سرائی۔

زمزمہ بمعنی سرود، نغمہ، خوش آوازی کے ساتھ گانا

نوائے چند سے ہیں گوش آشنا جن کے
خوش آئے گا نہ انھیں زمزمہ عنادل کا (رند)

زمزمہ ساز = زمزمہ سنج، گانے والا۔

تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا
بے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زمزم (ذوق)

زمزمۂ مدحتِ شاہ = بادشاہ کی مدح سرائی کی زمزمہ سنجی۔ زمزمہ بمعنی نغمہ، خوش آوازی سے گانا، سرود۔

نوائے چند سے ہیں گوش آشنا جن کے
خوش آئے گا نہ انھیں زمزمہ عنادل کا (رند)

زمزمۂ نعتِ نبی = رسول اللہؐ کی نعت کا نغمہ۔
نعت اس نظم کو کہتے ہیں جس میں محمد رسول اللہ کی مدح کی جائے۔

کلام نعت جو بھیجا تو اب بطور رسید
فرشتے بھیج رہے ہیں سلام اور درود (مائل لکھنوی)

زُنّار = جنیو۔ سوت کا دھاگا جو برہمن اور اعلیٰ ذات کے ہندو گلے میں پہنتے ہیں۔

زندانِ عشق چھٹ گئے مذہب کی قید سے
کنٹھا رہا گلے میں نہ زنار رہ گیا۔

زنار کو مونث بھی نظم کرتے ہیں۔

بخود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن
تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی (رشک)

زنانِ مصر = مصر کی عورتیں۔
یہ تلمیح ہے مصر کی ان عورتوں کی طرف اشارہ ہے جنھوں نے یوسفؑ پر زلیخا کی وارفتگی کا قصہ سن کر طنز کیا تھا۔ اور زلیخا نے ان سب کو جمع کر کے حضرت یوسفؑ کو ان خواتین کے سامنے پیش کیا تو وہ سب حضرت یوسفؑ کے حسن کو دیکھ کر اس قدر مبہوت ہوئیں کہ اپنے اپنے ہاتھ اُن چھریوں سے کاٹ لیے جو پہلے سے زلیخا نے ان کو پھل کاٹنے کو دے رکھی تھی۔

زینتِ جیبِ کفن = کفن کی جیب کی زیبائش۔ کفن کا وہ حصہ جو گریباں کے طور پر مردے کے سینے پر ہو اس کو جیب کفن کہتے ہیں۔

زندانی تاثیرِ الفت ہائے خوباں = حسینوں کی محبت کی تاثیر کا اسیر۔
زندانی بمعنی قیدی، گرفتار، اسیر۔ تاثیر بمعنی اثر۔ الفت ہائے خوباں بمعنی حسینوں کی محبت۔

زنجیرِ رسوائی = سلسلۂ بدنامی، بہت زیادہ بدنامی، سلسلِ رسوائی۔

زنجیرِ موجِ آب = پانی کی لہروں کا سلسلہ۔

زندگی افزا = روح افزا، زندگی بڑھانے والا۔

زنگار = سبز رنگ، زنگ، کساؤ۔ آئینہ کا میل جو سبزی مائل ہوتا ہے۔

آغاز سبزہ خط رخسار نے کیا
بے نور آئینہ ترا زنگار نے کیا (زند)

زنگار رخ آئینہ حسن یقیں = حسن یقین کے آئینہ کا زنگار، حسن یقین کے آئینہ کا بے صیقل ہونا۔

زنہار = (زینہار) ہرگز۔

اردو میں یہ لفظ عام طور پر منفی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس قطعہ میں مرزا غالب نے اثبات کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

زنہار اوڑھنے کی نہیں کل کی اوڑھنی
باجی مجھے منگا دو جھلا جھل کی اوڑھنی
(جان صاحب)
سچ پوچھو تو اردو کی فقط صاف زباں ہے
مضموں نہیں زنہار وہ تحریر
(واعظ)

زوال آمادہ = زوال کی طرف مائل، زوال کے لیے تیار۔

زود پشیماں = جلد پچھتانے والا۔

زہر آب = زہر آلود پانی۔

پھپھولا کام افعی میں ہے واں اب تک جہاں ٹپکا
فلک کے جام سے یک قطرۂ زہر آب غم میرا
(ذوق)

زہر غم = غم کا زہر۔

زہرہ = ایک ستارہ کا نام جس کو ناہید بھی کہتے ہیں جو تیسرے آسمان پر ہے۔

دم رقص اس نے جو کی زلف وا
تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی (صبا)

زہرۂ ابر = بادل کا پتا۔ زہرہ بمعنی پتا

آنکھ قاتل کی نہ کیوں کر ہو مرے زخموں پہ
زہرہ پانی ہوا جاتا ہے نمک دانوں کا
(امیر مینائی)

زہرۂ آب ہونا = پتا پانی ہو جانا، حوصلہ پست ہو جانا، دہشت زدہ ہونا۔

کہوں میں کیا کہ ہے ہمسر دل بیتاب پارے کا
اُسے تو دیکھ کر ہوتا ہے زہرہ آب پارے کا (ظفر)

زیارت کدہ = زیارت گاہ، جہاں لوگ زیارت کے لیے اکٹھا ہوں۔

زیارت گاہ حیرانی = حیرت کی زیارت گاہ۔

زیارت گاہ طفلاں = بچوں کی زیارت کرنے کی جگہ وہ جگہ جہاں کمسن لڑکے زیارت کے لیے اکٹھا ہوں۔

زیر بار منت درباں = درباں کا احسان مند۔

زیر بار منت بمعنی احسان کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا۔ زیر بار احسان۔

درباں بمعنی سنتری، پاسبان۔

اپنے جانے کی روا داری نہ ہوتی غیر کیا
اے در جاناں اگر ہوتے ترے درباں ہم (رشید)

زیست حرام ہونا = زندگی حرام ہونا، زندگی تلخ ہونا۔ زندگی میں کوئی مزہ باقی نہ رہنا۔

لیکن یہ وہ تنگیں ہے کہ رہتا ہے جس سے نام
دم بھر لب سے جُدا ہو تو ہے زندگی حرام
(انیس)

زینتِ طینت = طینت کے لیے باعث زینت۔

طینت بمعنی فطرت، سرشت۔ یہ لفظ "طین" سے بنا ہے جس کے معنی گیلی مٹی ہے انسان مٹی کا بنا ہے اس لیے اس کے طینت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

طینت آدم میں حق اللہ کیا نشو و نما
ایک مشت خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی (ثاقب لکھنوی)

س

سات اقلیم = ہفت اقلیم مراد کل کائنات، سارا عالم

قدیم زمانہ کے حکما نے دنیا کی تقسیم مشہور سات سیاروں یا ان خطوط سے کی ہے جن سے ربع مسکون کی چوڑائی معلوم کی جاتی ہے۔ ان حکما نے ربع مسکون کے عرض کو خط استوا سے نوے درجہ کا اندازہ لگایا اور اس میں سے تیس درجہ قطب شمالی کی سمت سے خارج کر کے اقالیم سبع کا ساٹھ درجہ عرض رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا تھا جو ہفت اقلیم کہلاتے تھے۔

سادگی آموزِ بتاں = معشوق کو سادگی سکھانے والا۔

معشوق کو آرائش نہ کرنے کی تعلیم دینے والا۔

سادگی ہائے تمنا = آرزوئے وصال کی ناسمجھی۔

سادہ پرکار = سیدھے سادے ہوشیار۔

سادہ بمعنی سیدھے سادے۔

پرکار بمعنی ہوشیار، چالاک۔

سادہ دل = نادان، احمق، صاف دل، بے کپٹ، بے کینہ، بھولا۔

وہ سادہ دل ہوں کہ تا وقت دیکھیں مجھکو
جمی ہوئی ہے بت بے وفا کے آنے کی
(مراق)

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری
(ڈاکٹر اقبال)

سازِ انا البحر = نغمہ انا البحر۔

انا البحر = میں سمندر ہوں۔ ساز بمعنی باجا۔ انا بمعنی میں بحر بمعنی سمندر۔

سازِ آہنگِ شکایت = شکایت کے نغمے کا ساز۔

سازِ چمن طرازیِ داماں = دامن کی گلکاری کا سامان

سازِ صدائے آب = جل ترنگ کی آواز۔

جل ترنگ = پیالیوں میں پانی بھر کر لکڑی کی چھڑی سے بجاتے ہیں تو اس سے آہنگ پیدا ہوتی ہے۔

سازِ طالعِ ناساز = سازِ بد نصیبی، بد قسمتی کا ساز، الٹا بجنے والا۔

ساز بمعنی باجا۔ طالع بمعنی قسمت، مقدر، نصیب۔

ناساز بمعنی نادرست، ناموافق، ناسازگار۔

سازہا مستِ طرب = موسیقی کے سازوں کی نشۂ طرب سے مستی۔ یعنی موسیقی کے ساز طرب کے نشہ میں مست ہیں۔

سازِ ہستی = زندگی کا ساز مراد زندگی، حیات۔

ساز بمعنی باجا۔

دل میں پنہاں حسرتوں کا راز ہونا چاہیے
ساز اس محفل کا بے آواز ہونا چاہیے
(عاشق لکھنوی)

زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے (نامعلوم)

سازِ یک ذرّہ = ایک ذرّہ کا وجود

ساغرِ جم = جمشید کا پیالہ، جامِ جہاں نما، جم جمشید کا مخفف۔ فردوسی نے شاہنامہ میں جم کا ذکر ایران کے ایک عظیم المرتبت بادشاہ کی حیثیت سے کیا ہے مشہور ہے کہ ایران کے سائنسدانوں نے اس بادشاہ کی شراب نوشی کے لیے ایک ایسا پیالہ بنایا تھا جس میں مختلف رنگوں کی شراب نوشی کے لیے خطوط بنائے گئے تھے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پیالے میں یہ صفت تھی کہ بادشاہ کو ساری دنیا کا حال معلوم ہو جاتا تھا اس لیے اس پیالہ کو جامِ جہاں نما بھی کہتے تھے۔

جامِ جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے (غالب)

ساغرِ سرشارِ دوست = دوست کا ساغر لبریز، دوست کے ہاتھ کا شراب سے بھرا ہوا جام۔

ساغر کشِ حال = حال کی شراب کے ساغر پیتے رہے، غفلت میں گذارتے رہے۔

ساغرِ میخانۂ نیرنگ = میخانہ طلسم کا ساغر، میخانہ گردشِ ایام کا پیمانہ۔

سافل = نیچے والا، زیر، نیچ۔

سامانِ زنگ = زنگ کا سبب۔

سامانِ طرازِ نازشِ اربابِ عجز = عشاق کے غرور کا سامان مہیا کرنے والا۔

سامانِ عیش و جاہ = عیش و عشرت کا سامان۔ جاہ بمعنی رتبہ، قدر، عزت، مرتبہ۔

تیرا جو ہوا بندہ درگاہ بڑھا
اعزاز بڑھا، مال بڑھا، جاہ بڑھا (امیر)

دہلی میں مذکر اور مؤنث دونوں بولتے ہیں۔

بہارِ جہاں چلتی پھرتی ہے چھاؤں
ہوا کیا اگر جاہ حاصل ہوئی (مصحفی)

سامانِ نازِ زخمِ دل = زخمِ دل کے لیے سامانِ فخر و ناز۔

سامانِ وجود = سرمایۂ وجود، وجود کا سبب، باعثِ وجود، باعث بقائے عالم۔

ساقی بہ جلوہ = ساقی جس وقت جلوہ افروز ہوتا ہے۔

ساقیِ کوثر = نہرِ کوثر کا ساقی۔

اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے لحاظ سے روزِ حشر حوضِ کوثر پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کی تشنگی بجھائیں گے اس لیے انھیں کو ساقیِ کوثر کہا جاتا ہے اہل تشیع ساقیِ کوثر سے حضرت علی مراد لیتے ہیں۔

احسان کرو اللہ دبیر کا تصدق
پانی دے مجھے ساقیِ کوثر کا تصدق (دبیر)

ساقیِ گردوں = ساقیِ فلک۔

گردوں بمعنی چرخ، فلک۔

ابتک اتنا میری آہ بے اثر میں درد ہے
جھک گیا ہے پیرِ گردوں کے جگر میں درد ہے
(پیارے صاحب رشید)

ساکنانِ خطۂ خاک = زمین کے رہنے والے۔

ساکن بمعنی سکونت رکھنے والا، رہنے والا۔

خطہ بمعنی ملک، سرزمین، قطعہ

آیا جو نظر وہ خطۂ پاک
ہونے لگا سست اسپِ چالاک (مولانا عبد السین ظفر)

سال = عمر کا سال مراد عمر۔

سامانِ صد ہزار نمکداں = ہزاروں نمکدانوں۔
کا انتظام

سایۂ لالۂ بے داغ = ایسے لالہ کا سایہ جس میں کوئی داغ نہ ہو۔

سُبحۂ زاہد = زاہد کی تسبیح۔

سبحہ بمعنی تسبیح

فصلِ گل میں اس قدر ہے میکشوں کا دور دور
سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی
(ناسخ)

بعض شعراء نے سُبحہ کو مذکر نظم کیا ہے۔

ذکر کرتا ہوں کسی کی نرگسِ مخمور کا
سُبحہ میرے ہاتھ میں ہے دانۂ انگور کا (اسیر)

سُبحۂ صد دانہ = سو دانوں کی تسبیح۔

سَبدِ گُل = پھولوں کی ٹوکری جس میں پھول توڑ کر جمع کیے جائیں۔

پھولوں سے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سَبدِ گل فروش تھے (انیس)

سبزۂ خط = خط نمودار ہونے کی ابتدا، آغازِ خط۔

رخساروں پر بالوں کے اُگنے سے جو سبزی نمودار ہو

سبزۂ خط سے ہوا ہونے لگی سرخیِ لب
چمنِ حُسن سے لال اُڑ گئے بن کے ہریل
(محسن کاکوروی)

سبزہ زارہائے مطرا = تروتازہ سبزہ زار۔

سبزہ زار بمعنی مرغزار۔ وہ جگہ جہاں سبزہ کثرت سے ہو۔

ہنستا تھا کوئی گل نہ لہکتا تھا سبزہ زار
کانٹا ہوئی تھی سوکھ کے ہر شاخِ باردار (انیس)

مطرا بمعنی شاداب، تروتازہ۔

سبزۂ نوخیز مسیحا = مسیحا صفت محبوب کے چہرے پر نیا اُگا ہوا سبزہ جس سے بالوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔

سبزۂ نوخیز بمعنی تازہ اُگا ہوا سبزہ۔

چرخِ اوّل ہے ستاروں سے زمینِ گلشن
ہے زمیں سبزۂ نوخیز سے چرخِ اوّل
(قدر بلگرامی)

سبزۂ نہ چمن = نو آسمانوں کا سبزہ، نہ چمن مراد نو آسماں۔

سبقِ شوق مکرّر ہونا = سبقِ شوق کا دہرانا، اظہارِ شوق کا بار بار اظہار کرنا۔

سُبک = خفیف، ذلیل، ہلکا، حقیر، رسوا۔

اس تیزی سے آئے وہ سُبک بال
پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال
(محسن)

سُبک دست = تیز دست، جلد کام کرنے والا، پھرتیلا، شاق۔

جنوں کی سبک دستیوں کی قسم
نہ چھوڑوں گا گردن پہ تارِ گریباں (مومن)

سُبک سر = حقیر، ذلیل، کمینہ، اوچھاپن۔

سبو = گھڑا، مٹکا، مٹلیا، شراب رکھنے کا برتن۔

دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے
پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا (نذیر)

سپاس = شکر، ستائش، اظہار احسان مندی
سر کرے ہے۔ شکر ادا کر دیتا ہے۔

سپندِ بزمِ وصلِ غیر =
سپند بمعنی کالا دانہ جس کو نظر بد کے اثر کو دور کرنے
کے لیے صدقہ کے طور پر اتار کر جلایا جاتا ہے
رقیب کی محفل وصل کو نظر بد سے بچانے کے لیے کالا دانہ۔

ستائش = تعریف، مدح، سراہنا۔
ستودن مصدر تعریف کرنا، سراہنا۔
ع کس حسن سے لب پہ ہے ستائش ابوجد کی (انیس)

ستائش گر = تعریف کرنے والا، مدّاح۔

ستائش ناتمام = مدح ناکمل۔

ستم ظریف = ہنسی مذاق میں نوک جھونک کرنے والا،
جس کی ستم میں ظرافت ملا ہوا ہو، ظرافت کے پردے
میں ظلم کرنے والا۔

ہنس کر کبھو بلایا تو برسوں تلک رلایا
اس کی ستم ظریفی کس کے تئیں دکھاؤں (میر)

ستم ہمرہاں = ساتھ چلنے والوں کا ظلم، ہمراہیوں
کے مظالم۔

سجّادہ = جانماز، وہ کپڑا جس پر سجدہ کیا جائے، مصلّٰے
بزرگان دین کی مسند۔

واں کلمہ کفر کا یہاں شکر اس غفور کا
واں جادہ نار کا یہاں سجّادہ نور کا (دبیر)

سخت جانی ہائے تنہائی = سخت جان اس کو کہتے
ہیں جس کا دم مشکل سے نکلے سخت جانی کے معنی مرجانے کے
اسباب کے باوجود نہ مرنا۔
تنہائی بمعنی اکیلا یعنی جان لیوا اکیلا پن۔

سختی کشانِ عشق = عشق کی سختیاں اٹھانے والے

سُخنِ گرم = اثر کی گرمی سے بھرا ہوا کلام، پُر تاثیر اشعار

سراپا رہینِ عشق = سر سے پاؤں تک عشق کے پاس گرو
ہمہ تن محبت میں مبتلا۔

سُراغِ تفِ نالہ = نالہ کی گرمی کا پتہ۔
سُراغ بمعنی کھوج، پتہ تف بمعنی بخار، گرمی۔

دل اور جگر اپنے تو جلے آتش غم میں
جی کیونکہ بچاؤں کہو اس آگ کی تف سے (میر)

سُراغِ جلوہ = جلوہ کا سُراغ، جلوہ کی ٹوہ، جلوہ کا
پتہ، جلوہ کی تلاش۔
سُراغ بمعنی پتہ، نشان، ٹوہ، تلاش، جستجو۔

ہے میرے تئیں سُراغ دل کا
پھرتا ہوں لیے یہ داغ دل کا (درد)

سرِ انگشتِ حنائی = حنائی انگلی کا سِرا، حنائی انگلی
کا پور، دست حنائی کی انگلیاں۔

سَر بَر ہونا = غالب ہونا، کامیاب ہونا، عہدہ برا ہونا۔

سربسر = تمام و کمال، بالکل، اوّل تا آخر۔

وہ چہرہ، وہ بدن اس کا نازک

سربسر ناز، سراپا نازک (مرزا رسوا)

سر بہ گریباں = متفکر، فکرمند، گریباں میں سر ڈالے

سوچ میں پڑے ہوئے، نادم ہونا، شرمندہ۔

آئینہ ہوا اس رُخ کے حضور آن کے حیراں

پرتوِ گل رُخ کے وہ ہو سر بہ گریباں

(دبیر)

سر بہ مہر = جس کے منھ پر مہر لگی ہو۔

کھلے گا یار کا جوڑا لٹے گی جنس جنوں

نہ سر بہ مہر رہے گا خزانۂ زنجیر (بحر)

سر پہ آرے چلانا = آزار پہونچانا، روحانی اذیت

پہونچانا، ہلاکت میں پڑنا، جان پر بننا۔

اک ذرا کج جو گیسو میں سمجھ کر شانہ

آرا سر پر نہ کسی عاشقِ شیدا کے چلے (اسیر)

سرِ پُر شور = سر شوریدہ، جس سر میں سودا سمایا ہو،

سودائی، دیوانہ۔

سرِ پستانِ پریزاد = پری کے پستان کی بھٹنی، عورت

کے پستان کا وہ سرا جس کو بچہ منھ میں لے کر دودھ پیتا ہے۔

دمبدم گوئیاں کی ہیں مجھکو دلا یاد آئیاں

اودی اودی بھٹنیاں اور گوری گوری چھاتیاں

(رنگین)

سرِ پنجۂ مژگانِ آہو = ہرن کے پلکوں کے سرکا پنجہ۔

سرتاسر = بالکل، تمام، کمال، سربسر، از ابتدا تا انتہا

از اوّل تا آخر۔

نہ قرآن میں بھرا ہے سرتاسر

نہیں کلمے کا ان کے ہے منتر (شوق)

سرحدِ ادراک = عقل کی سرحد، سمجھ کی حدود۔

ادراک بمعنی عقل، فہم، سمجھ۔

غیر محسوسات کا ادراک کرتی ہے یہی

تخلیہ میں سیرِ ہفت افلاک کرتی ہے یہی (عزیز لکھنوی)

تجھے برسوں ہوئے ناوک لگائے او کماں ابرو

ابھی تک دل میں کچھ کچھ درد کا ادراک ہوتا ہے

(گویا؟)

سرِ دامن = دامن کا سرا۔

سر بمعنی سرا، چوٹی، نوک، اوپر، اندر بیچ میں۔

چلتے ہیں اور دیکھنے والا کوئی نہیں

شمع سرِ مزارِ غریباں ہیں تو ہیں (تسلیم لکھنوی)

گرم خرامِ ناز ہو تم یہ تو دیکھ لو

کس کا پڑا ہوا ہے سرِ رہگذار دل (امیر مینائی)

سرِ مژگاں مرے آنسو کا ستارہ چمکا

دار پر لب اثرِ جذبۂ منصور نہیں (عزیز لکھنوی)

سر رشتۂ اوقات = زندگی کے تاگے کا سرا۔

سر بمعنی سرا رشتہ بمعنی دھاگہ، تاگا۔

اوقات جمع وقت کی بمعنی زندگی، ہستی۔

کی ترے پیچھے تلخ سب اوقات

دن کو دن سمجھی اور نہ رات کو رات (شوق)

دن کو ہم ان سے بگڑتے ہیں وہ شب کو ہم سے

رسم پابندیٔ اوقات چلی جاتی ہے۔

(حسرت موہانی)

سررشتہ ایجاد = رشتۂ ایجاد۔

سررشتہ بمعنی رسی، ڈورا، علاقہ، تعلق، رشتہ، سلسلہ۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرتی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا (اسیر)

کس طرح کاٹیں تاسف سے نہ ہردم پشت دست
ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں سررشتہ تدبیر ہم (انشاء)

سررشتہ سلامت = سلامتی کا سررشتہ،
سلامتی کا تعلق، سلامتی کا سلسلہ۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرتی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا (اسیر)

سررشتہ وفا = وفا کے رشتہ کا سرا۔

سرِ رہ گذر = سرِ راہ، راستہ میں۔

گرم خرام ناز ہو تم یہ تو دیکھ لو
کس کا پڑا ہوا ہے سرِ رہگذار دل (امیر مینائی)

سرسودائے انتظار = حسن انتظار کی خریداری کا شوق
متاع انتظار کی خرید کا خیال۔

سر بمعنی خیال، دھن، عشق، شوق

زاہد کو سرِ زلف سیہ فام نہیں ہے
مومن کی توجہ طرف شام نہیں ہے (صبا)

سرشار = سرمست، مخمور، بدمست۔

بچپنے ہی میں گنہگار ہوا
بادۂ عشق کا سرشار ہوا (سودا)

مخمور را نگاہ تو سرشار می کند
بدمست را عتاب تو ہشیار می کند (صائب)

سبز شد خط لب یار بہار است بہار
اے جنون من سرشار بہار است بہار (سعدی)

سررشتہ داری = عدالت کا ایک عہدہ۔

سرشکِ سر بہ صحرا دادہ = اشکِ آوارۂ دشت،
اشک دیوانگی، آنسوؤں کو صحرا میں آوارہ ہونا۔

سرشک بمعنی آنسو، اشک۔

ع سرشکِ غم کو دل سے دیدۂ تر تک پہونچنا ہے (کمال لکھنوی)

سر بہ صحرا دادن بمعنی دیوانہ بنانا۔

صبا بہ لطف بگو آں غزال رعنا را (حافظ)
کہ سر بہ کوہ و بیاباں تو دادۂ ما را

سرگرانی = کشیدگی، خفگی، رنجیدگی، خمار، رنجش،
سر کا بھاری ہونا۔

بار الفت کا سنبھالا نہیں جاتا مجھ سے
سرگرانی ہے مری لغزش پا سے پیدا (صبا)

بجان صد گونہ بیداد تو کردم اختیار اما
بکوے ات از رقیباں سرگرانی خوش نمی آید (محمد حسن خان حسن)

سرگرم = مستعد، منہمک، کام میں دل سے لگنا، فریفتہ، مشغول۔

سرگرم نالہ ان دنوں میں بھی ہوں عندلیب
مت آشیاں چمن میں مرے متصل بنا (سودا)

بیک آتش چو داغ لالہ می سوزم دریں گلشن
نہ ہر شمع تواند کرد چوں پروانہ سرگرم (مرزا صائب)

سرگرمِ جفا = ظلم کرنے میں انہماک، ظلم و ستم میں شدت سے
سرگرم ہونا بمعنی آمادہ ہونا، شدت کرنا۔

عاشقاں از مے تہِ شیشۂ دل سرگرم اند
چشمِ مخمور تو تر دستِ قدح پیمائی است
(محمد قلی سلیم)

سرگرمِ خرام = محوِ خرام۔
خرام بمعنی ناز و انداز کی چال۔

خاک میں ہمکو ملانا تھا خرامِ ناز سے
اعتقادِ فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا
(دانش لکھنوی)

سرگرمِ نالہ ہائے شرربار = آگ کی چنگاریاں برسانے
والے نالوں میں محو۔
شرر بمعنی چنگاری۔ بار بمعنی برسانے والے (باریدن
مصدر۔ برسنا، برسانا)۔

سرگشتہ = حیران، بھٹکا ہوا، پریشان۔ بمعنی دیوانہ، مست۔

کوفہ میں جو پابندِ بلا ہو گئے مسلم
سرگشتۂ صحرائے جفا ہو گئے مسلم (دبیر)

سرگشتگی = جوشِ وحدت، حیرانی، پریشانی، تردد۔

سرگشتگی میں میر کیا ساتھ دے سکے گا
اے آسماں ٹھہر جا، ناحق خراب ہوگا (صبا)

سرمایۂ ایجاد = سرمایۂ تخلیق، ایجاد کی پونجی۔
سرمایہ بمعنی پونجی، راس المال۔

عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا میں تھا
شکر کرتا ہوں مجھے میری وفا سے مل گیا
(محشر لکھنوی)

سرمایۂ یک عالم = ایک دنیا کا سرمایہ، بقدرِ یک عالم۔

سرمایۂ دو عالم دو حرف جو ہیں کن کے
اک ان کی حکایت ہے اک میرا فسانہ ہے
(ناطق لکھنوی)

سرمۂ مفت دال = نظر کے لیے وہ سرمہ جو جس کی کوئی
قیمت نہ ہو۔
سرمہ بمعنی کحل، آنکھوں میں لگانے کا بہت باریک پسا
ہوا سیاہ سفوف۔

بے ثباتی چمن حیرتِ نرگس سے کھلی
مل گیا کور سے سرمہ ہمیں بینائی کا (امیر مینائی)

سرِ نشو و نما = نشو و نما کرنے والا سر۔

سرنگوں = سر نیچا کیے ہوے، سر جھکائے ہوے، جھکے ہوے۔

ع جب لشکرِ خدا کا علم سرنگوں ہوا (انیس)

سرنوشت = تقدیر، ماتھا، پیشانی، قسمت کا لکھا،
خطِ تقدیر۔ نوشت بمعنی لکھاوٹ، تحریر۔

دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوحِ محفوظ
سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی
(ناسخ)

سرنوشتِ دوجہاں ابر = ابرِ کثیر کی خاصیت۔
سرنوشت بمعنی تقدیر کا لکھا۔
دوجہاں ابر بمعنی ابر کی کثرت۔

پھرتا نہ کس طرح سے محبت میں دربدر
یہ ٹھوکریں لکھی تھیں مری سرنوشت میں

سرو برگِ ادراکِ معنی = معنی کو سمجھنے کا سامان، رازِ
حقیقت کو دریافت کرنے کی قوت۔

سمجھنا، دماغ۔

سر و برگ کنایہ ہے دماغ سے۔

بسعیِ عاشقانہ طبع او چوں مائل افتادہ
سلیم از شوق آں دایم سر و برگِ غزل دارد (محمد علی سلیم)

سر و برگ ستائش = دماغ مدح سرائی، تعریف کرنے کی طاقت، داد دینے کا حوصلہ۔

سر و برگ بمعنی دماغ۔

ما بشوق نالہ از بلبل بہ گلشن می رویم
ورنہ کے مارا سر و برگ تماشائے گل است (ظفر خاں احسن)

سرو چراغاں = چراغوں کا درخت۔

چراغ اس طرح ترتیب دیے جائیں کہ سرو کا درخت معلوم ہو۔

سُرورِ تپِ غم = تپ عشق کا نشہ، تپ غم کی کیفیت، لطف تپ غم۔

سرورِ خاص خواص = خاص لوگوں کے لیے سرورِ خاص

سُرور و سوز = کیف و مستی، سرور بمعنی انبساط، خوشی، فرحت، ہلکا نشہ۔

ذرا ہو گہری محبت تو خاک کر دے چرخ
مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا (مومن)

نشۂ زر میں یہ کم ظرف جہاں میں مدہوش
ایک بوتل کا سرور آٹھ پہر رہتا ہے (شاد)

سوز بمعنی سوزش، جلن، تپش۔

نہ گئی ہائے تپ غم کی حرارت نہ گئی
وہی دھڑکن ہے وہی سوز جگر ہے کہ جو تھا (جلیل)

سروِ سبزِ جوئبارِ نغمہ = دریائے نغمہ کا سبز سرو۔

سرو قد = سیدھے قد کا، سرو کی طرح، سیدھا قد رکھنے والا سرو قامت۔

سرو قد کوئی ادا کوئی گل چہرہ
غیرتِ ماہ کوئی رشکِ مہ سہرا (مثنوی بہشت گلزار)

جو اس سرو قد سے جدائی ہو
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی (اکبر الٰہ آبادی)

چونکہ سرو کا درخت بالکل سیدھا ہوتا ہے اور اس میں خم نہیں ہوتا اس لیے محبوب کے قد کو سرو قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔

وائے بر شاعرانِ نادیدہ
غلطیہا یہ خود پسندیدہ
سرو را قد یار می گویند
سرو چوبیست ناتراشیدہ (زیب النساء)

سرو صنوبر = سرو اور صنوبر دو درختوں کے نام ہیں جو سیدھا مخروطی اور خوشنما ہونے کی وجہ سے شعراء معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ صنوبر بھی سرو کے درخت کی ایک قسم ہے۔

دل میں اتنا سمایا ہے کہ جل جاتا ہوں
سرو نوخیز جو انگشت نما ہوتا ہے (مومن)

تمہارے قد کا صنوبر جواب کیا ہوگا
یہ مصرع نظر انتخاب کیا ہوگا (اسیر)

وہ ہی قد ہے مجھ سے طالب دل
سرو کو شوق ہے صنوبر کا (داغ)

سرِ مو = بال کا ہر سرا۔

سرہنگ = فوج کا سردار، کمانڈر۔

آئے پھر سرہنگ کر کے دار و گیر
لے گئے درویش کو کر کے اسیر (شوق)

سزائے کمالِ سخن = کمالِ سخن کی سزا، سخن وری میں کمال حاصل کرنے کی سزا، شاعر کامل ہونے کی سزا، شاعر باکمال ہونے کی سزا۔

سُست رو = سست رفتار، آہستہ چلنے والا۔

سطحِ گردوں = سطحِ آسماں۔

سَطوَتِ قاتل = قاتل کا رعب۔

سطوت بمعنی رعب، دبدبہ، جلالت۔

دیکھ کر حیدرؓ کی سَطوت کہتی تھی بنتِ اسد
کیا پسر پیدا ہوا ہے شیرِ یزداں پیدا ہوا (دلگیر)

سعیِ آزادی = آزادی کی جدوجہد، آزادی حاصل کرنے کی کوشش۔

سعیِ بے حاصل = ایسی کوشش جس کا کچھ نتیجہ نہ نکلے، کوشش ناکام، بے نتیجہ کوشش۔

سَفرَہ = بالفتح بمعنی مقصد۔

بالفتح بمعنی دسترخوان۔

پئے مہمانیِ غم چوں حسودش سَفرہ اندازد
کند بر سفرۂ او شورِ بختِ آں نمکدانی
(طالب آملی)

ادیمِ زمیں سفرۂ عام اوست
بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست (شیخ سعدی)

سفینہ = کشتی، بیاض۔

دل پہ ہے بحرِ محبت میں ہجومِ غم و یاس
خوف ہے بیٹھ نہ جائے یہ سفینہ بھر کر (امیر)

سکندر = یونان کے ایک عظیم الشان فاتح بادشاہ کا نام جو ذوالقرنین بھی کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے سدِ سکندری تعمیر کرائی تھی۔ مورخین نے اس کے وقت میں حضرت خضرؑ کا ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جنہوں نے اس کے ہمراہ آبِ حیات کی تلاش میں نکلے تھے اور ظلمات میں چشمۂ حیوان دریافت کیا تھا اور آبِ حیات پی کر حیاتِ جاودانی حاصل کی۔

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے (امیر مینائی)

لایا تھا کیا سکندر دنیا سے لے گیا کیا
تھے دونوں ہاتھ خالی باہر کفن سے نکلے (مشہور)

سلکِ عافیت = عافیت کی لڑی۔

سلک بمعنی ہار، موتیوں کی لڑی۔

خجلت و ملالِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح نم ہو گیا (الم)

سنگِ رہ = راستہ میں پڑا ہوا پتھر۔

سنگِ فساں = وہ پتھر جس پر سے ہتھیار رگڑ کر تیز کیے جائیں / وہ پتھر جس پر سے بڑھ کر کمی جائے۔

ناصح بلائے تندیِ تیغِ زبانِ تو
کافی است روئے سخت تو سنگِ فسانِ تو (محسن تاثیر)

سنگِ گراں = بھاری پتھر۔

گراں بمعنی بھاری، وزنی۔

کچھ نہیں راہ میں گر سنگ گراں ہے اے دوست
یہ جہاں کارگہِ شیشہ گراں ہے اے دوست
(مولف)

سنگ و خشت = پتھر اور اینٹ۔

سنگ بمعنی پتھر خشت بمعنی اینٹ۔

سوادِ اقلیم عدم = ملک عدم کی سرحد سواد سے مراد وہ سیاہی ہے جو کسی شہر یا آبادی کی طرف نگاہ دوڑانے سے دور سے نظر آتی ہے۔ سیاہی، تاریکی۔

مبارک اس دل سودا زدہ کو کوچہ زلف
دیارِ حسن کا دلکش نظر سواد آیا (جلال)

اقلیم بمعنی ملک۔

بنو گے خسرو اقلیم دل شیریں زباں ہو کر
جہاں گیری کرے گی یہ ادا نور جہاں ہو کر
(اکبر الہ آبادی)

عدم بمعنی نیستی، معدومیت ماآخرت، مقام بعد مرگ۔

اس ہستی موہوم سے میں تنگ ہوں انشا
واللہ کہ اس سے یہ مراتب عدم اچھا
(انشا)

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا

سوار سمند ناز = ناز و انداز سے چلنے والے گھوڑے کا سوار، (مومن)
شہ سوار۔ رخش ناز۔ وہ گھوڑا جو ناز و انداز سے قدم اٹھائے۔

ع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

سوختن کاباب = جلانا، جلنا۔

یعنی سوختن مصدر جس کے معنی جلنے اور جلانے کے ہیں۔

اس کی گردان کی جا رہی تھی یعنی سوخت، سوختند، سوختی سوختید، سوختم، سوختیم وغیرہ۔

سود چراغ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کا فائدہ۔

سود بمعنی فائدہ، نفع، بڑھوتی۔

تھا خواب کو خیال میں دل سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا (غالب)

چراغ کشتہ بمعنی بجھا ہوا چراغ۔ چراغ جو ٹھنڈا ہو گیا ہو۔

کدامی شاخ گل دامن فشاں زیں بزم بیروں شد
کہ بوے گل بمغزم از چراغ کشتہ می آید
(صائب)

سوز جاودانی شمع = شمع کا ہمیشہ جلتے رہنا، شمع کا دائمی سوز۔

سوزش باطن = سوز پنہاں، پوشیدہ جلن۔

سوزش بمعنی جلن، کھولن۔

کیا کہیے کہ ہے سوزش داغ جگر ایسی
سنتا نہیں وہ غیرت شمس و قمر ایسی (آتش)

سوزِ غم ہائے نہانی = چھپے ہوئے غموں کی جلن، غم پنہاں کی سوزش۔

ماں سوز غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمع زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی بدایونی)

سوز نہاں = چھپی ہوئی جلن، مخفی آگ۔

سوگند = قسم، حلف۔

احساں نہ اٹھے گا ناکسوں کا
سوگند ہجوم بے کسی کی (اسیر لکھنوی)

سوءِ ظن = بدگمانی، گمانِ بد، خیالِ بد۔
سو بمعنی خرابی، بگاڑ، بدعملی، ظن بمعنی گمان، خیال۔

ان کی صحبت میں ہو ضائع اوقات
سوءِ ظن سے نہیں خالی کوئی بات (ہرنار سنگھ)

سویدا = وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے (اسود کی تانیث)

رخسار کے گل رنگ پہ یہ خال نہیں ہے
بوسے ترے لیتا ہے سویدا مرے دل کا (ابلاغ)

شرم سے تم کو سمٹنا ہے تو سمٹو حسن سے
دل میں بن جاؤ سویدا پتلیوں میں تل بنو (عزیز لکھنوی)

سویدائے بہار = بہار کے دل کا سیاہ نقطہ

سویدائے دل چشم = دل کی آنکھ کا سیاہ تل۔
سویدا بمعنی سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔

ہو گیا جزوِ بدن جائے گا اب کیا سودا
مردمک آنکھوں میں ہے دل میں سویدا سودا (اسیر)

سوئے وادیِ مجنوں = مجنوں کی وادی کی طرف، جس وادی میں مجنوں رہا کرتا تھا اس جانب۔

سیاستِ درباں = پہرے دار کا رعب داب۔
سیاست بمعنی سخت گیری، سختی، چالبازی۔

مبادا کسی سے کہے یہ میری خیانت
کرے وہ میرے اوپر کچھ سیاست (زلیخائے اردو)

لو پہلے تو مکر سے لے لو
پھر سیاست سے اس کو قتل کرو (گلشنِ عشق)

سیاہی = روشنائی، پرانے زمانے میں جو روشنائی استعمال ہوتی تھی وہ ہمیشہ سیاہ ہوتی تھی اس لیے اس کو سیاہی بھی کہتے تھے، کالک۔

کھولا جو میرا خط تو سیاہی چمک گئی
گھبرا کے لکھ دیا انھیں حرفِ وصال کیا (داغ)

گو تم نے صاف کی مرے خوں سے تیغ
ممکن نہیں سیاہی روئے سپر مٹے (اسیر)

سیرِ چراغاں = چراغاں کی سیر، چراغاں کا منظر دیکھنا، چراغاں کا لطف اٹھانا۔

اللہ اللہ آمد نورِ الٰہی کا یہ فیض
شام سے پہلے ہی ہر گھر میں چراغاں ہو گیا (محشر)

سیرِ عدم = عدم کی سیر، نیستی کی سیر، عدم بمعنی نا موجود کی ضد۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکرِ ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا (مومن)

سیرِ عرفا = عارفوں کی سیر، جوہرِ عرفا جمع ہے عارف کی بمعنی خدا شناس۔ صاحبِ معرفت۔

اساتذہ بھی وہ عارف جو اپنے وقت کے تھے
غرض کچھ اور نہ تھی جن کی معرفت کے سوا (شاد عظیم آبادی)

سیرِ گل = پھولوں کی سیر، سیرِ چمن۔

سیرِ نجف = نجف اشرف کی سیر، عراق کا ایک شہر جہاں حضرت علیؓ کا مزار ہے۔

سیلابِ بلا = طوفانِ بلا۔
سیلاب بمعنی پانی کا ریلا، طوفانِ آب، طغیانی۔

میرے اشکوں کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

سیلابِ گریہ = رونے کا طوفان، سیلِ اشک۔

سیلِ خانماں = گھر کا طوفان۔

سیل بمعنی طوفان، طغیانی۔ خانماں گھر کا اسباب، متاعِ خانہ۔

نے دل رہا بجا ہے نہ صبر و حواس و ہوش
آیا جو سیلِ عشق سب اسباب لے گیا (میر)

سیلِ گریہ = رونے کا سیلاب، اشکوں کی طغیانی، آنسوؤں کا طوفان۔

سیلیٔ اُستاد = اُستاد کا چانٹا، اُستاد کا تھپّڑ، استاد کا طمانچہ۔

کوئی گل بے سیلیٔ بادِ صبا کھلتا نہیں
آبِ گل کہاں کرے میں یوں سکوں ملتا نہیں (مؤلف)

نہانے میں جب آنکھ اس سے لڑی ہے
حبابوں پہ موجوں نے سیلی جڑی ہے (شاد)

سیلیٔ خارا = پتھر کی چوٹ۔

سیلیٔ ندامت = شرمندگی تھپّڑ۔

سیلی بمعنی تھپّڑ، طمانچہ۔

شاخش کہ بہ سدرہ کشیدہ
سیلی بہ رخِ قمر کشیدہ (سالک قزوینی)

از دوستِ دیگرے چہ شکایت کند کہ او
سیلی بدستِ خویش زند بر قفائے خویش (حافظ شیرازی)

سیمابِ پشت گری آئینہ دے ہے = شیشہ پارے کی صیقل کی مدد سے آئینہ بن جاتا ہے۔

سیماب بمعنی پارہ جس سے شیشہ پر صیقل چڑھا کر آئینہ بنایا جاتا ہے۔
پشت گری بمعنی اعانت، مدد، ذریعہ، پشتی۔
آئینہ بمعنی شیشہ۔

سیم و زر = چاندی، سونا، سورج، چاند۔

سیمیا = وہ علم طلسم جس کے ذریعے سے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے ہیں اور نا موجود شے کو لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔

سینۂ اہلِ ہوس = مراد رقیب کا سینہ۔

ہوس پرست عشاق کے سینے بھی۔

سینۂ توحید فضا = توحید سے معمور سینہ۔

سیہ گلیم = بدبخت، بدنصیب، سیاہ روز، بے دولت، جو ہمیشہ پریشان و مفلس رہے۔

سیہ مستی = بدمستی، مدہوشی (سیہ مخفف ہے سیاہ کا)

بزم میں ہر دم گریں کیوں کر نہ ہم اغیار پر
ہے سیہ مستی نگاہِ نرگسِ مخمور سے (وحشت)

ش

شاخِ گل = پھولوں سے لدی ہوئی شاخ، جس شاخ پر پھول کھلا ہو، پھولوں کی ٹہنی۔

کی سیر جذبِ الفت گل چیں نے کل چمن میں
توڑا تھا شاخِ گل کو نکلی صدائے بلبل (امیر)

شاخِ نبات = مصری کی شاخ، مصری کے کوزے کی وہ لکڑی جو کوزہ بنانے کے لیے کوزے میں لگائی جاتی ہے۔

ہم کیا شاخِ نبات نے بھی
تجھ سا شیریں دہن نہ دیکھا (رشک)

شاخ و برگ = ڈالیاں پتے اور پھل۔

شاعرِ نغز گوئے خوش گفتار = خوش گو اور خوش کلام

نغز بمعنی خوب، عمدہ، اعلیٰ، اچھا، نادر۔

حدیثِ عشق کی تفسیر لے جس کا جی چاہے
چھڑی ہے عندلیبوں میں جو بحث نغز گفتاری (عشرت لکھنوی)

نغز گو بمعنی خوش گو۔

خوش گفتار بمعنی شیریں گفتار، خوش بیان۔

شانہ = کنگھی۔

ہاتھ میں آئینہ و شانہ پھر بھی شکن پیشانی پر
موجِ صبا سے تم تو نہ بگڑو زلفوں کو بل کھانے دو (صفی)

شانہ کشِ زلفِ یار = محبوب کے بالوں میں کنگھی کرنا۔

شانہ بمعنی کنگھی۔

خدا جانے یہ آرائش کرے گی قتل کس کس کو
طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں (داغ)

زلف بمعنی کاکل، گیسو، گندھے ہوئے سر کے بال۔

یہ سلسلۂ لامتناہی ہے کہ زلف
گہوارۂ بادِ صبحگاہی ہے کہ زلف
اے جانِ جہاں یہ دوشِ سیمیں پہ ترے
ڈھلکی ہوئی رات کی سیاہی ہے کہ زلف (جوش ملیح آبادی)

شانہ زلفِ الہام = الہام کی زلفوں کی کنگھی، الہام کی زلفوں کو سنوارنے والا۔

الہام بمعنی القا، جو بات خدا کی طرف سے دل میں ڈالی جائے۔

وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہے مومن
کیا شعر کہیں گے اگر الہام نہ ہوگا (مومن)

شاہِ جہاں گیر جہاں بخش جہاں دار = بادشاہ جو فاتح عالم، جہاں دار اور عالم گیر ہونے کی صفات کا مالک ہو۔

شاہ بمعنی بادشاہ۔

جہاں گیر بمعنی فاتح عالم، دنیا کو فتح کرنے والا۔

بنو گے خسرو اقلیم دل شیریں زباں ہو کر
جہاں گیری کرے گی یہ ادا نور جہاں ہو کر (اکبر الٰہ آبادی)

جہاں بخش بمعنی دنیا کو عطا کرنے والا، دنیا کو بخش دینے والا۔

جہاں دار بمعنی دنیا کا نگہبان، دنیا کا رکھوالا۔

قلزم عز و شرف کا دُرِ شہوار ہوں میں
سب جہاں زیر نگیں ہے وہ جہاں دار ہوں میں (انیس)

شاہد = شہادت دینے والا، صاحبِ حسن، محبوب، معشوق۔

اپنا شاہد سب حسینوں سے نرالا ہے فقیر
کس پہ دل آیا ہے دل آنے پہ کہو ناز ہے (فقیر)

شاہدِ ہستیٔ مطلق = مطلق ذات باری تعالیٰ، ذات واجب الوجود۔

شاہ روشن دل = شاہ روشن ضمیر۔

ایسا بادشاہ جس کا ضمیر روشن ہو اور اپنی فہم و ذکاوت سے ہر بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہو۔

روشن دل بمعنی زیرک، دانا، عقلمند، عارف، زود فہم۔

یہ فخر کم ہے کہ روشن دلوں کا مجمع ہے
فروغِ نام کو اب کیا چراغِ طور آئے (محسن لکھنوی)

شاہ سخن گستر = شاہ سخن فہم و سخن گو، شاعر سخن فہم۔

مدعی گرچہ سخن گوست سخن گستر نیست
مہمل و معنی بسیار چہ معنی دارد
شگفتہ باد گلستان معنی طالب (محسن تاثیر)
کہ دست رد بہ سخن گستران ایران زد (مرزا صائب)

شاہ سلیماں جاہ = سلیماں کا مرتبہ رکھنے والا بادشاہ۔
سلیمان ایک پیغمبر تھے جو نہایت جلیل القدر بادشاہ تھے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو مسخر کر دیا تھا۔ ہوا، جن، پری، دیو، وحشی جانور، پرند اور تمام جاندار۔ اور وہ تمام جانوروں اور پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے

رتبہ مرا بلند ہے میں خاکسار ہوں
دوشِ صبا پہ مثل سلیماں سوار ہوں (مولف)

شائبۂ خوبیٔ تقدیر = تقدیر کی خوبی کا دخل
سائبہ بمعنی آمیزش، ملاوٹ، خوبی تقدیر بمعنی تقدیر کی خوبی مراد بد قسمتی بطور طنز استعمال ہوتا ہے۔

شایانِ دست و بازوئے قاتل = محبوب کے دست و بازو کے لائق قاتل سے مراد محبوب ہے۔

شب رَو = رات کے وقت چلنے والا، چور، کوتوال۔
شب بمعنی رات۔
رو بمعنی چلنے والا مصدر رفتن۔ رویدن۔ چلنا

شبستان = رات بسر کرنے کی جگہ، خلوت خانہ۔

غیر کے گھر میں ہو شمع شب افروز ہو تم
تم سے روشن ہے تمہیں دیکھو شبستاں کس کا (داغ)

شبِ قدر = ماہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کی ایک طاق رات جس کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ وہ رات ایک ہزار راتوں سے بہتر ہے اور اسی رات کو مجید نازل ہوا۔

شب قدر است و طے شد نامۂ ہجر
سلامٌ ھِیَ حتّٰی مَطلَعِ الفجر (ناظم)

مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی
سحر تک مہ و مشتری کا قراں تھا (آتش)

شبِ مہ = چاندنی رات۔ شب ماہ۔

کیا بخت نے تاریکیٔ فرقت میں پھنسایا
دیکھی نہیں آنکھوں نے شب ماہ مہینوں (امیر مینائی)

شبنم بہ گلِ لالہ = لالہ کے پھولوں پر شبنم قطرے

شبنمستاں = وہ جگہ جہاں اوس گری ہو۔

شب ہائے تار برشگال = برسات کی اندھیری راتیں۔
شب ہائے تار بمعنی اندھیری راتیں، تاریک راتیں، شب تاریک۔

آتی ہے بوئے داغ شب تار ہجر میں
سینہ بھی چاک ہو نہ گیا ہو قبا کے ساتھ (مومن)

برشگال بمعنی برسات۔

پیالے عشق کے چھلکاتی برشگال آئی
شراب خواروں کو کرتی ہوئی نہال آئی (تسلیم)

شجرِ بید = بید کا درخت، بے ثمر، لاحاصل
بید کے درخت میں کوئی پھل نہیں لگتا۔
شجر بمعنی درخت۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہے (آتش)

ہر شاخ ہر شجر سے نہ تھا بلبلوں کو کام
ہر شاخ ہر شجر پہ مرا آشیاں نہ تھا (فانی بدایونی)

شحنۂ شام = شام کا کوتوال۔
شحنہ بمعنی کوتوال، محافظِ شہر۔

دروازے پہ دیوں کا تھا پہرا
بھجوا کے خبر وہ شحنہ ٹھہرا (گلزارِ نسیم)

شرابِ طہور = پاک شراب، وہ شراب جو بہشت میں
اہلِ بہشت کو دی جائے گی۔

ابھی کہیں ملے گی شرابِ طہور کل
ترسو جنابِ شیخ کہاں ہم کہاں شراب (حفیظ جونپوری)

سناتے ہے واعظ مجھے کیا حدیث
شرابِ طہورا کہاں ہے حرام (شاد لکھنوی)

شرارِ جستہ = چنگاری، شرارے جو آگ یا شعلے سے نکلیں۔
شرار بمعنی آگ کی چنگاری۔

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہِ طور کا (سودا)

شرارِ سنگ = پتھر کی چنگاریاں ۔ دو پتھروں کے رگڑنے سے
جو چنگاریاں نکلیں۔

شرحِ اسبابِ گرفتاریِ خاطر = دل گرفتگی کی وجہ
کی وضاحت، دل گرفتہ ہونے کے اسباب کی تفصیل۔
(دل گرفتہ بمعنی رنجیدہ، غمگین)

ہو جو مسجد میں دل گرفتہ امیر
کسی بھٹی پہ کیوں نہ جا بیٹھو (امیر)

شرحِ ہنگامۂ ہستی = زندگی کی ہما ہمی کی مفصل تشریح
شرع و آئین = شریعت و قواعد، اسلامی قوانین و ضابطے
شرع بمعنی راہِ راست، آئینِ اسلامی، مذہبی قانون۔

بیان کرتے ہیں مستی میں رازِ بادہ پرست
شراب شرع میں اس واسطے حلال نہیں (امیر)

شرفِ مہر = آفتاب کے برجِ حمل میں داخل ہونے کو شرفِ
مہر کہتے ہیں۔
شرفِ مہر بمعنی آفتاب کا رتبہ۔

شرمِ نارسائی = نہ پہنچ سکنے کی شرم، بارگاہِ خداوندی
تک نہ پہنچ سکنے کی شرم۔

شرمندۂ معنی نہ ہونا = معنی کا شرمندہ نہ ہونا۔
مراد بے معنی رہنا، مہمل لفظ۔

شرمِ رسوائی = رسوا ہو جانے کی شرمندگی، رسوائی کی ندامت
ندامتِ رسوائی۔

شستِ بتِ ناوک فگن = تیر چلانے والے معشوق کا
نشانہ۔ شست بمعنی نشانہ۔

دل کو اپنے ہدفِ تیرِ بلا پاتا ہوں
اس کماندار نے کیا شست ادھر باندھی ہے (مصحفی)

ناوک فگن ۔ تیر چلانے والا، تیر انداز۔

نہ زخمی ہوتے وہ ابرو کماں دم پیکار
جفا پہ درد سے ناوک فگن ہوئے تیار (امیر مینائی)

شش جہت = چھ سمتیں مراد تمام عالم، اطراف عالم
پورب، پچھم، اتر، دکھن، اوپر، نیچے۔

غم کدہ ہے یہ شش جہت دیکھی
کسی پہلو یہاں فراغ کہاں (عشق)

آتی تھی مرحبا کی صدا شش جہات سے
پیاسا پلٹ رہا تھا بہادر فرات سے (نجم آفندی)

شعلۂ آتش = آگ کا شعلہ۔

شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر = قیامت کے دن کے آفتاب کی کرن مراد تیز روشنی والے آفتاب کی کرن۔
کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن سورج سوا نیزے پر آجائے گا اور اس کی شعاعوں میں دماغ کو پگھلا دینے والی گرمی ہوگی۔

شعلۂ جوالا = گردش کرنے والا شعلہ۔

گرداب پر تھا شعلۂ جوالہ کا گماں
انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں (انیس)

شعلۂ دودِ دوزخ = دوزخ کے دھوئیں کا شعلہ، دوزخ کے دھوئیں کی لپک۔
دود بمعنی دھواں، دخان۔

میرے مزار پہ جو پڑا پاؤں غیر کا
جلائے غبارِ خاک سے دودِ جگر اٹھا (امیر)

شعلۂ شمع = شمع کی لو، شمع کا شعلہ۔

شغلِ اطفال = بچوں کا شغل، بچوں کا مشغلہ، بچوں کا کھیل۔

شق ہوگیا = شگاف پڑگیا، پھٹ گیا، دراڑ پڑگئی۔
شق ہونا بمعنی پھٹ جانا، شگاف پڑجانا۔

کھل گئے پھول حقیقت نہ کھلی پھولوں کی
سینہ شق ہوگا مگر راز نہ افشاں ہوگا (ناطق لکھنوی)

شکایتِ رنجِ گراں نشیں = آلام شدید کی شکایت

شکایت ہائے رنگیں = محبت بھرے شکوے۔

شکست = ٹوٹ، شکستن مصدر ٹوٹنا، پھوٹنا۔

تیری ہزار برتری تیری ہزار مصلحت
میری ہر اک شکست میں میرے ہر اک قصور میں (اصغر گونڈوی)

شکستِ آرزو = آرزو کا ٹوٹ جانا، آرزو کا پورا نہ ہونا۔

شکستِ قیمتِ دل = دل کی قیمت کو گھٹانا، دل کی قدر کو کم کرنا۔

شکلِ قمری = قمری کی طرح، قمری کی مانند۔

شکلِ نہالی = قالین یا بستر پر بنی ہوئی شبیہ۔
نہالی بمعنی فرش، توشک، فرش پر بنی ہوئی تصویر۔
نہالی بمعنی روئی دار بستر، توشک۔

قلبِ ماہیت ہوئی آرامِ جاں کے ہجر میں
پلنگ کے بستر سے نہالِ قد نہالی ہوگیا (ہجر)

تار تار پیرہن میں بس رہی ہے بوئے دوست
مثلِ تصویرِ نہالی میں ہوں یا پہلوئے دوست (آتش)

شِکنِ زُلفِ عنبریں = گیسوے عنبریں کے بل۔
عنبر کی طرح خوشبو دینے والے گیسوؤں کی شکنیں۔

شِکوُہ = شان و شوکت، مرتبہ، دبدبہ۔

ہر جا فزوں شِکوہ دکھاتا تھا طور کی
بجلی قدم قدم پہ چمکتی تھی نور کی (انیسؔ)

شکوہ سنجِ رشکِ ہم دیگر = ایک دوسرے کے رشک کا شکایت کرنے والا۔
شِکوہ بمعنی شکایت، گلہ۔

چاک جگر و دل کا جب شکوہ بجا ہوتا
یوسف کا زلیخا نے دامن تو سیا ہوتا (سلام کربلائی)

شکوۂ بے دست و پائی = بے ہاتھ پاؤں ہونے کی شکایت، مجبوری کی شکایت، بے کسی کا گلہ۔
بے دست و پا بمعنی عاجز، بیکس، مجبور۔

واللہ میرے سامنے بے دست و پا ہو تم
پر کیا کروں کہ امتِ خیر الوریٰ ہو تم (انیسؔ)

شکوۂ جَور = ظلم کی شکایت، شکوۂ ستم۔

شکیبِ خاطرِ عشق = عاشق کے دل کا صبر۔
شکیب بمعنی صبر و قرار، تحمل، بردباری۔
خاطر بمعنی دل۔

آہ وہ غارت گرِ صبر و شکیب
سلسلۂ زلف شکن در شکن (حسرتؔ موہانی)

شکیب و صبرِ اہلِ انجمن = اہلِ محفل کے صبر و قرار۔
شکیب بمعنی صبر، تحمل، برداشت، بردباری۔

مجھے عشق میں اس کا تو غم نہیں کہ شکیب و قرار دل اٹھ گیا (ظفرؔ)

شگفتنِ گلہائے عیش = عیش و نشاط کے پھولوں کا کھلنا۔

شگفتنِ گلہائے ناز = ناز و انداز کے پھولوں کا کھلنا۔
شگفتن بمعنی کھلنا۔
معشوق کے گل ہائے ناز کا شگفتہ ہونا۔

شمارِ سبحہ = تسبیح کے دانوں کا شمار کرنا، مالا جپنا، تسبیح میں عام طور پر سو دانے ہوتے ہیں، ان کو گننا۔

شمعِ بزمِ بےخودی = بےخودی کی محفل کی شمع۔

شمعِ سیہ خانۂ لیلیٰ = لیلیٰ کے سیاہ خانہ کا چراغ۔
لیلیٰ کے متعلق مشہور ہے کہ سیاہ فام تھی اور سیاہ خیمہ میں رہا کرتی تھی اس رعایت سے سیہ خانہ لیلیٰ نظم کیا ہے۔

شمعِ کشتہ = بجھی ہوئی شمع۔

شمعِ کشتہ جنبشِ دامن سے روشن ہوگی
کس قدر اے جان گری ہے تری رفتار میں

شمعِ ماتم خانہ = چراغِ غمکدہ، غم خانے کی شمع۔ (خواجہ وزیر)

شناور = تیرنے والا، تیراک۔

بزمِ حیرت میں نہیں مردمِ بےننگ کا کام
بحرِ تصویر میں کس روز شناور اترا (امیرؔ)

شوخِ تُندخُو = تیز مزاج معشوق، گرم مزاج محبوب، بد مزاج، شریر۔
شوخ بمعنی دلیر، شریر، کنایہ محبوب۔

اے داغ سناتے غزل اس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا (داغ)

تند خو بمعنی ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے والا، بد دماغ، بدمزاج، تیز طبیعت۔

پاتا نہیں تند خو کدورت کے سوا
دامن میں ہوا کے کچھ بجز خاک نہیں (انیس)

شوخیٔ اندیشہ = رنگینی خیال۔

شوخی بمعنی چلبلا پن، شرارت، بے قراری، تیزی۔

شرارت اسی بت میں کچھ آ گئی
کہ شوخی بھی واللہ شرما گئی (جلال)

شوخیٔ تحریر =

شوخی بمعنی شرارت، دل لگی۔

تحریر بمعنی لکھاوٹ ایسی لکھاوٹ جس سے رال ٹپکتی ہو۔

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی
اس بلا کی ادا نہیں ہوتی (مرزا رسوا)

شوخیٔ عرض مطالب = مطلب کی باتیں کہنے میں گستاخی۔

شوخیٔ گفتار = گفتگو کی شوخی۔

شوخی سے ٹھہرتی نہیں قاتل کی نظر آج
یہ برق بلا دیکھیے گرتی ہے کدھر آج (داغ)

شور = غل، شہرت، جنوں، نمکیں، کھاری۔

سب خریدار ہوئے رنج قفس سے صیاد
شور سن سن کے گلستاں میں عنادل میرا
(اسالک لکھنوی)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا (آتش)

پیاسے رہے آ کے چاہ دنیا پہ انیس
نکلا بھی اگر تو شور پانی نکلا (انیس)

شور سودائے خط و خال = شور جنون عشق۔

شور بمعنی زور، چیخنا چلانا، علامت جنوں۔

خط و خال = حسین چہرہ۔

خط بمعنی چہرہ پر اگا ہوا سبزہ۔

خال بمعنی تل، رکا جل کا سیاہ نشان۔

شوریدہ حال = دیوانگی میں مبتلا، سودائی، شوریدہ سر پریشان حال۔

شوریدہ بمعنی حیران، پریشان، دیوانہ، عاشق۔

میں وہ شوریدہ سر دیوانہ تھا جو بعد مردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پتھر لوگ آ کر میرے مدفن پر (ناسخ)

شوق عناں گسیختہ = شوق بے لگام، شوق عناں گسستہ تیز رفتار۔ گسیختن مصدر ٹوٹنا، توڑنا۔

ہر موج صبا عناں گسستہ
رنگ رخ یاسمیں شکستہ (صفی لکھنوی)

شوقِ فضول = اشتیاق بے حد، حد سے گذرا ہوا شوق

شوقِ ہر رنگ = عشق بہ ہر رنگ یعنی عشق جس رنگ میں بھی ہو۔

شہپر رنگ = رنگینیٔ پرواز، شہ پر وہ پر جن کی مدد سے پرند اڑتے ہیں۔

ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن
جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا (بحر)

ہاتھ میں رہتی ہے صیاد کے مقراضِ سدا
اس کی کیا خاک خوشی کرمرے شہپر نکلے (فنا)

شہسوارِ طریقۂ انصاف = انصاف کے طریقے کے شہسوار۔
مراد بڑے انصاف کرنے والے۔
طریقہ بمعنی طرز، روش، انداز، طور۔

فرہاد مر کے عشق کو دھبا لگا گیا
کچھ خودکشی طریقۂ اہلِ وفا نہ تھا

شہنشاہِ فلک منظرِ بے مثل و نظیر = بے مثال
اور لاثانی عالی مرتبہ شہنشاہ۔

شہود = جمع شاہد کی بمعنی حاضر ہونا۔
جب سالک کو تمام موجودات عالم میں سوائے جلوہ حق اور
ہر شئے میں حق کے کچھ نظر نہیں آتا تو اس کیفیت کو اصطلاح
صوفیاء میں اس کو شہود کہتے ہیں۔

قابلِ غور ہیں اسرارِ وجود
دیکھنا چاہیے آثارِ شہود (سودا)

غور سے دیکھو شہودِ اشیاء
اک تماشا ہے نمودِ اشیاء (مرزا سودا)

شہیدانِ نگہ = نگاہوں کا شہید، جن کو نگاہوں
سے قتل کیا گیا ہو۔

شہیدِ گل خزانی شمع = شمع کے گل خزاں زدہ کا شہید۔
گل بمعنی پھول، شمع کے جلے ہوئے سرے کو بھی گل کہتے ہیں۔

یہ کس نے ہاتھ سے اپنا لیا گل شمعِ محفل کا
ہوا گلگیر میں عالم جو منقار عنادل کا اگیا

شیرازۂ اجزائے حواس = حواس کے اجزاء کا انتشار،
حواس کے اجزاء کے شیرازہ کا بکھر جانا۔
شیرازہ بمعنی وہ موٹا دھاگہ یا فیتہ جو کتاب کی جز بندی
کے بعد پشتے کی دونوں طرف مضبوطی کے لیے جلد ساز لگاتے ہیں۔

صرف شیرازہ جو ہوا تیار
ہے رگِ جانِ عاشقانِ زار (سودا)

شیرہ = پتلا گڑ جو پینے کی تمباکو میں ڈالا جاتا ہے۔ شکر یا گڑ
کا گاڑھا رقیق پکایا ہوا شربت، جیسے کہ نکالا ہوا رس۔

لب شیریں یار کے آگے
قند گڑ ہے تو شہد شیرہ ہے (صبا)

تھی یہ الفت چشمِ جاناں سے مجھے طفلی میں بھی
شیر کے بدلے سدا شیرہ پیا بادام (کاظم)

شیشہ باز = شیشہ بازی کرنے والا۔

از سنگلاخِ زر دل این شیشہ باز من
خنداں چوں کبکِ مست زکوہ و کمر گذشت (حاکم)

شیشہ بازی ایک قسم کا ناچ ہے کہ ناچنے والا گوب سے پُر شیشہ
اور صراحی سر پر رکھ کر ناچتے ہیں اور ناچنے اور حرکت کرنے کے
باوجود شیشہ و صراحی سر سے نیچے نہیں گرتے۔

شیوع = خبر لگنا، خبر ظاہر ہونا، شائع ہونا، پھیلنا

ہوتا ہے جب شیوعِ معقولات
نہیں رہتا ہے مذہبوں کو ثبات (نظم طباطبائی)

شیون = نالہ و فریاد، آہ و بکا، نوحہ، ماتم۔

چھوڑ کر گھر ترے ہاتھوں سے نکل جائیں کہاں
تنگ ہمسایوں کا اے ذوق نہ کر شیون سے (ذوق)

کلیجا تھام لو گے جب سنو گے
نہ سنوائے خدا شیون کسی کا (ذوق)

ص

صاحب شاخ و برگ بار = پھل، پتوں اور شاخوں کا مالک۔

صاحبقرانی = حکومت

دو ستاروں کے ایک برج میں یکجائی کو علم نجوم کی اصطلاح میں قِران کہتے ہیں جب دو سعد ستارے اس طرح ملتے ہیں تو اس کو قران السعدین کہتے ہیں۔ امیر تیمور کو صاحبقران اول اور شاہجہاں کو صاحب قران ثانی کہا جاتا ہے۔

دادہ بصاحب قران نرگس شہلا قلم
تا کندش در بنان نشو و نما ہا قلم (ظفر)

صاعقہ و شعلہ و سیماب =

صاعقہ بمعنی گرنے والی بجلی شعلہ بمعنی آگ کی لپٹ کو سیماب بمعنی پارہ۔

صبح بہار = بہار کی صبح، آغاز فصل بہار موسم بہار کی صبح جو بڑی حسین اور دلکش ہوتی ہے۔

چوٹی میں وہ لپیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو
بھولے ہے شام کہہ دو یہ صبح بہار کو

صبح بہار نظارہ = بہار کی صبح کا منظر۔

صبح وطن = وطن کی صبح جو بہت خوشگوار ہوتی ہے۔

ظلمت شام غریباں سے پریشاں ہو کر
تجھ کو اے صبح وطن میں نے بہت یاد کیا (مولف)

روح نے لطف بیاباں کا چمن میں پایا
شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا (تعشق)

صحبت اہل کنشت = اہل بتکدہ کی صحبت کنشت غیر مسلم کی عبادت گاہ، بتخانہ۔

صحرا دست گاہ = صحرا کی وسعت رکھنے والا۔

دست گاہ بمعنی قدرت، سامان، سرمایہ، مشق، مہارت۔

یہ ضعف اب ہے کہ ہلنا گراں ہے قدموں کو
سُبک روی میں کبھی ان کو دست گاہیں تھیں (امیر)

صحرا نورد = دشت نورد، جنگل جنگل پھرنے والا، جنگل میں آوارہ گردی کرنے والا۔

کہتے ہو تجھ کو دیکھتے ہیں کم
بندہ صحرا نورد رہتا ہے (تعشق)

صحن = آنگن۔

شام کو صحن میں حجرے سے نکلنا بی بی
تپ جو آتے تو عصا لے کے ٹہلنا بی بی (نفیس)

صدائے خندۂ دل = دل کے ہنسنے کی آواز۔

صد جلوہ = سیکڑوں جلوے۔

صد رنگ نالہ فرسائی = سو سو طرح سے نالہ و فریاد کرنا۔

صدرہ = سو راہیں، سیکڑوں راستے، سو طرح، سو بار، عربی زبان میں معقولات (فلسفۂ قدیم) کی ایک مشہور

کتاب کا نام ہے جس کے مصنف صدر الدین شیرازی تھے۔

صدفِ گوہر شکست = ایسی سیپی جس کے ٹوٹنے سے موتی نکلا۔ صدف بمعنی سیپ جس کے اندر سے موتی نکلتا ہے۔

مرغابیاں ستار کو تھیں زر لیے ہوئے
دو دُڑی صدف، ہتھیلی پہ گوہر لیے ہوئے (امیر مونس)

چشم ترا اشک سے دامن مرا بھر دیتی ہے
کیسے کیسے یہ صدف مجھ کو گہر دیتی ہے (اکبر)

گہر بمعنی موتی، مروارید، جوہر۔

صد گونہ سیکڑوں طرح سے۔

صدمۂ یک جنبشِ لب = ہونٹوں کی ایک حرکت کا صدمہ ہونٹوں کے ہلنے کی چوٹ

صرصرِ شوق = عشق کی آندھی، شوق کی ہوائے تند و تیز۔
صرصر بمعنی تیز ہوا، آندھی۔

یہ بھی لے صیاد ہے جورِ فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے (شعور)

صرفِ اعدا = دشمنوں پر صرف ہونا۔
صرف بمعنی مصروف، مشغول۔

رکن رکین عرش لیے فوج کا علم
کعبۂ فلک پہ صرفِ طوافِ شہِ امم (دبیر)

صرفِ بہائے مے = شراب کی قیمت کا خرچ
صرف بمعنی خرچ۔

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا (سودا)

صرفِ درباں = ڈیوڑھی بان پر ختم ہونا۔
صرف بمعنی صرف۔

صرفِ بے جا کا تجھے شاید کوئی الزام دے
مفت کیوں ساماں خورد و نوش لیکر دام دے (مصحفی لکھنوی)

صرفِ وفا = جو وفا کی تمام مہموں کے لیے کافی ہو۔

خونِ دل عشق کے غم سے جو بچا تھا ناطق
صرفِ اخلاق ہوا مصرفِ احباب ہوا (ناطق لکھنوی)

صرفہ = فائدہ، نفع، زیادتی، مہربانی، حیلہ، مکر، انصاف، افزونی، غلبہ، سبقت لے جانا۔
کفایت شعاری۔

کب لطف زبانی کچھ اس غنچہ دہن کا تھا
برسوں طے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا (میر)

ترسم کہ صرفہ نہ برد روز باز خواست
نانِ حلالِ شیخ ز آبِ حرام را (حافظ)

کیوں صرفۂ نگاہ مری جان ہو گیا
اک تیر اور میں ترے قرباں ہو گیا (داغ)

کنجوسی، بخل۔

مے کے دینے میں یہ صرفہ ہے تجھے اے ساقی
کہ ستمگر مرا دامن بھی کبھی تر نہ ہوا (عبدالکریم مخدوم)

محافظ، بچاؤ۔

صریرِ خامہ = قلم چلنے کی آواز، قلم سے لکھائی کی آواز، اگلے زمانے میں جب کلک کے قلم سے کاغذ پر لکھتے تھے تو ایک قسم کی چرچر کی آواز نکلتی تھی اس کو صریر کہتے ہیں۔

نہ ہے نَے نالا اگر کیجیے اسے تحریر
عیاں ہو خامے سے تحریرِ نغمہ جائے صریر (ذوقؔ)

امیر اس کے خرام ناز کے مضموں جو لکھتا ہوں
صریرِ کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہے (امیر مینائی)

صفِ مژگاں = پلکوں کی قطار۔

صدائے عام = دعوتِ عام۔

صدا بمعنی ضیافت، آواز دے کر بلانا۔

کہہ کے اب یا میر کو ترساقیا اک جام دے
سچ کے خسرو بلغ رندوں کے صدائے عام دے (مصحفیؔ)

صنعتِ حق = قدرتِ حق۔

صور = نرسنگا جس کو حضرت اسرافیل قیامت کے دن پھونکیں گے اور جس کو سن کر تمام مردے اپنی اپنی قبروں سے نکل آئیں گے

نہ چونکا مرا بختِ خفتہ امیر
پھنکا صورِ محشر زمانہ ہوا (امیر مینائی)

شب ہے نہ بنگھیوں کی قال و قیل
گویا پھنکتی ہے صورِ اسرافیل (سوداؔ)

صورتِ ارقام بطورِ تحریر۔

صورتِ اعجاز = معجزانہ کیفیت، کرامت کی شکل۔

صورتِ تکوین = تخلیق، وجود میں آنا۔

صورت بمعنی پیکر، نقش، نمونہ۔

ٹوٹے بت مسجد بنی مسمار میخانہ ہوا
جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا (رندؔ)

صورت خانۂ خمیازہ = انگڑائیوں کا صورت خانہ۔

صورت خانہ بمعنی بت خانہ۔

صورتِ دود = دھوئیں کے مانند، دھوئیں کی طرح۔

صورت بمعنی مانند، مثل۔

تا چند سرِ اسیمہ رہوں صورتِ سیماب
فرمایا کہ جب تک رہے شوخیٔ اشتلات (عزیز لکھنوی)

صورت رشتۂ گوہر = موتی کے تاگے کی مانند جس میں موتی پروئے ہوتے ہیں۔

صورت بمعنی مثل، مانند، طرح۔

ناتوانی مجھے بیدم ہی پڑا رہنے دے
سانس لے گی تو اڑ جاؤں گا پر کی صورت (اشرفؔ)

صورتِ شمع = شمع کی مانند۔

صورتِ عالم = دنیا کی شکل۔

صورت بمعنی شکل، چہرہ۔

داغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو کون پیار کرے (داغؔ)

قمر نے رات کیا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہر صورت (میرؔ)

صورتِ مہرِ نیم روز = دوپہر کے آفتاب کی مانند،

مہرِ نیم روز بمعنی آدھے دن کا سورج۔

صومعہ = معبد، عبادت خانہ۔

صہبائے آتشِ پنہاں = شرابِ آتشِ عشق، عشق کی آگ جو عاشق کے دل میں پوشیدہ ہے۔

صیدِ زبوں = مرِیل شکار۔

صید بمعنی شکار۔

جو اس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو آگے ہی وہ ہو گیا صید بھی (امیرؔ)

زبوں بمعنی خراب، تباہ، بُرا۔

پختہ کاری کو زبوں کہتے ہیں
ہوشیاری کو جنوں کہتے ہیں (مرزا رسواؔ)

صیدِ زدامِ جستہ = جال میں پھنس کر نکل بھاگا شکار

جستن مصدر کودنا جستہ بمعنی کودا ہوا، بھاگا ہوا۔

صیقلِ آئینہ = آئینہ کی قلعی، آئینہ کی جلا۔

صیقل بمعنی صفائی، قلعی، زنگ دور کرنا۔

نگاہِ عشق پر کیا حسن کی صیقل مدد دے گی
تجلی برقِ ہستی سوز کی مدِ مقابل ہے
(عزیز لکھنوی)

ض

ضابطۂ جرِّ ثقیل = جرِّ ثقیل کی امداد، جرِّ ثقیل کے قواعد

ضابطۂ جرِّ ثقیل۔ اس علم کو کہتے ہیں جس سے وزنی اور بھاری بوجھ کو اٹھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا اصول معلوم ہوتے ہیں۔ مراد دشوار کام کو سرانجام دینا

عشق کھنچواتا ہے اک زاہد جفا کش سے بزور
بار صد کوہ الم بے عمل جرِّ ثقیل (ذوقؔ)

ضامنِ نشاط = نشاط و مسرت کے ضامن۔

ضامن بمعنی کفیل، ذمہ دار، ضمانت کرنے والا۔

اک جھلک اپنی دکھا دے جو نہ دہر کو تو
پھر میں ضامن ہوں ترے دست اگر جائیں کہیں
(مصحفی)

نشاط بمعنی خوشی، انبساط، شادمانی، فرحت، عیش۔

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی سرور آیا ہے (داغ)

ضبطِ شوق = شوق کو قابو میں رکھنا، اشتیاق دید کو قابو میں رکھنا۔ ضبط بمعنی تحمل برداشت۔

سنے میں نے جو اس طرح کے کلام
ضبط کا دل کو پھر رہا نہ مقام (فریب عشق)

شوق بمعنی خواہش، آرزو، تمنا، اشتیاق۔

امیرؔ اتنا ہوا ثابت کشاکش سے محبت کی
مسافر کو لیے جاتا ہے کھینچے شوق مژگاں کا (امیرؔ)

ضروری الاظہار = جس کا ظاہر کرنا ضروری ہو۔

ضعفِ دماغ = دماغ کی کمزوری۔

ط

طاقت بہ قدر لذّتِ آزار = آزار کے لطف کے موافق قوت، آزار اٹھانے میں جس قدر لذت ہے اس قدر برداشت۔

طاقت رُبا = طاقت کو زائل کرنے والا، صبر آزما۔

طاقت سیلان = بہنے کی طاقت۔

طاقِ گلزار = باغ کا طاق، طاق گلستاں۔

طاق بمعنی محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو مکان کی

دیواروں میں چھوٹی موٹی چیز رکھنے کے لیے خاص
وضع سے بنایا جاتا تھا۔

دے ملا ہے سر زور سے جب بھی میں نے
دیوار میں روزن نہ سہی طاق ہوا ہے (اسیر)

طاق سے تو اُتارئیے شیشہ
طاق پر رکھ کتاب اندیشہ (ذوق)

طاق نسیاں = ایسا طاق جس میں کوئی چیز رکھ کر
بھول جایا جائے۔ نسیاں بمعنی بھول۔

شد مقرر سے پرستی گردش چشمے کجاست
تا نہد بر طاق نسیاں شیشہ و پیمانہ را (مرزا صائب)

طالعِ بیدارِ بستر = بستر کی خوش نصیبی، بستر کا جاگتا ہوا
نصیبہ۔ طالع بیدار بمعنی خوش قسمتی، خوش نصیبی،
جاگتی ہوئی قسمت۔

آیا نہ میرا دیدۂ بے خواب میرے کام
وہ بھی عدو کا طالعِ بیدار ہو گیا
یار نے مجھکو مجھے یار نے سونے نہ دیا (امیر مینائی)
رات بھر طالعِ بیدار نے سونے نہ دیا (داغ)

طالعِ شوق = شوق کا نصیبہ۔
طالع بمعنی بخت، نصیب، قسمت۔

ہم گلشنِ دوراں میں لئے خفتگیِ طالع
سرسبز تو ہیں لیکن جوں سبزۂ خوابیدہ (درد)

طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پر مرے ہزار برس تک ہما پھرا (میر)

طاؤس شکار = مور کا شکار کرنا۔
طاؤس بمعنی مور، مشہور خوبصورت پروں کا ایک پرند۔

تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی
طاؤس لڑکھڑا کے گلستاں میں رہ گیا (صبا)

طبع = طبیعت۔

اُن کے آنے سے یاس ہونے لگی
طبع کچھ کچھ اُداس ہونے لگی (ذریب عشق)

طبلۂ عنبر = عنبر کا صندوقچہ۔
طبلہ بمعنی ڈبا، صندوقچہ، ایک قسم کا ایک رُخا باجا جس
کو ہاتھوں کی دھمک سے بجایا جاتا ہے۔

تیرے آنے سے معطر ہوئی محفل ایسی
لوگ کہنے لگے عطار کا طبلہ ٹوٹا (میر)

طرازِ دوام = ہمیشگی کا طغرا۔
طراز بمعنی زینت، نقش، آرائش۔

ذی حوصلہ، ذی علم، کریم و جواد
ذی علم، سخن طراز، شاعر نقاد (ناطق لکھنوی)

طراوتِ چمن = چمن کی شادابی، چمن کی سرسبزی،
چمن کی تازگی۔
طراوت بمعنی تازگی، شادابی، ٹھنڈک، شگفتگی۔

جس میں باقی رہے نظارتِ حسن
کیا نہیں چاہئے طراوتِ حسن (آتش)

کیا کہوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر
دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہو گئی (تسلیم)

طرب انشائے التفات = محبوب کے التفات کی خوشی پیدا کرنے والی، وہ مسرت جو معشوق کے التفات سے حاصل ہوتی ہے۔ طرب بمعنی خوشی، فرحت، مسرت۔

دفورِ طرب ہے یہاں اس قدر
کہ رکھتا ہے نغمے کا نالہ اثر (تسلیم)

انشا بمعنی پیدا کرنا، شروع کرنا، دل سے بات پیدا کرنا، عبارت لکھنا، طرزِ تحریر۔ التفات بمعنی توجہ مہربانی۔

پہلے تو التفات ان پہ کیا
حکم پھر بادشاہ نے یہ دیا (امیر)

طرب خانۂ دہر = راحت کدۂ عالم۔

طرزِ استفہام = بطور سوال، سوال کرنے کے طور پر۔ استفہام بمعنی سمجھنے کے لیے کسی بات کا پوچھنا۔

رہی یہ گفتگو برسوں مگر ایسے وہ بھولے ہیں
نہ استفسار ہی سمجھے نہ استفہام ہی سمجھے (نعیم)

طرزِ تغافل = تغافل کا طریقہ، بے پروائی کا طریقہ، غفلت شعاری۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومن)

طرفِ نقاب = گوشۂ نقاب، نقاب کا کنارہ۔

طرف بمعنی کنارہ، سرا۔

طرف نہ ہونا = منہ نہ لگنا، مقابلہ کرنا، برابری کرنا۔ (یہ محاورہ اب متروک ہے اور اس معنی میں تکلم نہیں کیا جاتا)

سودا تو اس زمیں میں غزل در غزل ہی لکھ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرف

طرّہ = زلف، کاکل، کلغی۔

بوئے نافہ کاخر صبا زاں طرّہ بکشاید
زتاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا (حافظ)

طرّہ گیسو ترا، طرّہ مری دستار کا
گلشنِ رخسار تیرا ہے سر پر گل فشاں (قدر بلگرامی)

طرّۂ پُر پیچ و خم = بل کھائی زلفوں کے بل، گھونگھر والے بالوں کے بل۔

طرّہ ہائے خم بہ خم = گیسوئے خم دار، گھونگھر والے بال۔ طرّہ بمعنی زلف، لٹ، کلغی، بل کھائے ہوئے بال۔

گلے بر طرّہ دستار داری
خوشا بخت بلند باغباناں (غالب)

سر پہ طرّہ ہے مزیّن تو گلے میں بدّھی
(ذوق)

طعمہ = خوراک، روزی مراد لقمہ، نوالہ (طعمۂ اجل یعنی موت کا لقمہ)

دل ہے بے لوث تو کیوں وجہ تسلی ہو دروغ
طائرِ مردہ مگر طعمۂ شہباز نہیں
تن پہ بوٹی نہ رہی زاغ کماں کا طعمہ
واہ کب میں تجھے اے تیر فگن یاد آیا (بحر)

طعنۂ نایافت = نہ پانے کا طعنہ، طعنۂ ناکامی، طعنۂ نارسائی۔ طعنہ بمعنی طنز، آوازہ کسنا۔

ہم تڑپ کر ہوئے ٹھنڈے ترے خنجر کے طفیل
طعنۂ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا
(انیس)

نایافت بمعنی نہ پانا۔

تنور شکم دم بدم تافتن
مصیبت بود روز نایافتن (سعدی)

طغرل و سنجر = طغرل سلجوقی خاندان کا پہلا بادشاہ، سنجر سلجوقی خاندان کا چھٹا بادشاہ۔

طفلان بے پروا = بے پرواہ یعنی کسی بات کی پرواہ نہ کرنے والے لڑکے۔

طلائے دست افشار = ہاتھ سے دب جانے والا سونا، خالص سونا، کندن، خسرو کے پاس موم کی طرح نرم قسم کا کندن تھا جس کو ہاتھ سے دبا کر جو چیز چاہتے بنا سکتے تھے۔ پرویز نے اس کا ترنج بنا لیا تھا جو اس کے دسترخوان کی زینت بنا تھا غالب نے اس سونے کو طلائے دست افشار نظم کیا ہے کیونکہ وہ موم کی طرح ہاتھ سے دب جاتا تھا۔

طلب مستی ناز = مستی ناز کا طلب کرنا۔

طلسم پیچ و تاب = طلسم اضطراب، بے قراری کا طلسم
طلسم بمعنی جادو، حیرت میں ڈالنے والا منظر، تماشا۔

جادو ہے یا طلسم تمہاری زبان میں
تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار تھا (بیخود دہلوی)

پیچ و تاب بمعنی غم و غصہ، اضطراب، بے چینی۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یاد گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت کو پیچ و تاب رہا (تسلیم)

خط پڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
کیا جانے لکھ دیا اسے کیا اضطراب میں (ذوق)

طلسم دل سائل باندھنا = دل سائل کا طلسم باندھنا
سائل بمعنی سوال کرنے والا۔

گدائے کوئے الفت بادشاہ خطۂ دل ہوں
کہیں ہر شے سے بے پروا کہیں ہر در پہ سائل ہوں
(ناطق لکھنوی)

طلسم۔ جادو کا پتلا جو وہمی خیالات سے بنایا جائے، جادو
طلسم باندھنا۔ حیرت انگیز بات کر کے دکھانا۔

طلسم قفل ابجد = حرفوں کی ترتیب سے کھلنے والے قفل کا طلسم

طمع خام = لالچ، حرص خام۔

طناب معمار = معمار کی وہ ڈوری جس سے وہ دیوار کی سیدھائی یا ٹیڑھاپن معلوم کرتا ہے۔
طناب بمعنی رسی، ڈوری۔

کون کہتا ہے کہ یہ نکلی ہے شب کو کہکشاں
ہے مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی (ذوق)

طواف کوئے ملامت = مراد طواف کوچۂ محبوب، اس کوچہ کا طواف جہاں جانے سے سوائے لعنت ملامت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

طواف بمعنی کسی مقدس چیز کے اطراف چکر لگانا، خانۂ کعبہ کے اطراف پھرنا۔

طواف کعبہ میسر ہے ہم کو گھر بیٹھے
جدھر نگاہ کی صورت تری ادھر دیکھی (شاہ نصیر)

طوبیٰ و سدرہ = جنت کے درخت، طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے، سدرہ بھی جنت کا ایک درخت ہے جس کے پتے بیری کے پتوں کے مماثل ہیں اس درخت کا ذکر قرآن پاک کی سورہ والنجم میں آیا ہے۔

بُستانِ سرائے فیض و کرم میں بجائے سرو
سدرہ ہے نور کا کہیں طوبیٰ ہے نور کا (امیر)

طوطیٔ بسمل = تڑپتا ہوا طوطی۔

طوطی بمعنی ایک چھوٹا سا پرندہ جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

صدا یہ قلقلِ مینا سے مے خانے میں آتی ہے
کہ بخت سبز اک طوطی ہے مستوں کے گلستاں میں (امیر مینائی)

طوطیٔ سبزۂ کہسار = کہسار کے سبزے کا طوطی

طوفانِ آمدِ آمدِ فصلِ بہار = فصلِ بہار کے آنے کا غلغلہ، فصلِ گُل آنے کی دھوم۔

طوفان بمعنی تیز ہوا، آندھی، سیلاب۔

دو تُند ہواؤں پہ بنیاد ہے طوفاں کی
یا تم نہ حسیں ہوتے یا میں نہ جواں ہوتا (آرزو لکھنوی)

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے (درد)

طوفانِ صدائے آب = پانی کی آواز کا طوفان، پانی کے طوفان کی آواز۔

طوفانِ طرب = جوشِ مسرت، شادمانی کا طوفان، طوفانِ نشاط۔

طوفانیٔ کیفیتِ فصل = موسمِ بہار کے نشے کا جوش و خروش۔ فصل بمعنی فصلِ بہار۔

طوفِ حرم = حرم کا طواف، زیارت کعبہ شریف
حرم کی زیارت کے لیے کعبہ شریف کا طواف ضروری ہے جو کعبہ شریف کے اطراف سات چکر لگا کر کیا جاتا ہے۔

طوقِ گردن = گردن کی طوق۔

طوق بمعنی ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے

گردن کو آج تک تری باہوں کی یاد ہے
یہ منتوں کا طوق بڑھا یا نہیں ہنوز (جوش ملیح آبادی)

طُومارِ ناز = دفترِ ناز، صحیفۂ ناز۔

طُومار بمعنی دفتر، صحیفہ، نامہ۔

اک عمر کا قصہ ہے برسوں ہی کا جھگڑا ہے
سنتے وہ اسے کب تک طومار ہے دفتر کا (نسیم)

طہارت = پاکی، پاکیزگی، صفائی۔

کعبۂ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور
تیر کو واجب وضو سے آبِ پیکاں ہو گیا (امیر)

طیور = طائر کی جمع بمعنی پرندے۔

کانپے شجر، طیور اڑے، آشیاں گرے
نزدیک تھا زمین ہو شق آسماں گرے (دبیر)

ظ

ظرفِ تنگنائے غزل = غزل کے میدان کی تنگی، صنفِ غزل کی تنگ دامانی، غزل میں گنجائش کا کم ہونا۔

ظرف بمعنی برتن، استعداد، حوصلہ، گنجائش۔

کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے (انیس)

ظرفِ قدح خوار = مے نوش کا ظرف، شراب پینے والے کی پی کر نہ بہکنے کی برداشت

ظرف بمعنی گنجائش، سمائی

آج امتحاں ہے تاب بے اختیار کا
کل ظرف دیکھتا ہے تہِ صد اندلہ کا (حالی)

ظہوری = فارسی کا ایک شاعر جس نے عراق اور ایران کے بعد ہندوستان کا سفر کیا اور دکن کی جانب بیجاپور پہنچ کر ابراہیم عادل شاہ کا درباری شاعر ہو گیا ظہوری نے نثر نگاری میں بڑی شہرت حاصل کی اس نے تین کتابوں کے مقدمے فارسی میں لکھے جو کہ سہ نثر ظہوری کے نام سے مشہور ہیں۔

ع

عاجزِ عرضِ یک افغاں = ایک نالہ کرنے سے عاجز، ایک نالہ کرنے کی بھی سکت نہیں۔

افغاں بمعنی فغاں، نالہ، شور، فریاد

اس قدر مشق رہی نالہ و افغاں کی ہمیں
یادِ محبوب میں ہم طرزِ سخن بھول گئے

عارِ بستر = ننگ بستر، بستر کے لیے باعث شرم، بستر کے لیے باعث غیرت

عار بمعنی ننگ، غیرت، شرم، پرہیز

جمیل کیا اسی ہمت پہ تھا علاج سے عار
کراہنے کی صدا اب تو دور جانے لگی
(جمیل مظہری)

غضب ہے اس ستم گر پر دل امیدوار آئے
کرم سے جس کو نفرت ہو وفا سے جس کو عار آئے (داغ)

عارِ دل = ننگ دل، دل کے لیے باعث ننگ، دل کے لیے باعثِ شرم

عار بمعنی ننگ، غیرت، شرم

بات کب ناگوار اٹھتی ہے
داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے

عارفانہ کلام = معرفت سے پُر کلام، ایسا کلام جس میں معرفتِ الٰہی کے مضامین نظم کیے گئے ہوں۔

عارفانہ بمعنی معرفت سے بھرا ہوا، عارف کی طرح

تجلی کو جو دیکھا عارفانہ
تھا دل کی زباں پر یہ ترانہ (صفی لکھنوی)

عاشقِ اہلِ کرم = صاحبانِ خیر کے چاہنے والے، کرم گستروں کے عاشق۔

اہلِ کرم بمعنی صاحبانِ بخشش، مہربانی کرنے والے

عاشقِ دیوانہ = بے باک اور نڈر عاشق، عاشق وارفتہ، پاگل ہو جانے والا عاشق۔

عاشق کُش = عاشق کو مار ڈالنے والا، قاتلِ عاشق

عالم آرائی = دنیا کی سجاوٹ، عالم کو آراستہ کرنا، عالم کی آرائش کرنا، دنیا کو آراستہ کرنے کی صورتِ حال۔

آنکہ نابینائے مادر زاد اگر حاضر شود
در جبینِ عالم آرائش بہ بیند بہتری (انوری)

عالمِ تقریر = تقریر کی دنیا۔ تقریر کی کیفیت۔

عالم بمعنی دنیا، سماں، منظر، انداز۔

دو ہی سے بہ ہی سے دیکھئے
دونوں عالم کا عجب عالم ہوا (امیر)

دریا میں رواں ہے حال امواج
عالم ہے یہاں روا روی کا (امیر)

عالمِ تمکین وضبط = سنجیدگی اور ضبط کے ماحول میں مراد معشوق کا سنجیدہ ہونا اور عاشق کا ضبط و تحمل سے کام لینا۔

عالمِ کفِ خاک = دنیا ایک مٹھی بھر خاک کے برابر۔

عالمِ ہستی = عالمِ حیات، زندگی کا عالم، دنیا۔

سازِ برگ عالمِ ہستی وہی ہے کیا نہیں
یہ بتا دو یاد کرتے ہو ہمیں بھی یا نہیں (عزیز لکھنوی)

عتبۂ عالی = آستانِ عالی، بلند پایہ چوکھٹ۔

عجز اعجازِ ستائش = مدح سرائی کی عجز بیانی کا عجز۔

عجز بمعنی مجبوری، ناچاری، انکسار۔

ہے مشیت وہاں ارادت میں
عجز اس کو نہیں ہے قدرت میں (سراج قلم)

عجز حوصلہ = پست ہمتی۔

عجز ہمت = پست ہمتی، حوصلہ کی پستی۔

عجز بمعنی نارسائی، کسی کام پر قدرت نہ ہونا۔

تو نے دیکھا یہاں سے عجز بصر
حکم کرتی ہے صاف عقل بشر

عدم سے بھی پرے ہوں = عدم سے بھی آگے نکل گیا ہوں۔

عدم بمعنی ناموجود یعنی موجود نہیں ہوں۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکرِ ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا (مومن)

عدو = دشمن۔

مری یہ ہجر میں حالت ہے زندگی بھر کی
کبھی عدو کی شکایت کبھی مقدر کی (شفیق)

اس کو انجانے کی فکر گو ہمیں مدتوں سے تھی
دل کا مرے عدو ہوا نالۂ جاں گداز کو (استاد عظیم آبادی)

عذرِ بارش = پانی برسنے کا عذر۔

عذر بمعنی بہانہ، حیلہ۔

ہم سمجھتے ہیں آزمانے کو
عذر کچھ چاہیے ستانے کو (مومن)

عذر خواہ = معذرت خواہ، معافی کا طلبگار۔

یوں بانکپنے غریب تھی زینت سے عذر خواہ
جو ہنہنایا در پہ ادھر ذوالجناح شاہ (دبیر)

تقاضا وہی عذر خواہی وہی
وہی ناشکیبی وہی عذر داری (آزاد عظیم آبادی)

عذر خواہ لبِ بے سوال = سوال نہ کرنے والے لبوں کا طالبِ عفو ہونا۔

عذر خواہ بمعنی معافی کا طالب، معذرت خواہ۔

پی کے مے ان واعظوں سے عذر خواہی کیا کروں
بوئے مے آتی ہے ہونٹوں سے الٰہی کیا کروں (امیر)

عذرِ مستی = مستی کا بہانہ۔

عذر بمعنی بہانہ۔

قتل کو دو ڈکر چلے آئے
وصل میں عذر تھے نزاکت کے (امیر مینائی)

عذر واماندگی = تھکن کا عذر۔

واماندگی بمعنی تھکاوٹ، تکان۔

عربدہ میدان مانگا = میدان جنگ مانگا، مبارزت طلب کرنا، جنگ کرنے کی خواہش ظاہر کرنا، میدان جدوجہد۔

عربدہ بمعنی بدخوئی، لڑائی جھگڑا، جنگ۔

بے گنہ چاہنے والوں کا جو خوں کرتا ہے
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے (عاشق)

عرض = فلسفہ کی اصطلاح، وہ شے جو خود قائم نہ ہو بلکہ دوسری چیز کی وجہ سے عالم وجود میں آئے۔

ہم رہیں جس کی طرف محتاج مانند عرض
ذات پر قائم رہے اپنی وہ جوہر چاہیے

عرض خمیازہ ایجاد = ایجاد کی انگڑائی کا مظاہرہ۔ (عزیز لکھنوی)

عرضِ سبزہ = سبزی کا اظہار، سبزی کی نمائش، اپنی سبزی کے سبب سے۔

عرض ستم ہائے جدائی = جدائی کے ستم بیان کرنا۔

عرض بمعنی پیش کرنا، بیان کرنا، کہنا۔

سنیے اب ایک ہے یہ میری عرض
علم کا سیکھنا ہے سب پر فرض (صفی لکھنوی)

عرض گراں جانی = سخت جانی کا اظہار۔

عرض متاع عقل و دل و جان = دل و جان اور عقل و فہم کا سرمایہ پیش کرنا۔

عرض ناز = ناز و انداز کی جلوہ نمائی، ناز و انداز کی نمائش

عرض ناز شوخی دنداں = دانتوں کی شوخی کے ناز و انداز کا اظہار۔

عرض نیازِ عشق = عشق کی عاجزی اور نیازمندی کا اظہار۔

عرض ہنر = اظہار ہنرمندی، ہنر کا پیش کرنا۔

عرق = پسینہ۔

رفتار نبض بگڑی آیا عرق جبیں پر
کشتی کہیں پہ ڈوبی طوفان اٹھا کہیں پر (ناظم)

عرق انفعال = ندامت کا پسینہ۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے (اقبال)

عرق فشاں = پسینہ چھڑکنے والا۔

عرق بمعنی پسینہ۔

کبھی دیکھے ہماری عرق فشانی دھوپ
چلے بھنوں پہ کرے اپنی مہربانی دھوپ (محو)

عریضہ نگار = عرضی گذار، درخواست پیش کرنے والا۔

عریضہ بمعنی درخواست، گذارش۔

نوشتہ ہے منیر بے نوا کا
شہنشہ کو عریضہ بے گنہ کا (منیر)

عزاخانہ اقبال = خوش نصیبی کا ماتم خانہ۔

عزاخانہ بمعنی ماتم خانہ، ماتم کا گھر۔

جب دل کو نہیں ماتم احباب سے فرصت
بہتر ہے کہ اب دل کو عزا خانہ بنا دے
(عزیز لکھنوی)

عشرتِ پارۂ دل = راحت دل۔

عشرت بمعنی عیش و راحت۔

پارہ دل - لختِ دل مراد دل۔

عشرتِ صحبتِ خوباں = حسینوں کی صحبت کا لطف، حسینوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے مزے۔

عشرت بمعنی عیش و نشاط، آرام، خوش دلی۔

کسی کو عشرت ہے رات اور دن کسی کو غم سے نہیں فراغت
یہ مختلف حال بھی جہاں میں عجب طرح کا معاملہ ہے
(استاد عظیم آبادی)

عشرتِ قتل گہ اہلِ تمنا = ماشقوں کے قتل کی خوشیاں اور قتل گاہ میں عشاق کی مسرت۔

عشرتِ قطرہ = قطرہ کے لیے مسرت کا سبب، قطرہ کے لیے باعثِ راحت۔

عشقِ زُعربدہ - عشق جنگو۔

عشقِ خانہ ویراں ساز = گھر کو ویران بنانے والا عشق۔

عشقِ خون نابہ مشرب = خون پینے کا مشرب رکھنے والا۔

عشق۔ خون نابہ مشرب - خالص خون پینے کی عادت رکھنے والا۔

عشق نبرد پیشہ = لڑائی لڑنے کا پیشہ کرنے والا، ایسا عشق جو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا طالب ہو۔

عشوہ = غمزہ، دلفریب ادا، ناز و انداز۔

عشوہ بھی ہے شوخی بھی تبسم بھی حیا بھی
ظالم میں اور اک بات ہے ان سب کے سوا بھی
(اکبر الٰہ آبادی)

عشووں کو چین ہی نہیں آفت کیے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کیے بغیر
(جوش ملیح آبادی)

عطر آگیں = عطر بیز، معطر، خوشبودار۔

امید کے وعدہ ہائے رنگیں
مانند گلاب عطر آگیں (مضحفی لکھنوی)

عقد گردنِ خوباں = حسینوں کی گردن کی لڑی۔

عقد بمعنی گرہ، لڑی۔

کو بکو بکنے لگیں جب تتلیاں انگور کی
پانی پانی درج میں عقد لآلی ہو گیا (بحر)

عقدہ = گرہ، گانٹھ، الجھاؤ۔

اور وہ کون سا عقدہ ہے کہ آساں ہوگا
ایک ملنا تھا تمہارا سو ہے دشوار مجھے (مومن)

ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوے دل میں
کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب دریغ (مصحفی)

عقدۂ احکام پیغمبر = رسول اللہ کے احکام کی گرہ مراد شریعت اسلامی کی گتھی۔

عقدہ بمعنی گرہ، گتھا، گتھی۔

عقدۂ دشوار = سخت گرہ، عقدۂ لاینحل، امر مشکل

عقدہ کشائی = گرہ کشائی، مشکل کشائی، تکلیف دور کرنا، گرہ کھولنا۔

پڑی ہے اک گرہ دل میں ہمارے دست نکہت سے
مدد اے ناخن ہمت دم عقدہ کشائی ہے
(حزیں)

عقدۂ مشکل = مشکل سے سلجھنے والی گتھی۔

عقدہ بمعنی گتھی، گرہ، گانٹھ۔

جو عقدہ ہمکو خدا بناتا تو عقدۂ کار بنتے اپنا
جو تار ہمکو خدا بناتا تو اپنے اشکوں کے تار ہوتے
(قدر بلگرامی)

عقوبت = عذاب، سزا، دکھ۔

خدایا میں بندۂ گناہ گار ہوں
عقوبت کا تیری سزاوار ہوں (نامعلوم)

علی الرغم = برخلاف، برعکس۔

ایامِ صیام علی الرغم محتسب
روزے شراب سے سرِ بازار توڑئے (کھتری)

علم = جھنڈا، رایت، نشان۔

کیا نالہ اگر دل نے تو آنسو بھی رواں ہونگے
کہ لشکر جمع ہوتا ہے علم جس دن نکلتا ہے
(امیر مینائی)

عُلو = بلندی، اونچائی۔

قد پر تیرے وہ راست قبائے عُلوِ جاہ
زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسماں (ذوق)

عمرِ جاوداں = عمرِ دوام، ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی

شبِ وصال نہ ہو روزِ انتظار نہ ہو
تو ہم بھی فکر کریں عمرِ جاوداں کے لیے (محسن)

عمرِ طبیعی = جگہ اور زمانے کے اعتبار سے کسی شخص کی زیادہ سے زیادہ عمر۔

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
رو کر گذار یا اسے ہنس کر گذار دے (ذوق)

عمرِ ورع = پرہیزگاری کی زندگی، پرہیزگاری میں گذری ہوئی عمر۔

ورع بمعنی پرہیزگاری، پارسائی، تقویٰ۔

پیری میں زہد و ورع جوانی میں رندیاں
ہے روز بحرِ رنج و تعب شب ہائے عیش ابھی

عناں = لگام، باگ، لجام، راس۔

بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکساروں کی
سمندِ ناز کی اس سے عناں پھیری نہیں جاتی
(بہادر شاہ ظفر)

عناں گیر = روکنے والا، باگ پکڑتے ہوئے راستہ روکنا۔

عناں بمعنی لگام، باگ۔

گیر مصدر گرفتن بمعنی پکڑنا۔

عناں گیر ہونا بمعنی لگام پکڑ کر بڑھنے سے روکنا۔

جان عنان گیر سواری است کہ تا دانگری
از درِ دیدہ دروں آید تا دل بَرَوَد
(امداد حسینی)

عناں گیر خرام = چلنے میں رکاوٹ۔

عناں بمعنی لگام، باگ۔

عناں گیر ہونا۔ لگام پکڑ لینا، روک لینا۔

ہر موج صبا عناں گسستہ
رنگ رخِ یاسمن شکستہ

عنقا = لاجواب، نایاب، کمیاب، معدوم۔

ایک ایسا فرضی ناپید پرندہ جس کا صرف نام سنا گیا ہے مگر اس کو کبھی کسی نے دیکھا نہیں ہے۔ نایاب چیز جو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے عنقا کہتے ہیں، معدوم۔

کم عطا ہوئی عنقا دہن ملا نایاب
جو کچھ خدا نے دیا تم کو انتخاب دیا (امانت)

دردِ دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ ملا
ہو گئی صورتِ عنقا مرے غمخوار کی شکل (آتش)

عنوان = سرنامہ، ابتدا، آغاز، دیباچہ، شروع، طرز، طریقہ۔

بھیجتے تھے خط ہمیں پہلے وہ جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا (ظفر)

دیکھو قسمت کا لکھا اُس نے پڑھا خط سو بار
دھیان پر میرا نہ مضموں کسی عنوان چڑھا (ذوق)

عہدِ تجدیدِ تمنا = از سرِ نو تمنا کرنے کا عہد، از سرِ نو امید کرنا مراد تجدید عہد تمنا۔

عیدِ نظارہ = نظارہ کی عید، عید نظارہ مراد ہلال عید نظارہ۔

عہدے سے باہر آنا = عہدہ برآ ہونا، حق ادا کرنا، فرض ادا کرنا، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا۔

عیاذاً باللہ = خدا کی پناہ، معاذ اللہ۔

عیارِ آبروئے زر = سونے کی آبرو کی کسوٹی۔

عیار بمعنی کسوٹی، سیاہ پتھر کا ایک ٹکڑا جس پر کھرے اور کھوٹے سونے چاندی کو پرکھا جاتا ہے۔

بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھ کر

عیارِ طبعِ خریدار = خریدار کی پرکھنے والی طبیعت۔ خریدار کا سخن فہم مزاج، خریدار کا مذاق سخن فہمی۔ عیار بمعنی کسوٹی جس پر سونے کو پرکھا جاتا ہے۔

سکۂ عشق کا ہوا ہے رواں شناس
اب عیارِ آبروئے زر کھلا (غالب)

عیدِ ماہِ صیام = عید الفطر، مسلمانوں کی عید جو رمضان شریف ختم ہونے کے بعد آتی ہے، عید رمضان۔

عیشِ بے تابی = راحت اضطراب، بے چینی میں آرام پانا۔

عیشِ تمنا = تمنائے عیش و عشرت۔

عیشِ طرب = عیش و جشن، عیش و راحت، عیش و عشرت۔

غ

غارت گرِ جنسِ وفا = وفا شعار عاشق کو برباد کرنے والا یعنی معشوق۔

غارت گر بمعنی برباد کرنے والا، قزاق۔

عشق وہ غارت گرِ ایماں ہے سیہ چاہ گر
واعظوں کو کم پڑے مسلمانِ مناجات و دلات کا ذکر

غارت گرِ ناموس = عزت و آبرو کا غارت کرنے والا۔

ناموس بمعنی نیک نامی، عصمت، آبرو، شرم، عفت، عزت

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے پر ایک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آبِ حیات کی

غالیہ مُو = خوشبودار بال، مہکتے ہوئے بال۔ مشک و عنبر اور دوسرے خوشبودار اجزا کو ملا کر بالوں میں لگانے کے لیے سیاہ رنگ کی ایک مرکب خوشبو بناتے ہیں جس کے متعلق

کہا جاتا ہے کہ یہ حکمت جالینوس کی ایجاد تھی۔
غالیہ مو بمعنی خوشبودار بالوں والا محبوب۔

غبارِ وحشتِ مجنوں = مجنوں کی دیوانگی کا غبار۔

غرقِ دریا = دریا میں ڈوبنا۔ غرق بمعنی ڈوبنا۔

دل کا جہاز آنسوؤں میں غرق ہوگیا
آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہوگیا (تعشق)

غرقِ مے = شراب میں ڈوبا ہوا مدہوش ہو، غرقِ مے۔

غرقِ نمکداں = نمکداں میں ڈوب جانا، زخم پر نمک لگنے سے جلن اور تکلیف ہوتی ہے اس لیے غرق نمکداں ہونے کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے مراد انتہائی تکلیف۔

غرورِ دوستی = محبت پر غرور، دوستی پر فخر و ناز، مغرور بمعنی گھمنڈی، متکبر

شاہوں سے پوچھتی ہے تہِ خاک عاجزی
کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا (امیر مینائی)

غرورِ عزّ و ناز = اعزاز و ناز پر فخر، رتبہ اور ناز و انداز پر گھمنڈ۔

غرّہ اوجِ بنائے عالمِ امکاں = دنیائے فانی کی بلندی پر گھمنڈ۔

غرّہ بمعنی غرور، گھمنڈ۔ اوج بمعنی ترقی، بلندی۔
بنا بمعنی بنیاد، تعمیر، عمارت۔
عالمِ امکاں۔ ممکنات کی دنیا، عالمِ فانی۔

غ۔ تھا عالمِ امکاں کی ہر اک شے میں تزلزل
س۔ محشر میں تو لازم ہے دیدار سلیم اس کا
شاید ہو ہمیں ممکن یہ عالمِ امکاں ہے (مؤلف)

غسلِ صحت = صحتیابی کا غسل، بیمار کے صحت پانے کے بعد جو پہلا غسل ہوتا ہے اس کو غسلِ صحت کہتے ہیں۔

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو (ذوق)

غفلت شعاری = غفلت کرنے کی عادت، تغافل۔

بے وفائی آپ کی غفلت شعاری آپ کی
میرے دل نے عادتیں سیکھی ہیں ساری آپ کی (تعشق)

غلط بردار = وہ چاقو جس سے غلط لفظ چھیل کر مٹا دیا جائے، غلط تحریر کا مٹانے والا کاغذ جس کی سطح سے حرف خود بخود اڑ جائے

جوہر اس سے یوں اٹھا لیں جس طرح
حرف قرطاس غلط بردار سے (ذوق)

غمِ آوارگی ہائے صبا = صبا کی آوارگی کا غم۔

غمِ خار = خارِ غم، خارِ حسرت، خار کا غم، خار کی آرزو۔

غمزہ = چشم و ابرو کا اشارہ، ناز، نخرہ، معشوقانہ ادا۔

ناز، ادا، آن، حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں (امیر)

غمِ شبیر = حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا غم۔

آج شبیرؓ پہ کیا عالمِ تنہائی ہے
چاند پر حضرت زہراؓ کے گھٹا چھائی ہے

غمگساری = غمخواری، ہمدردی، غم بٹانا۔

غمِ گیتی = دنیا کا غم۔

غمِ محرومیِ جاوید = دائمی محرومی کا دکھ، دائماً محروم رہنے کا رنج۔

غنچہ تا شگفتن = کلی کے کھلنے تک، کلی کے پھول بننے تک

غنچۂ گل = پھولوں کی کلی۔

غنچۂ ناشگفتہ = منہ بند کلی، کلی جو ابھی کھلی نہیں
مراد: دہن تنگ۔

غیب غیب = جو چیز آنکھوں سے اوجھل ہو اس کو غیب
کہتے ہیں۔ ایسی شے جس کو حواس خمسہ محسوس نہ کر سکیں۔
غیر موجودگی، پوشیدہ، ناموجود۔

جب کہا میں نے دہن دکھلائیے
غیب سے آواز آئی دیکھئے (عاشق)

غیر از نگاہ = سوا نگاہ کے۔

غیر از نگہِ دیدۂ تصویر = بجز نگاہ چشم تصویر یعنی
جس طرح دیدۂ تصویر میں نگاہ ہوتی ہے اس طرح
دشت عشق میں کوئی جادہ (راستہ) [illegible]۔

غیر اطاعت = بغیر اطاعت، حکم بجالانے کے سوا۔

غیرتِ صرصر = جس کی تیزی سے آندھی کو غیرت آئے،
تیز رو ہوا سے زیادہ تیز۔

غیر جلوۂ گل = جلوۂ گل کے سوا، پھولوں کے جلووں
کے علاوہ۔ جلوۂ گل بمعنی پھولوں کی کثرت۔

ف

فاقہ مستی = تنگی میں مگن رہنا۔
فاقہ مست بمعنی غربت اور تنگی میں بھی مست رہنے والا

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق (داغ)

فتح و ظفر = کامیابی اور فتح مندی، نصرت و فیروزی۔

اقبال جس کا عرف ہے وہ اک غلام تھا
فتح و ظفر نصیبوں کی جوڑی کا نام تھا (دبیر)

آدمی چاہے تو دیو آسماں کو مار لے
نفس کرش پہ مگر فتح و ظفر ملتی نہیں (صبا)

فتراک = شکاری کے گھوڑے کی زین کے پاس شکار باندھنے
کے لیے جو چمڑے کا تسمہ لٹکا ہوتا ہے اس کو فتراک کہتے ہیں
یعنی شکار بند۔

کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے
سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے (مصحفی)

میں اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا
حلق میرا بھی تہِ خنجر قاتل ہوتا (مصحفی)

فتنۂ شورِ قیامت = قیامت کے شور کا فتنہ۔
فتنہ بمعنی ہنگامہ، شورش، فساد۔

حشر میں اٹھے ہیں مردے قبر سے
یہ لگی ہے فتنہ تری رفتار کا (رسا)

فتنۂ طاقت رُبا = طاقت کو زائل کرنے والا فتنہ۔
رُبا کا مصدر ربودن ہے بمعنی اچک لے جانا۔
دل رُبا، ہوش رُبا وغیرہ الفاظ اسی مصدر سے بنے ہیں۔

فتیلہ = بتّی (چراغ کی موٹی بتّی، پلیتا)

پھر دل میں آہ سرد ہوئی میرے شعلہ زن
لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا (ذوق)

یہ لفظ فتل سے بنا ہے جس کے معنی بٹنا اور بل دینا ہے۔

فراغ = آزادی، فراغت، آرام، چھٹی، فرصت۔

عمرِ جاوید تو خضر کو ملی
عیش جاوید سے فراغ ہوا (داغ)

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)

فرخی فرجام = مبارک انجام۔
فرخی بمعنی سعادت، نیکی۔

بشارت مجھ کو صبحِ وصل کی دی
اذاں کے ساتھ یمن و فرخی نے (ذوق)

فرجام بمعنی انجام، عاقبت۔

زاہدا سب مبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں
میں مستِ خُمِ جام کا تو نفسِ نافرجام کا (خواجہ وزیر)

فردا = کل، مراد فردائے قیامت، آنے والا کل، روزِ آئندہ۔

دمِ مُردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکرِ فردا تو نہ کر دیکھ لیا جائے گا کل (محسن)

درہائے فردوس وا بود امروز
از بے دماغی گفتیم فردا (بیدل)

فردِ جمع وخرچ = آمد خرچ کا دفتر۔
فرد بمعنی حساب کتاب کے درج کرنے کا دفتر۔

محشر میں موجزن جو نسیمِ کرم ہوئی
اُڑتی پھرے گی فرد ہمارے حساب کی (اسیر)

جمع وخرچ بمعنی آمدنی اور مصارف۔

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدارِ حسرتِ دل ہے
مری نگاہ میں ہے جمع و خرچ دریا کا (غالب)

فرد فرد = ناپختہ کار، ناتجربہ کار، ایک ایک، علیحدہ علیحدہ، الگ الگ۔

انجم کی فرد فرد میں بیگانگی ہوئی
برخواست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی (انیس)

فردوسِ بریں = جنت کا سب سے بلند درجہ، فردوسِ معلیٰ۔

من ملک بودم و فردوسِ بریں جایم بود
آدم آورد دریں دیرِ خراب آبادم (حافظ شیرازی)

فردوس گوش = کانوں کو بہشت کے سے نغموں کا لطف حاصل ہونا۔

فرشِ پا انداز = وہ فرش جو آنے جانے کے لیے دروازے کی چوکھٹ کے پاس بچھایا جاتا ہے۔
پائدان۔ پا انداز بمعنی پاؤں رکھنے کی جگہ۔

قد کو ترے جس جگہ مشقِ خرامِ ناز ہے
اس جگہ شورِ قیامت فرشِ پا انداز ہے (سودا)

فرشِ پا انداز کیا صحرائے وحشت میں ملا
سوزنی میرے لیے خارِ مغیلاں ہو گئے (آتش)

فرشِ راہ = راستہ کا فرش، بچھ جانا، راستہ کا بچھونا۔

فرشِ شش جہتِ انتظار = شش جہت (شمال، جنوب، مشرق، مغرب، اوپر، نیچے) انتظار کا فرش۔

فرصت کاروبارِ شوق = عشق بازی کی فرصت، عاشقی کرنے کی مہلت۔ فرصت بمعنی موقع محل۔

خوش کہ جلوے ہی جلوے ہیں چار سو رقصاں
فغاں کہ فرصت نظارگی بہت کم ہے
(جگر مراد آبادی)

فرصتِ ہستی = جینے کی فرصت، زندگی کی مہلت، فرصت بمعنی وقت، موقع۔ ہستی بمعنی زندگی۔

دنیا میری بلا جانے مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں ہستی کی کیا ہستی ہے
(فانی بدایونی)

عہدِ پیری میں تو کر یادِ الٰہی غافل
رات تو کٹ گئی غفلت میں سمجھ فرصتِ صبح (آتش)

فرطِ رافت = غایت درجہ رحمت، بڑی عنایت و شفقت۔ فرط بمعنی زیادتی، کثرت، فراوانی، افراط۔

استادہ فرطِ خلق سے شبیر ہو گئے
نذروں پہ ہاتھ رکھ کے بغلگیر ہو گئے (دبیر)

رافت۔ رحمت کی شدت۔

راز و نیاز اُس کا نہ خصم سے زیادہ
ہم پر نہیں ہے رافت اس ترکِ جاں ستاں کی
(حسن)

فرِ فروغ = روشنی کی ترقی۔ فر بمعنی رفعت، بلندی، شکوہ، شان و شوکت فارسی میں نور، روشنی، چمک کے معنی بھی مراد ہیں۔

شاد باد آں سوارِ سرخ قبلے
کہ ہمی آں شکار بُرد بکسر
راست گفتی کہ آفتاب ستی
بر جہاں گستریدہ تابش و فر (حکیم فرخی)

فرقِ ارادت = عقیدت کا سر۔ فرق بمعنی سر۔ ارادت بمعنی عقیدت، اعتقاد۔

اپنے دل سے مجھے ارادت ہے
میں کسی پیر کا مرید نہیں (بکر)

فرقِ ناز = جس سر پر ناز بجا ہو، سرِ پُر غرور۔ فرق بمعنی سر۔

جو آیا گھاٹ پر وہ شطِ خوں میں غرق تھا
نے دست دیا نہ صدر نہ گردن نہ فرق تھا
(انیس)

فرود = پیوست، اتر جانا۔

فروع = جمع فرع کی بمعنی شاخیں، ٹہنیاں۔

ایمان و شرع کا میں فروع و اصول ہوں
میں آیۂ خدا و حدیثِ رسول ہوں (دبیر)

فروغ پذیر = ترقی پذیر، ترقی حاصل کرنا۔ فروغ بمعنی ترقی، عروج۔

فلک پہ مہر نے پیدا بہت فروغ کیا
پر اس کے رُخ سے جو دعویٰ کیا دروغ کیا (ظفر)

فروغِ شعلۂ خس = تنکے کے جلنے سے اٹھنے والے شعلے کی بھڑک۔ خس کے شعلے کی روشنی۔ فروغ بمعنی شعاع، چمک، آگ کی تابش۔

فروغِ شمعِ بالیں = سرہانے جلنے والی شمع کی روشنی۔ سرہانے جلنے والی شمع میں روشنی بڑھ جانا۔ فروغ بمعنی روشنی، تابش۔

فروغِ طالعِ خاشاک = تنکے کی قسمت کا عروج۔

خاشاک بمعنی تنکا، گھاس، کوڑا کرکٹ۔

طالع بمعنی مقدر، قسمت۔

فروغ بمعنی ترقی، عروج، روشنی، چمک۔

فروغِ مے = سرورِ مے، شراب نوشی، شراب کی دمک۔

فرہاد = شیریں کا عاشق، کوہکن۔

جانِ شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
پوچھو فرہاد سے اس تلخی و حسرت کے مزے (ذوق)

فریادِ دلہائے حزیں = غمگین دلوں کی فریاد، غمزدہ دل کا نالہ و فریاد۔

فریادیٔ بیدادِ دلبر = معشوق کے ظلم کی فریاد کرنے والا۔

فریبِ سادہ دلی = سادہ لوحی کا فریب۔

فریبِ وفا خوردگاں = وفا کا فریب کھائے ہوئے لوگ، وفا کے دھوکے میں آئے ہوئے لوگ۔

فریدوں = ایران کے ایک مشہور اور قدیم حکمراں کا نام ہے، جو ضحاک کو ہلاک کرکے ایران کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔

فسانہ خوانیٔ شمع = شمع کی فسانہ گوئی، شمع کی داستان گوئی، شمع کی قصہ خوانی۔

فشارِ ضعف = کمزوری کا دبانا۔

فشار بمعنی ہر طرف سے دبانا، بھینچنا۔

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے (ناسخ)
بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات
کس مردے پر فشار نہ زیر زمیں ہوا (اسیر)

فضائے حیرت آبادِ تمنا = عشق کے حیرت کدہ کی فضا۔

فضا بمعنی میدان، کھلی ہوئی جگہ، زمین کی فراخی

آبادیٔ فضائے عدم ہم سے خاک ہو
کچھ ساتھ لے گئے نہ جہانِ خراب سے

حیرت آباد بمعنی عالمِ حیرت، جہاں حیرت کی فراوانی ہو۔

تمنا بمعنی آرزو، امید، شوق، اشتیاق، مراد، عشق

فطرتِ وسواس قریں = وسوسوں میں مبتلا فطرت۔

فلک العرش = وہ آسمان جس پر اللہ تعالیٰ کا عرش قائم ہے۔ فلکِ ہفتم۔

فلکِ پیر = بوڑھا آسمان۔

چونکہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے آسمان کا وجود بھی پایا جاتا ہے اس لیے اس کو شعرا فلکِ پیر نظم کرتے ہیں۔

جو نکمّے ہیں کوئی کام نہیں کر سکتے
انھیں بوڑھوں میں شمار فلکِ پیر بھی ہے (داغ)

فلکِ ناانصاف = غیر منصف آسمان، انصاف نہ کرنے والا آسمان، فلکِ ستمگر۔

فنا تعلیمِ درسِ بےخودی = درسِ بےخودی میں فنا۔

درس بمعنی سبق، جمع دروس۔

بےخودی بمعنی مستی، دیوانگی، آپے سے باہر ہونا۔

فنا ہونا، سراپا ڈوب جانا، معدوم، مٹنا، نیستی۔

جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے
اس کی غفلت پر فنا اس وقت ہنستی خوب ہے (اکبر)

فوتِ فرصتِ ہستی = جینے کی مدت کا گذر جانا،

ہستی کی مہلت کا ضائع ہو جانا، زندگی کی مہلت

کا رائگاں جانا۔

فیض رسا = فیض پہونچانے والا۔

فیل گراں جسد = بھاری جسم والا ہاتھی،

عظیم الجثہ ہاتھی۔

فیض معنی = فیض باطنی، معنوی فیض۔

ق

قاضی حاجات = قاضی الحاجات، ضرورتوں کا پورا

کرنے والا مراد خداوند کریم۔

اے زر تو خدائی ولیکن بخدا

ستار العیوب قاضی الحاجات (دعلم)

مردہ دل ہے شکر کرتی قاضی حاجات کا

ہے توکل پر گذر تکیہ خدا کی ذات کا (احسان صاحب)

قاطع اعمار = عمر کو قطع کرنے والا۔

قاطع بمعنی قطع کرنے والا، کاٹنے والا، تراشنے والا،

اعمار جمع عمر کی۔

قاف تریاق = تریاق کا آخری حرف "ق" جس کی شکل

گول ہوتی ہے۔

قالب خشت دیوار = دیوار کی اینٹوں کا سانچا۔

قالب بمعنی کالبد، سانچا، ڈھانچہ، بدن، جسم،

جسد، تن۔

زندہ در گور اب تو ہے لیے تیرے او آرام روح

بن گیا ہے قالب خشت لحد اندام روح (وزیر)

پیتا نہیں شراب جو میں بے وضو کیے

قالب میں میرے روح کسی پارسا کی ہے

چوں یکے زیں چار شد غالب

جان شیریں برآید از قالب (سعدی)

قبلۂ آل نبی = رسولؐ کی اولاد کا قبلہ۔

قبلہ بمعنی کعبہ، وہ سمت جدھر منھ کرکے ساری دنیا کے

مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔

جو شہرہ ہوا تیری ولادت سے مشرف

اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے (علی)

قبلۂ چشم و دل = چشم و دل کے قبلہ و کعبہ۔

قبلۂ حاجات = حاجتوں کا قبلہ، سب کی حاجتیں بر

لانے والا مراد واعظ۔

تو سمجھتا ہی نہیں پیر خرابات کی بات

نقش ہے دل پہ مرے قبلۂ حاجات کی بات (منتہی)

کیا رُت ہے فیض قبلۂ حاجات آگئی

ساقی خدا کا شکر کہ برسات آگئی (جوش ملیح آبادی)

قبلۂ کون و مکاں = دنیا جہان کے قبلہ و کعبہ،

قبلۂ کونین۔

قبلۂ مقصد نگاہ نیاز = مشتاق نگاہوں کا نصب العین۔

نگاہ نیاز کا منظور نظر، نگاہ نیاز کی توجہ کا مرکز۔

قبلہ نما = قبلہ دکھانے والا، قبلہ بتانے والا، وہ سمت

جس طرف منھ کرکے مسلمان نماز پڑھتے ہیں، وہ آلہ

جو قبلہ کا رُخ بتلائے۔

کعبہ مدِ نظر قبلہ نما ہے تا حال
کوئے جاناں کی طرف دل نگراں ہے کہ جو تھا (آتش)

قدِ آدم = آدمی کے قد کے برابر، آدمی کی لمبائی کے موافق۔

میرے غبار کو قدِ آدم اڑا نسیم
لگے وہ بے سوار تھا اب شہسوار ہے (امیر)

قدِ آدم تری تعظیم کرتی اٹھ کے خاک اپنی
پس مردن جو دیتی ناتوانی اے پری فرصت (ذوق)

ذ پر تشدید کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

دکھائیں غیر انھیں آئینہ دو بھر زندگانی ہے
مریں گے ڈوب کر ہم قدِ آدم اس میں پانی ہے

سب سرو قدانِ عرشِ اعظم
تعظیم کو اٹھے قدِ آدم (محسن کاکوروی)

قدح = پیالہ، جام، پیمانہ، بڑا پیالہ۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دستِ مسیح میں ہے قدح آفتاب کا (آتش)

تجھے کیوں نہ آوے ساقی نظر آفتاب الٹا
کہ پڑا ہے آج خم میں قدحِ شراب الٹا (انشا)

اس نے جو دل کو منھ نہ لگایا دو نیم ہے
یہ جامِ جم ہوا قدحِ گل نہ ہو سکا (مومن)

قدحِ بادہ = جامِ شراب، شراب کا پیالہ۔

قربِ ہر روزہ = ہر روز کا تقرب، ہر روز قریب رہنا۔

قط = تراشنا، کاٹنا، قلم کی نوک کو کاٹنا، کلک کا قلم۔
چاقو سے بنایا جاتا تھا اور موٹا یا باریک لکھنے کے لیے حسب
ضرورت قط لگایا جاتا تھا۔ جب قلم لکھتے لکھتے گھس جاتا
تھا تو اس کو قط لگا کر ٹھیک کر لیتے تھے۔

اس قدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گھس کے الٹا ہو گیا قطِ خامۂ تقدیر کا

قطعِ نظر = امید منقطع کر لینا، ماسوا، علاوہ بریں، خیال
چھوڑ کر، ترک کر دینا۔

سر جائے گا ولیکن نظریں ادھر ہی ہوں گی
کیا تیری تیغ سے ہم قطعِ نظر کریں گے (درد)

قفائے خندہ = ہنسی کے بعد، کھل جانے کے بعد۔
قفا بمعنی گردن کا پچھلا حصہ، پیچھے، پشت کی جانب۔

جو گھبرائے ہوئے ہو کیا کسی کے ساتھ سوئے ہو
قفا کی سمت جو چمپا کلی معلوم ہوتی ہے (لطافت لکھنوی)

قفائے ناقہ گرا قیس خستہ گھبرا کر
نہ آوے یوں کوئی وا رفتہ مرغ کو چوٹ

فغاں جرس کی ہے ایسی جو آج درد انگیز
قفائے قافلہ کوئی تو بے قرار رہا (مصحفی)

خندہ بمعنی ہنسی۔

قفسِ مرغِ گرفتار = مرغِ اسیر کا پنجرہ جو دوسرے
پرندوں کو جال میں پھانسنے کے لیے جال کے قریب لٹکا جاتا ہے
قفس بمعنی پنجرہ جس میں پرندہ پالنے کے لیے بند کیے
جاتے ہیں۔

اب جو چھوٹے بھی ہم قفس سے تو کیا
ہو چکی واں بہار ہی آخر (میر حسن)

مرغِ گرفتار بمعنی بند کیا ہوا پرندہ، پرندہ جس کو پکڑ کر بند کر دیا گیا ہو۔

قفلِ ابجد = حروف کے ذریعہ کھلنے والا قفل، ایسا قفل جو مقررہ حروف کے میل سے کھل جاتا ہے۔

ابجد سے مراد حروفِ تہجی۔ اہلِ علم نے عربی کے اٹھائیس حروف کو ترتیب دے کر ہر حرف کے اعداد مقرر کر دیئے ہیں جن کو خاص طور پر مادہ تاریخ نکالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ الفاظ کی ترتیب یوں ہے۔

ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔

حروف کے اعداد حسبِ ذیل ہیں

ا ب ج د ، ہ و ز ، ح ط ی ، ک ل م ن ،
۱ ۲ ۳ ۴ ، ۵ ۶ ۷ ، ۸ ۹ ۱۰ ، ۲۰۔۳۰۔۴۰۔۵۰ ،
س ع ف ص ، ق ر ش ت ، ث خ ذ ،
۶۰۔۷۰۔۸۰۔۹۰ ، ۱۰۰۔۲۰۰۔۳۰۰۔۴۰۰ ، ۵۰۰۔۶۰۰۔۷۰۰ ،
ض ظ غ ۔
۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

قفلِ بے کلید = بغیر کنجی کا تالا۔

قفل بمعنی تالا کلید بمعنی کنجی۔

مژدہ ہو میکشوں کو ہوا چاند عید کا
محتاج قفلِ میکدہ تھا اس کلید کا (امیر)

قفلِ درِ گنجِ محبت = محبت کے خزانے کے دروازے کا قفل۔

قلزم آشامی = شراب کے سمندر کے سمندر پی جانا۔
قلزم بمعنی سمندر۔

وہ جہازی نظر آیا نہ وہ قلزم نظر آیا
ساحل پہ سمندر کا تلاطم نظر آیا (انیس)

آشام بمعنی پینے والا مصدر آشامیدن بمعنی پینا۔

خلد کی نہرِ عسل کو زاہد
جانتے ہیں زہر سے آشام تلخ (ذوق)

قلزمِ خوں = لہو کا سمندر، دریائے خوں۔
قلزم بمعنی ساگر، گہرا دریا، سمندر۔

رواں قلزم نکتہ دانی ہے آج
زباں بحرِ موجِ معانی ہے آج

قلزمِ صرصر = آندھی کا سمندر۔
قلزم بمعنی سمندر، گہرا اور عمیق سمندر۔
صرصر بمعنی آندھی، تیز ہوا، جھکڑ۔

یہ بھی اے صیاد ہے جورِ فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے (شعور)

کہ صاف کرتی ہوئی میدان کو صرصر بھاگی (تعشق)

قلمِ سرنوشت = تقدیر کی تحریر لکھنے والا قلم، خطِ تقدیر لکھنے والا قلم، قلم سے نوشتہ تقدیر لکھا جائے۔

قمار خانۂ عشق = عشق کا جوا گھر۔
قمار بمعنی جوا، ہار جیت کا کھیل۔

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا (سودا)

قمارِ محبت میں بازی صلا
وہ جیتا گیا اور میں ہارا گیا (میر حسن)

قمار خانہ بمعنی جوا گھر، جہاں ہار جیت کے کھیل کھیلے جائیں۔

سرِ نیاز کو تیرا ہی آستانہ ہوا
شراب خانہ ہوا یا قمار خانہ ہوا (امیر مینائی)

قمری پرواز = قمری کی مانند پرواز۔
قمری کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اس لیے قمری پرواز کے معنی خاک کا مثل قمری اڑنا۔

قمری کا طوق = قمری ایک مشہور پرند ہے جس کے گلے میں طوق کی مانند نیلے رنگ کا حلقہ بنا ہوتا ہے اور فاختہ کے مانند ہوتا ہے۔

تپ سوزِ محبت کے لیے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈا نیلگوں گردن پہ کیوں اے تعنۃ جاں باندھا (ذوق)

کمر یار کی قمری ہے مگر دیوانی
غیب سے پہنے ہوئے طوقِ گلو آتی ہے (آتش)

قمری کفِ خاکستر = قمری ایک مٹھی بھر خاک۔

قند = یہ لفظ کھنڈ یا کھانڈ کا معرب ہے۔ یعنی شکر، چینی، مصری۔

اب وہ مزہ نہیں لبِ شیریں کے قند میں
چوکا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا (کلیم)

واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں
شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے (ناسخ)

قوام = چاشنی، شکر کا شیرا جو شکر کے شربت کو پکا کر بنایا جاتا ہے اور جس میں سے گاڑھا ہو جانے کے بعد تار نکلنے لگتا ہے۔

بوسوں سے غیر کے لبِ شیریں ہوئے ہیں تلخ
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا (تسلیم)

قوتِ نامیہ = بڑھنے کی قوت، قوتِ نشوونما، قوتِ بالیدگی۔

بڑھ کے آوازِ سُم رشکِ صبا کہتی ہے
قوتِ نامیہ قدموں سے لگی رہتی ہے (موجب)

قیدِ حیات = قیدِ زندگی، جینے کی پابندی۔

چھٹ کر کہاں اسیرِ محبت کی زندگی
ناصح یہ بندِ غم نہیں قیدِ حیات ہے (مومن)

قیدِ ہستی = قیدِ حیات، زندگی قید سے استعارہ ہے۔

قیدِ ہستی سے چھٹے سارے اسیرانِ قفس
ہم بھی دو چار گھڑی اور ہیں مہمانِ قفس (رشید لکھنوی)

قیس و کوہکن = قیس عرب کے قبیلہ بنی عامر کا ایک شخص تھا جو لیلیٰ کے عشق میں مبتلا تھا جو عام طور پر مجنوں کے نام سے مشہور ہے۔ جنونِ عشق میں ساری عمر دشت نوردی کرتا رہا اور اسی حالتِ محرومی و ناکامی میں جان دے دی۔

تمنا ہے یہی قیسِ حزیں کے روزِ محشر میں
مری لیلیٰ مجھے مل جائے یا رب حور کے بدلے (قیس)

کوہ کن — فرہاد کا لقب تھا جس نے شیریں کے عشق میں کوہِ ستوں کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔

چوں شہ بشنید قولِ انجمن را
طلب فرمود کردن کوہ کن را (نظامی)

ک

کارفرما = کام بتلانے والا، حاکم۔ حکم کرنے والا، حکم دینے والا مراد معشوق۔

بارگاہِ حسن تک پہونچا تو کیا دیکھا عزیز
اک نظر تھی کارفرما اور قتلِ عام تھا
کارفرما ہے فقط حسن کا نیرنگ کمال (عزیز لکھنوی)
چاہے وہ شمع بنے چاہے وہ پروانہ بنے (اصغر گونڈوی)

کارفرما جل گیا = کام چلانے والا جل گیا جس کے دم سے کام چلتا ہو یا جس کا حکم چلتا ہو اس کو کارفرما کہتے ہیں۔

کارفرمائے دین و دولتِ رغبت = دین و حکومت اور مقدر کا حکمراں۔

کارگاہِ ہستی = زندگی کا کارخانہ، کارگاہِ حیات

کارگاہ بمعنی کارخانہ۔

کارگاہِ دہر میں تکلیف تھی آرام تھا
کوئی مجھ ناکام سے پوچھے تجھے کیا کام تھا (ناطق لکھنوی)

کاسۂ گردوں = آسمان کا پیالہ، جامِ فلک، آسمان کی گولائی اور خلا کی وجہ سے پیالہ اور جام سے تشبیہ دیتے ہیں۔

کاسہ بمعنی پیالہ، کشکول، بادیہ، جام

اک دلِ حسرت طلب تھا اسکو توڑا آپ نے
اب تو کاسہ بھی گدائی کا نہیں سائل کے پاس (ناطق لکھنوی)

کاغذِ آتش زدہ = آگ لگا ہوا کاغذ، ایسا کاغذ جس کو آگ دکھائی گئی ہو۔

کاغذِ باد = پتنگ، ہوا میں اڑنے والا کاغذ، کنکوا۔

نامۂ میر کو اڑاتا ہے
کاغذ باد کر گیا قاصد (میر)

کاغذی = کاغذ کا بنا ہوا، باریک مراد بودا، ناپائدار۔

کاکلِ سرکش = بے قابو زلفیں، لہراتے ہوئے بال، پیچ و تاب کھانے والے گیسو۔

کاکل بمعنی سر کے بڑے بال، زلف، بالوں کی لٹ۔

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے (ذوق)

سرکش بمعنی نافرمان، باغی، کسی سے نہ دبنے والا۔

خود علاقے کا بندوبست کرو
جو کہ سرکش ہیں ان کو پست کرو (نالۂ رسوا)

کالبُد = قالب، سانچہ، ہیولیٰ، بدن، پیکر، جسم۔

عزیز روح کے دم تک ہے کالبدِ گل کا
تلاب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا (آتش)

کام کا آدمی = وہ آدمی جو دوسروں کے کام آئے، جس سے لوگوں کے کام نکلیں۔

مردِ کار آمد، کارگذار، کارِ نمایاں کرنے والا آدمی ہوشیار، تجربہ کار، کارداں۔

لطف آرام کا نہیں ملتا
آدمی کام کا نہیں ملتا (داغ)

کام و زباں = زبان و دہن۔

کام بمعنی تالو مراد دہن۔

نیش کی جا نوش ہے دنبالۂ زنبور میں
کام میں افعی کے ہو مہرہ بجائے آبلہ (ذوق)

کان پر رکھ کر قلم = اگلے زمانے میں طریقہ تھا کہ منشی اور محرر قلم کو کان کے اوپر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ گم نہ ہو جائے۔

کاوکاو = یہ لفظ فارسی کے مصدر کاویدن سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کھودنا، ڈھونڈنا، تلاش کرنے کی تکلیف اٹھانا، سخت محنت کر کے ڈھونڈ نکالنا، جان توڑ کوشش کرنا یعنی بغیر دم لیے ہوئے مسلسل کوشش کرنا، خون پسینہ ایک کر دینا۔

کائی = پانی کی سطح پر یا پانی پڑنے کی وجہ سے زمین اور دیواروں پر جو سبزی جم جاتی ہے۔ گہرا سیاہی مائل رنگ۔

گذرگاہ جہاں دیکھو یہ رنگ آسماں دیکھو
مجھے باور نہیں آتا کہ ہو سیلاب پر کائی (نظم طباطبائی)

کبابِ دلِ سمندر = سمندر کے دل کا کباب۔ سمندر ایک پرندہ ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ سے نکلنے کے بعد مر جاتا ہے۔

دل سوزاں کو مرے خوف ہے کیا آتش کا
ہوں سمندر کی طرح میں تو پلا آتش کا (نصیر)

کثافت = مادیت، گاڑھاپن، غلاظت، گندگی، میلاپن، مٹاپن۔

ہے گرد کدورت سے بری جوہر ذاتی
ہیرے میں کسی طرح کثافت نہیں ہوتی (عاشق)

کسبِ رنگِ فروغ = رنگ کی زیادتی حاصل کرنا، رنگ کا فروغ حاصل کرنا۔

کسب بمعنی حاصل کرنا، پیدا کرنا، سیکھنا۔

ع۔ خواہش قدر ہنر کسب ہنر سے پہلے (جلیل)

فروغ بمعنی شعاع، چمک، رونق، سان، زیادتی، فراوانی۔

نسیم صبح عشرت سے فروغ شوق دولت سے
ہجوم خواب غفلت ہوں چراغ عمر غافل ہوں (اکبر الہ آبادی)

کسبِ سعادت = سعادت کمانا، سعادت حاصل کرنا۔

کشادِ خاطرِ وابستہ = پریشان خاطری کا ازالہ۔

کشاد و بستِ مژہ = پلکوں کا بار بار کھلنا اور بند ہونا

کشاد بمعنی کھلا ہوا، کھلنے کا عمل۔

بست بمعنی بند۔

کشاکش = کھینچا تانی، کش مکش، اینچا تانی

ستمگروں کی کشاکش میں آبرو ہو سوا
کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھ کر (ذوق)

کشاکشِ غمِ پنہاں = عشق پنہاں کی کش مکش، چھپی ہوئی محبت کی کشمکش۔

کشاکش ہائے ہستی = کشمکش حیات۔

کشائش = کام بننا، مقصد حاصل ہونا، کشود کار، فراخی، کشادگی۔

کشت = کھیتی، فصل، زراعت۔

آب وتابِ دل نے دل کی لٹائیں خواہش
کشتِ دہقاں دل کے برق و سیل نے برباد کی

کشتۂ لعلِ بتاں = معشوقوں کے لب لعلیں کا کشتہ (انیسؔ)
عاشق جو محبوب کے سرخ ہونٹوں کا مارا ہوا ہو۔

کششِ دم = سانس لینا، سانس کھینچنا۔

کششِ کافِ کرم = لفظ کرم کے کاف، کاف کے
مرکز کی کشش۔
کشش بمعنی حروف کا کھنچاؤ۔

ابرو کا عشق ہے خطِ تقدیر میں رقم
ہر حرف میں کشش نظر آئی کمان کی (انیسؔ)

کشمکش = کھینچا تانی، کش کش، الجھاؤ۔

کچھ وہ کھینچے کھینچے رہے کچھ ہم کھنچے کھنچے
اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا (راشدؔ)

کرتا ہے دستِ جنوں جب کشمکش
جی الجھتا ہے نفس کے تار سے (ذوقؔ)

کشمکشِ چارۂ زحمت = تکلیف کو دفع کرنے
کی کش مکش۔

کشمکشِ نزع = نزع کی کشمکش، موت و زیست کی
کشمکش۔ نزع بمعنی مرتے وقت، دم نکلنے کی حالت۔
کشمکش بمعنی دقت، انقباض، تنگی۔

ڈوبے لٹوں کی سائے حسینوں کی چاہ میں
جیسے یقین کشمکش اشتباہ میں
(جوشؔ ملیح آبادی)

کعبۂ امن و اماں = امن و امان کا قبلہ، امن و
کا مرکز۔
کعبہ بمعنی بلند، مرتفع مراد بیت اللہ، قبلہ، بیت الحرام
کعبہ وہ مربع عمارت ہے جس کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
اسمٰعیلؑ نے مکہ میں تعمیر کیا تھا اور مسلمانوں کا قبلہ ہے
جس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جہاں
ہر سال حج ہوتا ہے۔

کعبۂ ایجادِ یقیں = کعبۂ یقین کے موجد، ایجادِ یقیں کے
کعبہ، یقین کی ایجاد کے مرکز، ایجادِ یقین کے موجد۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاضؔ
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا (ریاضؔ خیرآبادی)

کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی
روحِ محمدِ عربی جھومنے لگی (جوشؔ ملیح آبادی)

ع- کعبے سے اِن بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ فتح کرنے سے قبل
تک کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے تھے جو فتح مکہ کے بعد کعبہ
سے نکال دیئے گئے۔ اس مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ بت بھی
عرصہ دراز تک کعبے میں رہ چکے ہیں اور ان کو کعبہ سے
دور کا تعلق رہا ہے۔

کفِ افسوس ملنا = پچھتانا، پشیمان ہونا، رنج کرنا،
افسوس سے ہاتھ ملنا۔
کف بمعنی ہاتھ کی ہتھیلی، پاؤں کا تلوا۔

یدِ بیضا کا ترے ماہ سے ہو نور دوچند
کھول دے اپنا جو تو سامنے مہتاب کے کف (ظفرؔ)

کبھی کل کے کفِ افسوس یہ کرتا تھا کلام
یہ مرادستِ نجس اور وہ پاکیزہ لبجام

کُفر سوز = کفر مٹانے والا، کُفر کو جلانے والا۔

کفِ سیلاب = سیلاب کے جھاگ۔

کف بمعنی پھین، جھاگ، سفید سفید بلبلے جو پانی کے زور سے بہاؤ میں پیدا ہوتے ہیں۔ آدمیوں کے منھ سے سے بھی غصہ کی حالت میں جھاگ نکلنے لگتا ہے۔

کفِ قاتل = قاتل کی ہتھیلی، قاتل کا ہاتھ۔

فانؔی کفِ قاتل میں شمشیر نظر آئی
لے خواب محبت کی تعبیر نظر آئی (فانی بدایونی)

کف گل فروش = پھول بیچنے والے کی ہتھیلی مراد، پھولوں سے پُر۔

کفِ ہر خاک بہ گردوں شدہ = خاک کی ہر مٹھی اڑکر آسمان تک پہونچ گئی۔

کفِ ہر خاکِ گلشن = چمن کی خاک کی ہر مٹھی، چمن کی ہر مشتِ خاک۔

کفیل = کفایت کرنے والی، ذمہ دار، ضامن، مواخذہ دار۔

بچپن میں کیا خدا نے دیئے رتبہ جلیل
شبیر سے بزرگ کے دونوں ہوے کفیل (تعشق)

کفیلِ عمر = عمر کا ضامن۔

کَل = مراد فردا، فردائے قیامت۔

کیوں گنہ لیتے ہیں تھوڑی سی پلانے والے
کل ملے کوثر اُسے آج جو دے خُم مجھکو (داغ)

کُلفتِ افسردگی = مرجھانے کی تکلیف۔

کلفت بمعنی تکلیف، مصیبت، بے چینی، پریشانی۔

مٹا سکی نہیں مژگانِ تر کلفت مرے دل کی
نہ جھاڑی گرد دستِ موج نے دامانِ ساحل کی (اسمٰعیل)

افسردگی بمعنی مرجھانا، دل کا بجھ جانا، دلگیر ہونا۔

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو اطفلِ وناد
جاتی نہیں افسردگیِ خاطرِ ناشاد (انیس)

کلکِ قضا = قضا کا قلم۔

کلک بمعنی نے، نرکل، قلم، خامہ۔

لکھتا ہوں ترے حسنِ خداداد کی تعریف
ہے کلک مرے ہاتھ میں جبریل کے پر کا (دام)

کم آزار = کم تکلیف پہونچانے والا، کم ستم ڈھانے والا۔ کم ظلم کرنے والا۔

کمال گرمیِ سعیِ تلاشِ دید = دیدار کی جستجو میں دوڑ دھوپ کی انتہا۔

کمندِ شکارِ اثر = اثر کو شکار کرنے والی کمند۔

کمند بمعنی رسی پھندا جس میں شکار کو پھنسایا جاتا ہے۔

ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے
عجیب جذب کمندِ خیال رکھتی ہے (اسیر)

کمیں = گھات دشمن یا شکار کے لیے چھپ کر بیٹھنا۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی (فصیح الملت)

کمینِ بے زبانی = بے زبانی کی گھات۔

کمیں بمعنی گھات، شکار کے لیے چھپ کر بیٹھنا۔

اے حلقۂ زلف دام واری ہے عبث
اے نازو ادا کمیں ہماری ہے عبث (محسن)

کنارہ کر = علیحدہ ہو جانا، کنارہ کش ہو جا۔

نقاب منھ سے اٹھا دے اگر ہمارا چاند
کنارِ چرخ سے کرنے لگے کنارہ چاند (نسیم دہلوی)

سب بُرے وقت میں کرتے ہیں کنارہ افسوس
آیا ساحل نہ کبھی ماہیٔ بے آب کے پاس (امانت)

کنج قفس = پنجرے کا کونہ۔

کھلی ہے کنج قفس میں مری زباں صیاد
میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد (زکی)

کنگرِ استغنا = بے پروائی کا کنگورہ۔

کنگر بمعنی کنگرہ یعنی کنگورہ، کٹے ہوئے طاقچے جو خوبصورتی کے لیے قلعہ کی دیوار یا شہر پناہ پر خوبصورتی کے لیے بناتے ہیں۔
استغنا بمعنی بے نیازی، بے پروائی۔

کام ہوئے ہیں ہمارے ضایع ہر ساعت کی سماجت سے
استغنا کی چوگنی اس نے جوں جوں میں ابرام کیا (میر)

کواکب = جمع کوکب کی بمعنی ستارے۔

کواکب سپہ = ستاروں کی فوج۔

کواکب جمع کوکب کی بمعنی روشن ستارے سپہ بمعنی فوج۔

کوتاہی نشوونما = نشوونما کی کمی۔

کوزہ = پانی کا برتن، مٹی کا گلاس جس کو ہندی میں کُجّا کہتے ہیں مٹی کا آب خورہ، کُلہڑ۔

تصورِ صنم ہم نے منبر کے قریں رکھ لی
کوزہ جو وضو کا تھا پیمانہ بنا ڈالا (واقم)

پانی پینے میں جو اس شیریں دہن کا منھ لگے
قند کا کوزہ وہیں بن جائے کوزہ آب کا (ناسخ)

کوکبۂ شہریار = بادشاہ کا محافظ سواروں کا دستہ، شاہی باڈی گارڈ، شاہی جلوس، شاہی سواروں کے ساتھ چلنے والا سواروں کا دستہ۔

کوکب بمعنی انبوہ، بڑا ستارہ۔
شہریار بمعنی بادشاہ۔

کوہِ طور = اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی تجلی نظر آئی تھی اس کو طورِ سینا بھی کہتے ہیں۔

کوہ کن = فرہاد کا لقب۔

چونکہ فرہاد نے شیریں کے عشق میں امید وصل پر پہاڑ سے دودھ کی نہر نکالنے کے لیے پہاڑ کھودا تھا اس لیے اس کا نام کوہ کن پڑ گیا یعنی پہاڑ کھودنے والا۔
کندیدن مصدر کھودنا۔

دل پہ ہو گر داغِ سوزاں عشق میں اے کوہکن
پھر تو خسرو کا بھی گنجِ سوختہ کیا مال ہے (فوق)

کوے = کوچہ، گلی۔

اپنی وحشت سے ہے شکوہ دوسرے سے کیا گلہ
ہم سے جب بیٹھا نہ جائے کوے جاناں کیا کرے

کھل جاؤ = بے تکلف ہو جاؤ، بے حجاب ہو جاؤ۔ (رشید لکھنوی)
شرم مت کرو، ہمراز ہو جاؤ۔

کھوئے جاتے ہیں = گُم ہوجاتے ہیں، ہکا بکا ہوجاتے ہیں، از خود رفتہ ہوجاتے ہیں۔

کیا رفتگی سے میری تم گفتگو کرو ہو
کھویا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پاوے (میر)

شب تم جو بزمِ غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے (مومن)

ذکر کے آتے ہی کیوں کھوئے گئے
یہ تو واعظ کچھ پتے کی بات ہے (نسیم دہلوی)

کیخسرو = ایران کا عالی مرتبت شہنشاہ مراد بادشاہ۔

بلند مرتبہ، بادشاہ عادل۔

کیش = مسلک، دھرم، مذہب۔

کیموس = غذا کے ہضم ہونے کا دوسرا درجہ پہلے درجہ کو کیلوس کہتے ہیں۔

گ

گذرگاہ خیال = خیالات کے گذرنے کی جگہ۔

گذرگاہ بمعنی راستہ، راہ، شارع عام۔

مسافر کو رہتا ہے ڈر راہ میں
یہ دُنیا بھی تو اک گذرگاہ ہے (منیر لکھنوی)

گذرگاہ خیال مے و ساغر = شراب نوشی کے تصور کی گذرگاہ۔

گردبادِ رہِ بے تابی = بے تابی کے راستہ کا بگولا۔

گردباد بمعنی بگولا، ہوا کا چکر جو غبار کو لے کر اونچا ہو گیا ہو۔

شعلوں نے صاف سرو چراغاں بنا دیا
اٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا

گردِ رہِ جولانِ صبا = صبا کے راستہ کی گرد۔

صبا بمعنی پروا ہوا جو سرد و خوش گوار ہوتی ہے۔

گردِ رہ (گرد راہ) بمعنی راستہ کا غبار۔

محبت سے لبریز سینہ ہے آج
نفس گردِ راہِ مدینہ ہے آج (اصغر گونڈوی)

جولاں بمعنی گھوڑے کی دوڑ، گھوڑے کو دوڑانا۔

جولاں سمندِ ناز کو اپنے شہسوار دے
تو سُرمۂ چشم راہ میں میرا غبار دے (ذوق)

صبا بمعنی پچھلی رات کو چلنے والی ٹھنڈی ہوا۔

وہ سوئے گورِ غریباں جو کبھی آتے ہیں
پھول دامن میں لیے ساتھ صبا آتی ہے (ریاض خیرآبادی)

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں = سیکڑوں رنگین جلووں کے پیمانے کی گردش مراد جلوۂ حسن کے ساغر کی گردش۔

گردشِ سیارہ = ستاروں کی گردش مراد بدقسمتی۔

ستارہ گردش میں ہونا بمعنی قسمت کا برگشتہ ہونا۔

گردش بمعنی چکر۔

سیارہ بمعنی ستارہ، گردش کرنے والا ستارہ جو ستارے گردش نہیں کرتے اس کو ثابت کہتے ہیں۔

شب نظر کی میں نے رفعت میں جو سوئے آسماں
اژدہا تھی کہکشاں عقرب ہر اک سیارہ تھا (ناسخ)

دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان تاروں کا (اسوا)

گردشِ مجنوں = مجنوں کی آوارگی۔

گردنِ مینا = مینا کی گردن۔

گردوں = آسمان، فلک، چرخ۔

اب تک اتنا مری بے آہِ اثر میں دم ہے
جھک گیا ہے پیر گردوں کے جگر میں درد ہے (پیارے صاحب رشید)

گردہ تصویرِ زمین = کرۂ زمین، پوری دنیا، سارا عالم

گرز = ایک ہتھیار کا نام ہے جو سر پر مارا جاتا اور اوپر سے موٹا ہوتا ہے۔

مرا مضموں نہ باندھے غیر اپنے شعر میں کہہ دو
نہیں زیبا کہ دستِ زال میں ہو گرز رستم کا (تسلیم)

گرسنہ = بھوکا۔

تنورِ چرخ سے لیتے گرسنہ کعبہ کے آماد
ذرا بھی ملتا اگر قرص آفتاب میں سیخ (ظفر)

گرم بازارِ فوجداری = فوجداری کی گرم بازاری۔
فوجداری ان مقدمات کو کہتے ہیں جن میں ارتکابِ جرم پر سزا دی جاتی ہے۔
گرم بازاری بمعنی خوب خرید و فروخت کا کاروبار بیوپار کی کثرت۔

نہیں ہے دیر سے خورشید کی وہ گرم بازاری
ہوا ہے دھوپ کا منہ زرد شاید وہ نکلے تم میں (امیر مینائی)

گرم خرامِ ناز = ناز و انداز سے چلنے میں معروف، ناز و ادا کے ساتھ چلنا۔
گرم بمعنی سرگرم، معروف۔

گرم سفر ہے پر منزل کو ہم نہ پہونچے
آوارگی نے ہم کو ریگِ رواں بنایا (مصحفی)

خرامِ ناز بمعنی ناز و انداز کی چال، رفتارِ ناز۔

خاک میں ہم کو ملاتا تھا خرامِ ناز سے
اعتقادِ فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا (آتش لکھنوی)

گرم دامن افشانی = گرم ترکِ لباس، معروف ترکِ لباس
دامن افشاندن غرور و ناز کرنا کسی چیز سے خود کو دور رکھنا، ترک کرنا۔

جاں فشاں و رازداری در راہ کوب سرد باش
تا شوی باقی چو دامن بر فشانی زیں دمن (خاقانی)

گرم غزل خوانی = غزل پڑھنے میں معروف۔

گرم نالہ ہائے شرر بار = چنگاریاں برسانے والے نالوں میں سرگرم۔

گرۂ نیم باز = ادھ کھلی گانٹھ، گرہ جس کو ڈھیلا کرکے چھوڑ دیا ہو اور پوری طرح کھولا نہ گیا ہو۔

گریبانی کرنا = چاک کرنا، گریباں کردن بمعنی چاک کرنا۔

گریۂ سحری = صبح کا رونا۔

گستاخ طلب = گستاخی کے ساتھ مانگنے والا۔

گستاخیٔ فرشتہ = فرشتہ کی بےادبی۔
عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ابلیس جو شیطان کے نام سے موسوم ہے اور جس نے باری تعالیٰ کے حکم کے باوجود

حضرت آدمؑ کے روبرو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا فرشتہ تھا۔ یہ خیال از روئے قرآن پاک غلط ہے۔ ابلیس جنوں میں سے ایک جن تھا نہ کہ فرشتہ۔

گفتۂ غالب = غالب کا کہا ہوا، کلامِ غالب، غالب کے کہے ہوئے اشعار۔

گلباز = گل بازی بمعنی پھولوں سے کھیلنا مراد مسرور شاطر، چالاک۔

گل زخم بدن میں اب گل بازی کا عالم ہے
نکل جاتا ہے مضموں دل سے اگر زخمِ بسمل کا

گُل جیبِ قبائے گُل = پھولوں کے گریباں کی زینت۔

گلچیں طرب = پھول چننے کی مسرت، مسرت کی گل چینی، لطف اندوز ہونا مسرت کے چمن کی گل چینی، عشق و تماشا کی گل چینی کرنے والا۔

گلچیں بمعنی پھول توڑنے والا، پھول چننے والا۔

بگڑے ہوئے ہیں عاشقِ گلزار باغ میں
گلچیں نے پھول توڑ لیا ہے گلاب کا

گلچین گلستانِ تسلی = تسلی کے باغ کا پھول چننے والا۔ (جدید لکھنوی)

گلچیں بمعنی پھول چننے والا، پھول توڑنے والا۔ چیدن مصدر چننا۔

گلچیں بمعنی فائدہ حاصل کرنے والا، لطف اندوز ہونیوالا۔

زنگ ہوں دامن یک رنگی طینت سے جدا
کوئی گلچیں نہ ہو اس باغ میں بندہ کے سوا

گُلخن = بھاڑ، انگیٹھی، بھٹی، چولھا، آتشدان۔ (ناظم)

ترکی میں گل بمعنی خاک، راکھ اور خن بمعنی خانہ یعنی خاک دان۔

سدا دل شعلہ افروز آتشِ ہجراں سے رہتا ہے
نہیں ہوتا ہے یہ گلخن کبھی اے جانِ من ٹھنڈا (اظفر)

گل در قفائے گل = پھول کے پیچھے پھول، پھول کے بعد پھول، قفا بمعنی پیچھے۔

گُل فروشِ شوخیِ داغِ کہن = پرانے زخموں کی خون آلودگی کے پھول بیچنے والا۔

گل فروش بمعنی پھول بیچنے والا، مالی۔

اب جو وہ نیوائیں کہنا یاد رکھنا گل فروش
پھول بچ جائیں تو میرے قبر کی چادر بنے (رشید)

گُلفشاں = پھول چھڑکنا، پھول برسانا، پھول جھڑنا، پھول برسنا، پھول بکھیرنا۔

کیا گُل فشاں زباں ہے اُس تنگ تر دہن میں
بلبل چہک رہا ہے اک غنچہ چمن میں (اقبال)

گلفشانی = پھول چھڑکنا، خوش بیانی۔

چمن میں رہ کے ساری عمر مشقِ گلفشانی کی
قفس میں آتے آتے آ گئی طرزِ فغاں مجھکو (جمیل)

گل فشانی ہائے نازِ جلوہ = جلوہ ناز کی گل ریزیاں۔

گُل کترگئی = شگوفہ چھوڑ گئی، عجیب و غریب کام کرنا۔

گل کترنا بمعنی پھول کترنا، پھول تراشنا، گل کاری کرنا، شگوفہ چھوڑنا، غضب کرنا، غضب ڈھانا۔

عشق بھی خوب گل کترتا ہے
دیکھیو تک بہارِ لختِ دل (جرأت)

گل کترتی ہیں ہزاری تری آنکھیں کافر
ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ذوق)

کر کے آزاد ہر اک شہپرِ بلبل کترا
آج صیاد نے یہ اور نیا گل کترا (نصیر)

چھوڑ اگلزار سے دور اور پر بلبل کترے
ہائے صیادِ جفا پیشہ نے کیا گل کترے (جرأت)

گل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز نہ شاگرد ہو استاد کے آگے (مصحفی)

گل نسریں = سیوتی کے پھول، نسرین۔

گل نغمہ = گلبانگ، ترانۂ مسرت، بلبلوں کا گل کو دیکھ کر چہکنا۔

گمانِ رنجشِ خاطر = ناراض ہوجانے کا گمان۔

گنبدِ بے در = بے دروازے کا گنبد مراد آسمان، گنبد بے در کھلنا کنایہ ہے رسول اکرمؐ کے معراج کے سفر کا جب آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تھی۔

گنبدِ تیز گردِ نیلی فام = جلد جلد چکر لگانے والا نیلا گنبد مراد آسمان۔

گنجائشِ عداوتِ اغیار = غیروں کی دشمنی کی گنجائش رقیب کی عداوت کی سمائی۔

گنجفہ بازِ خیال = خیال کا گنجفہ کھیلنے والا۔
گنجفہ۔ ایک کھیل ہے جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے۔ اس میں ۹۶ پتے اور آٹھ رنگ ہوتے ہیں، اس کھیل کو تین کھلاڑی کھیلتے ہیں:

کوئی کیا جانے کھلاڑی کھیلتے ہو کیسے تم
بارہا اس گنجفے کو تم نے برہم کر دیا (مصحفی)

گنج ہائے گراں مایہ = بیش قیمت خزانے۔
گنج بمعنی خزانہ۔

جو تجھ کو دیکھ لیتا ہے پہنچتا ہے حقیقت تک
تری صورت مگر آئینۂ گنجِ معانی ہے (ناسخ لکھنوی)

گنجینۂ گوہر = موتیوں کا خزانہ۔
گنجینہ بمعنی خزانہ، دفینہ، خزانے کی جگہ۔

بندھے دہان و کمر کے ہزارہا مضمون
زمینِ شعر سے گنجینۂ نہاں نکلا

گنجینۂ معنی = معنی کا خزانہ۔

گودرز = جن پہلوانوں کا شاہنامہ میں ذکر ہے اس میں ایک گودرز بھی ہے جو کشواد کا بیٹا تھا اس کے سات لڑکے تھے سب نامی گرامی پہلوان تھے ان میں گیو اور بہرام کا شاہنامہ میں ذکر آیا ہے۔

گوشت کا ناخن سے جدا ہو جانا = تعلقات کا منقطع ہو جانا، خون کے رشتوں کا ٹوٹ جانا جو ناممکن ہے اس لیے اور اس محال بات کے متعلق بولتے ہیں مثلاً بھائی بھائی میں تفرقہ پڑنا ایسا ہی ہے جیسے گوشت کا ناخن سے جدا ہو جانا جو ناممکنات میں سے ہے۔

گوشِ گل = پھول کے کان۔

گوشِ مہجورِ پیام = پیامِ شوق سے محروم کان۔

گوشِ نصیحت نیوش = نصیحت سننے والے کان، کان جو نصیحت کو سننے کی تاب لا سکیں۔

گوشۂ بساط = فرش کا کونہ۔

گوشہ بمعنی کونہ، طرف، جانب، پہلو کی جگہ

اک گوشہ کشتی ہے تو اک گوشہ بستی
مغرب جو اگری ہے تو مشرق ہے چھپی (جوش ملیح آبادی)

گوشۂ دستار = دستار کا سرا، دستار کا سرا جہاں پھولوں کی کلغی لگائی جاتی ہے۔

گلے بر گوشۂ دستار داری
خوشا بختِ بلند باغباناں (غالب)

گومگو = کہوں یا نہ کہوں، تذبذب، دُبدھا، پس و پیش۔

گومگو نے عجب آفت میں پھنسا رکھا ہے
گوشِ دل تمکو نہیں تابِ تکلم مجھکو (ادیب)

گوں = ہمت، موقع، مصلحت، فرصت، سُبیتا، اوئع، قابل، خواہش، رغبت۔

یہی اپنے گوں کی باتیں ہیں
آہی جانا جدھر کو آنا ہے (درد)

عالم میں لوگ ملنے کی گوں اب نہیں رہے
ہر چند ایسا ویسا تو عالم بہت ہے یاں (میر)

یہ کارواں مرا تو رہنے کی گوں نہ نکلی
ہر صبح یاں سے ہم کو عزمِ سفر رہا ہے (میر)

ہمکو جز بوسۂ لب میگوں
نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں (ظفر)

گوہر بار = موتی برسانے والا، موتی لٹانے والا۔

ہو تری کلکِ کرم جبکہ شہا گوہر بار (ذوق)

گوہر = نایاب موتی۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل = کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل۔

گوے و چوگاں = گیند اور بلّا۔

گہر = موتی، گوہر۔

پائی تاروں نے ضیا بڑھ گئی تاریکی شب
اس نے منھ ڈھانپ کے کانوں کے گہر کھول دیے (بہارستانِ رشید)

گہر اندوزِ اشاراتِ کثیر = کثیر معانی کے موتیوں کا خزانہ۔

گہوارۂ جُنبائی = جھولا جھلانا، جھولے کو جھوٹک دینا۔

گہوارہ بمعنی جھولا۔

جنبانیدن مصدر حرکت دینا، ہلانا۔

لوٹتا تھا اس میں بدخوئی سے مِس مانند اشک
شوخیِ طفلانہ سے جنباں مرا گہوارہ تھا (آتش)

گہ و بے گہ = وقت بے وقت، ہر وقت۔

گیرائی = دلکشی، کشش، گرفتگی، پکڑ۔

رہا یہ عقدہ لاینحل جو جا بجا دست تھے ہارے
کسی کے ناخنِ ادراک نے کچھ کی نہ گیرائی

گیو = شاہنامہ میں جن پہلوانوں کا ذکر ہے ان (نظم طباطبائی)

میں گیسوئے پُر گرہ دراز بھی ہے۔

طاقت نہیں ہے پیش کی حقیقت نہ گیسو کی
انگلی سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیو کی (امیر)

ل

لافِ تمکیں = تمکین و وقار کی شیخیاں۔

لاف بمعنی شیخی، ڈینگ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانا۔

رات محفل میں ستاروں کی گداف ولاف تھا
صبح وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا (ناسخ)

تمکین بمعنی وقار، جاہ، مرتبہ، قدر۔

آتا ہے یہ جی میں کہ کروں عرضِ تمنا
لیکن تری تمکین اجازت نہیں دیتی (مصحفی)

لافِ دانش = معرفت کا دعویٰ، دانشمند ہونے کی ڈینگ۔ لاف بمعنی ڈینگ، شیخی، تعلی، دعویٰ۔

وہ دہن ہوں نہ نکلا حرفِ غرور
وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا (آتش)

لاگ = لگاؤ، تعلق، سروکار، رغبت، عداوت۔

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں (ناسخ)

مصحفی سے تجھے کیا لاگ ہے چل جانے دو
اتنا در پے بھی نہیں ہوتا کوئی انسان کے (مصحفی)

لالہ کاری = پھولوں کا بکھیرنا۔

لالہ بمعنی ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ دھبہ ہوتا ہے۔

ہے داغ چراغ لحدِ کشتۂ الفت
پھولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا (انیس)

لائقِ تعزیر = لائقِ سزا، سزا دیے جانے کے قابل۔

لائق بمعنی قابل، موزوں، زیبا۔

امتحاں کیا ہے مرا تم کسی لائق ہی نہیں
خوب تم کو تو ہے بندے کی حقیقت معلوم (نظام رامپوری)

تعزیر بمعنی سزا، جرم کی سزا دینا۔

تعزیر دیجے تیغ دو پیکر نکالیے
تقصیر وار ہوں میں زباں کاٹ ڈالیے (انیس)

لبِ آشنائے خندہ = ہونٹوں پر ہنسی، ہونٹوں کا ہنسی سے واقف ہونا، ہونٹوں پر ہنسی آنا۔

لبِ افسوس = افسوس ظاہر کرنے والے ہونٹ۔

لبِ بام = چھت کی منڈیر، چھت کے سرے پر، بالائے بام، بالاخانہ کا کنارہ۔

میں نہ مانوں گا لبِ بام نہیں ہے کوئی
جب میں روتا ہوں تو ہنسنے کی صدا آتی ہے (جلیل)

لب تشنۂ تقریر = بات کرنے کا آرزومند، ہونٹوں میں گفتگو کرنے کی تشنگی رکھنے والا۔

لب تشنہ بمعنی پیاسا، آرزومند۔

حسرت کشانِ درد میں لب تشنگانِ عاشق
سیراب غم کرے کہیں پیرِ مغانِ عاشق
اٹھ کر وہ خدا کا آرزومند (حسرت موہانی)
لب تشنۂ شربت شکر خند (مومن)

تقریر بمعنی گفتگو ، بات چیت ، بیان۔

اے مصحفی جب ایسی غزل تو نے کہی ہے
کیونکر نہ فصاحت لبِ تقریر سے ٹپکے (مصحفی)

لذتِ آزار = دکھ پہونچنے کی لذت۔

لذت بمعنی لطف ، حظ ، ذائقہ ، خوشی۔

اس محبت کے مزے سے جو کوئی واقف ہوا
زندگی کی اس کو لذت عمر بھر ملتی نہیں (احسن)

لذتِ دشنام = گالی کا مزا۔

لذت بمعنی ذائقہ ، مزا ۔ دشنام بمعنی گالی۔

کسی نے جو حیدرؓ کو دشنام دی
تو گویا پیمبر کو دشنام دی (ناسخ)

لذتِ ریشِ جگر = زخم جگر کا مزا۔

ریش بمعنی زخم۔

لذتِ سنگ = پتھر کی لذت ، پتھر کھانے کا مزا ، پتھر کے زخم لگنے کا لطف۔

لذتِ فراغ = لطفِ فراغت ، فراغت کا مزا۔

لذتِ فراق = لطفِ ہجر ، لذتِ جدائی۔

لذت یاب = مزے لینا ، لذت کشی ، لذت حاصل کرنا، مزا حاصل کرنا۔

لطافت = نزہت ، پاکیزگی ، تازگی ، باریکی ، نزاکت ، مزا ، ذائقہ۔

گورا گورا بدن لباس سفید
یہ لطافت تو نسترن میں نہیں (ناسخ)

پہنچی ہے رفتہ رفتہ کہاں انتہائے عشق
اب دل میں اک لطافتِ غم ہے بجائے عشق (اختر)

لطفِ جلوہ ہائے معانی = باطن کے جلووں کا مزا۔

لطف بمعنی مزا ، لذت ، خوشی ، فرحت ۔

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ (ذوق)

دیکھا جدھر وہ سامنے آیا نظر مجھے
کس سے کہوں میں لطفِ شبِ انتظار کا (رضا)

لطفِ خرامِ ساقی = ساقی کے ناز و انداز سے چلنے کی کیفیت۔

لطمۂ موج = لہر کا تھپیڑا ، طوفانِ حوادث۔

لطمہ بمعنی دریا کا تھپیڑا ، طمانچہ۔

نیل پڑ جائے مقرر کھائے گر دریائے نیل
لطمہ میرے اشک کے دریائے شور انگیز کا (ناسخ)

موج بمعنی لہر۔

لعا کی داڑھی = بہت زیادہ آراستہ و پیراستہ چیز کو کہتے ہیں۔ لعا کی داڑھی کے ہر بال میں بغرض آرائش موتی پروئے ہوتے تھے لعا داستانِ امیر حمزہ کا اہم کردار ہے۔ یہ ایک مشرک بادشاہ تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

لکد کوبِ حوادث = حادثات کی دولتیاں ، حادثات کی ضرب ، حادثوں کی ٹھوکر۔

لکد بمعنی لات ۔

کوفتن مصدر کوٹنا ، چوٹ لگانا۔

لکد کوب بمعنی لاتوں کی مار ، ٹھوکر کی ضرب ،

حوادث. جمع حادثہ کی بمعنی سانحے، واقعات۔

لگاؤ = لگاوٹ، تعلق، مائل کرنا، مائل کرنے کا انداز
لگن، میلان۔

اے ظفر کرتے ہیں سب اُن سے لگاوٹ لیکن
کس کا لگا ہو وہاں اور لگاؤ کس کا (ظفر)

میں تو ملتا نہیں ہوں ان سے مگر
نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ (مصحفی)

لوح قلم = دنیا کی تختی۔
لوح بمعنی تختی، سونے یا چاندی کی تختی۔

بہت اس سیم تن کی مدح کے مضمون سوجھے ہیں
مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی (ذوق)

لوحش اللہ = مخفف ہے لا اوحش اللہ کا یعنی اللہ اسے
تباہ نہ کرے، اللہ اسے مامون و محفوظ رکھے، اللہ نظر بد
سے بچائے۔

بارک اللہ زہے حسن کہ دل ہوئے تاب
لوحش اللہ زہے جلوہ کہ ٹھہرے نہ نگاہ

لوح وقلم = تختی اور قلم، لوح محفوظ اور قلم قدرت،
احکام الٰہی کی تختی اور اس کے لکھنے کے قلم قدرت:

اینک یہ شہادت طلبم لوح و قلم را (عرفی)

لیالی = بمعنی راتیں، جمع لیل کی۔

لئیم = کمینہ، سفلہ، فرومایہ، خسیس۔
لئیم ایسے بخیل کو کہتے ہیں جو نہ خود کھائے نہ دوسرے
کو کھانے دے۔

لیل ونہار = رات دن، شب و روز۔

گذر گئے اسی گردش میں اپنے لیل ونہار
شب فراق گئی روزِ انتظار آیا

م

مآل = انجام، مآل، نتیجہ۔

مآل سوز و غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمع زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی)

مآل سعیِ اسکندر = سکندر کی کوشش کا نتیجہ۔
آئینہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سکندر کی ایجاد تھی اسی
طرف کنایہ ہے۔

ماتم یک شہر آرزو = ایسے شہر کے تباہ ہونے کا غم جس
میں آرزوئیں آباد تھیں، شہر تمنا کا ماتم۔

ماند = عاجز، مدھم۔
ماندن مصدر رہنا، رہ جانا۔

مانع دشت نوردی = صحرا نوردی سے روکنے والا،
جنگل جنگل پھرنے سے روکنے والا۔
مانع بمعنی روکنے والا، منع کرنے والا۔
دشت بمعنی صحرا، جنگل۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے (اقبال)

نوردی بمعنی طے کرنا، لپیٹنا مصدر نوردن۔

مانع ذوق تماشا = شوق دیدار میں رکاوٹ، دیکھنے
کے شوق میں حائل۔

مانندِ صبح و مہر = (اکثر نسخوں میں صبح مہر ہے)
صبح مہر بمعنی آفتابِ صبح ۔
مانند بمعنی مثل ۔ صبح و مہر بمعنی سویرا اور چاند ۔

مانیِ اندیشہ = خیال کا مصوّر ، مانی ایران کا مشہور مصوّر جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور جسے بہرام اوّل کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا۔ "مانی شاپورگان" اور "ارژنگ" نامی کتابیں اس سے منسوب ہیں۔ ایشیا اور یورپ کے ادبیات میں ایک بے مثال نقاش اور مصوّر کی حیثیت سے مشہور ہے۔

سپہر گفتی نقاشِ نقشِ مانی گفت
کہ ہر زماں بنگارد ہزار گونہ صور (انوری)

جسے دیکھ کر ہوے مانی کو حیرت
وہ تصویر رنگیں بیاں کھینچتے ہیں (انیس)

ماہِ تاباں = چمکتا ہوا چاند ، روشن چاند ۔

ماہِ تمام = ماہِ کامل ، پورا چاند ، بدر ۔

ماہِ شبِ چہار دہم = چودھویں رات کا چاند ، ماہِ کامل ماہِ دو ہفتہ ۔

مائدہ بذلِ خلیل = حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی فیاضی کا دسترخوان ۔

حضرت ابراہیمؑ جن کا لقب خلیل اللہ تھا اس قدر سخی تھے کہ ہر وقت ان کے دسترخوان پر مہمان ہونا ضروری تھا جب تک کوئی مہمان نہیں آ جاتا انتظار میں کھانا نہیں نوش فرماتے تھے۔

نہ جب تک ہم پیالہ ہو میں ہرگز مے نہیں پیتا
نہ ہو مہماں تو فاقہ ہے خلیل اللہ کے گھر میں (آتش)

مائدہ بمعنی دسترخوان جس پر کھانا چنا جائے ۔

تجھے معلوم ہے احوال سارا
کہ جن پر مائدہ تو نے اتارا (معراج المضامین)

بذل بمعنی جود و عطا ، سخاوت ، بخشش ، داد و دہش ۔

تم وہ باذل ہوائے شہِ آصف
تم پہ خود بذل ناز کرتا ہے (اختر مینائی)

خلیل بمعنی دوست ، لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔

مائدہ لذتِ درد = درد کی لذت دینے والے کھانوں کا دسترخوان ۔ مائدہ بمعنی دسترخوان ۔

مبادا = خدا نہ کرے کہ یوں ہو ، ایسا نہ ہو ، خدانخواستہ ۔

غریبوں پہ کیجے جور کچھ خوفِ خدا بھی ہے
مجھے ڈر ہے کسی دل سے مبادا بددعا نکلے (میر سوز)

ہم نے اس بُت میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتے
کہ مبادا نہیں سُن پائیں شریعت والے (اطہر)

بڑھاؤ نہ آپس میں اُلفت زیادہ
مبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ (حالی)

مبدل = بدلا ہوا ، بدلا گیا ، تبدیل شدہ ۔

متاعِ بُردہ = لوٹا ہوا مال ۔

متاع بمعنی مال و دولت ، پونجی ، سرمایہ ۔

کسی متاع پہ ایسی کہیں نہ لوٹ پڑے
حسین دل پہ مرے ہر طرف سے ٹوٹ پڑے (رشید لکھنوی)

متاعِ دست گرداں = نقد سودا، وہ چیز جو نقد
فروخت کی جائے۔
متاع بمعنی سامان، اسباب، پونجی، سرمایہ،
دست گرداں وہ چیز جو سرِ راہ فروخت ہو، ہاتھوں
ہاتھ بکنے والی چیز۔

دل عاشق کو ہاتھوں ہاتھ لے کر تول لیتے ہیں
مزیدی مالِ مفلس دست گرداں مول لیتے ہیں (شاد)

متاعِ خانۂ زنجیر = خانۂ زنجیر کی پونجی، خانۂ زنجیر کا سرمایہ۔
زنجیر کا اثاث البیت۔
متاعِ سخن = جنسِ سخن، کلام، اشعار۔
متاعِ ہنر = ہنر کی پونجی مراد ہنرمندی۔
متقابل = ضد، برعکس، بالمقابل، باہم۔
مقابلہ کرنے والا۔
مثلِ گلِ شمع = شمع کے گل کی مانند۔
گل بمعنی چراغ کی بتی کا جلتا ہوا سرا۔

یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گُل شمعِ محفل کا
ہوا گلگیر میں عالم جو منقارِ عنادل کا (گویا)

مثلِ نقشِ مدعائے غیر = رقیب کی آرزو کے نقش کی طرح
رقیب کی مقصد برآری کے نقش کی مانند۔
مجالِ خواب = سونے کا حوصلہ، سونے کی طاقت،
سونے کی قدرت، سونے کی ہمت۔
مجال بمعنی میدان جولاں گاہ، قدرت، طاقت،
حوصلہ، تاب، مقدور۔

ہر ایک مو ہو بدن پر مری زباں گویا
مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے (ظفر)

استاد شہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال
یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے (غالب)

مجلس فروزِ خلوتِ ناموس = رونقِ محفل، خلوت،
شرم و حیا۔
مجلس بمعنی نشست گاہ، محفل۔
مجلس فروز بمعنی محفل کو چمکانے والا، رونقِ محفل۔
خلوت بمعنی تنہائی۔
ناموس بمعنی شرم و حیا، عصمت و عفت، نیک نامی۔
مجملاً = اجمالاً، خلاصہ کے طور پر، بطورِ خلاصہ، مختصراً،
بطورِ اختصار۔

ہر سخن کو نہ اس نے طول دیا
مجملاً حال کچھ بیان کیا

مجموعۂ خیال = خیالات کا مجموعہ۔
مجموعہ بمعنی اکٹھا کیا ہوا جمع کیا گیا۔

ہوا شیرازہ برہم جس گھڑی تارِ نفس ٹوٹا
پریشاں ہو گیا مجموعہ اپنے چار عنصر کا

محرمیٔ حسن = حسن کی رازداری، دیدارِ حسن۔
محرم بمعنی واقف کار۔
محرم بمعنی ہمراز، رازدار، واقفِ اسرار۔
محرومیٔ تسلیم = تسلیم و رضا سے محرومی۔
محرومی بمعنی ناامیدی، مایوسی، ناکامی۔

میری محرومی کی راہوں سے یہ دی اس نے صدا
قرب کی راہوں میں میری راہ اک دوری بھی ہو
(اصغر گونڈوی)

محشرِ خیال = خیالات کا ہجوم، ہنگامۂ خیال، خیالات کا اژدہام۔

محشرستانِ بیقراری = بےقراریوں کا حشر بپا ہونے کی جگہ۔

محو = کسی چیز پر سے کوئی چیز مٹانا یا صاف کرنا، حروف یا نقوش مٹانا، کھویا ہوا ہونا، منہمک ہونا، عاشق، خیال میں مستغرق ہونا۔

اے داغ سب زمانہ ماضی کے ذوق شوق
اک بار دل سے محو فراموش ہو گئے (داغ)

یہ اشتیاق شہادت میں محو تھا دم قتل
لگے ہیں زخم بدن پر کہاں نہیں معلوم (آتش)

فکر فردا نہ کروں محو غم دوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں
(اقبال)

محو آرائش = آراستہ ہونے میں معروف، سجاوٹ میں لگا ہوا۔

محو آئینہ داری = آئینہ دیکھنے میں منہمک، آئینہ دیکھنے میں کھویا ہوا۔

محو بالشِ کمخواب = کمخواب کے تکیہ پر سر رکھے ہوئے سونا، کمخواب ایک قسم کا قیمتی کپڑا جس پر سونے کے تار سے پھول پتیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں، زربفت۔

بوٹیاں ہیں ترے کمخواب کے پیچلے پر
یا جھکتے ہیں پڑے یہ تہ داماں جگنو

محو پرسش ہائے پنہانی = پوشیدہ طور پر حالات دریافت کرنے میں معروف، در پردہ حالات پوچھنا۔

محو تماشائے دماغ = دماغ کا تماشا کرنے میں منہمک، دماغ کے نشو و نما کے معائنہ کرنے میں معروف۔

محو تماشائے شکستِ دل = دل کے ٹوٹنے کا تماشا دیکھنے میں منہمک۔

محو سپاسِ بے زبانی = بےزبانی کے شکریہ میں کھویا ہوا، محو بمعنی گم، کھویا ہوا۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
(اقبال)

سپاس بمعنی شکریہ۔

محو عبرتِ انجامِ گل = پھول کے انجام سے عبرت حاصل کرنے میں معروف۔

محو ماہِ کنعاں = محو حسن یوسف، ماہ کنعاں سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام۔

حضرت یوسف علیہ السلام ایک بنی اسرائیلی پیغمبر تھے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند تھے۔ چونکہ حضرت یعقوب کنعان کے باشندے تھے اسلیے حضرت یوسف کو ماہ کنعاں کہا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن شہرہ آفاق تھا۔

محیط بادہ = شراب کا سمندر مراد شراب۔

محیط بمعنی دریا، احاطہ کرنے والا۔

یہ جو ہے آب بھی نیرنگ اپنا دکھلاتی
محیط خوں تری شمشیر سے دواں ہوتا (آتش)

رحمت تری محیط ہے خلاقِ بحر و بر
ذراتِ کائنات سے تا انجم و قمر (تعشق)

مدار = انحصار ، بھروسہ۔

پست مضموں پر جو رکھتے ہیں مدارِ شاعری
نارسائی فکر کی ہے حوصلہ عالی نہیں (مسعود)

تمام اہلِ جہاں پھر نہ کیوں ہوں سرگرداں
جہاں کا چرخ کی گردش پہ جب مدار ہوا (ناظم)

مدام = ہمیشگی ، دائم ، مسلسل ، سدا ، پیہم۔

بندھا پھر تو معمول اس کا مدام
کہ روز آنا جانا ادھر وقت شام (میر حسن)

مدحت طرازی = مدح سرائی۔

مدحت بمعنی ستائش ، تعریف ، توصیف۔

وہیں یہ کہ کے محشر کو بھی پاس اپنے بلا لینا
کہ آ ہمراہ او مدحت سرائے بزم یکتائی (محشر لکھنوی)

مدعا پایا = مطلب سمجھ میں آگیا۔

مدعا بمعنی مطلب ، آرزو ، غرض ، مقصد۔

بے عدو وعدہ قتل کا نہ ہوا
ظلم بھی حسب مدعا نہ ہوا (میر مجروح)

مدعا طلبی = مطلب برآری ، کام نکلنا ، مقصد پورا ہونا ، مراد بر آنا۔

مدعا علیہ = جس کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائے۔

رفع کر دیں نزاع دیں وہ داد
مدعی ، مدعا علیہ ہو شاد (ہشت گلزار)

مدعی = رقیب ، دشمن ، عزیز۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں (رند لکھنوی)

مدعی جل کے نہ دیکھے مرے اشعار اسیر
چاہئے دیدۂ انصاف بھی ایراد کے ساتھ (اسیر)

مرتبہ حسن قبول = قبولیت کا اعزاز ، شرفِ قبولیت۔

مرحبا = خوش آمدید ، سبحان اللہ ، صد رحمت ، شاباش۔

غرض جس نے اس کو سنا یا یہ کہا
حسن آفریں مرحبا مرحبا (میر حسن)

مَردُمک = آنکھ کی پتلی۔

مردمک بن کے رہے دیدۂ بیدار میں روح
کہ مزا پائے سوا حسرت دیدار میں روح (آتش)

ہو گیا جزو بدن جائے گلاب کیا سودا
مردمک آنکھوں میں ہے دل میں سویدا سودا (اسیر)

مردمکِ دیدۂ عنقا = عنقا کی آنکھ کی پتلی۔

مردِ میداں = میدان میں مقابلے کے لیے آنے والا مرد ، سورما ، بہادر۔

مرد میداں نہیں جو مرد وفادار نہیں
کھل کے جو دے نہ مہک وہ گل گلزار نہیں (مہذب لکھنوی)

مرشدِ جام = ایران کے مشہور صوفی بزرگ شیخ الاسلام ابو نصر احمد بن ابو الحسن معروف بہ شیخ جام یا زندہ پیل متوفی ۵۳۶ھ شیخ جام کی تربت خراساں میں مشہور زیارت گاہ ہے۔

مرغِ اسیر = مرغ گرفتار ، پنجرے میں بند پرندہ۔

مرغِ چمن = چمن میں رہنے والا پرندہ مراد بلبل۔

اب کے قدغن یہ ہوا ہے کہ خبردار کہیں
شورشِ زمزمۂ مرغِ چمن زاد نہ ہو (انشاء)

مرغوبِ بتِ مشکل پسند = مشکلات کو پسند کرنے والے معشوق کا پسندیدہ

مرگِ ناگہانی = اچانک موت واقع ہونا مرگِ مفاجات مرگِ اتفاق۔

آنکھ لڑنے کا حادثہ نہ سنو
قصہ مرگِ ناگہانی ہے (ناطق لکھنوی)

مروحہ = پنکھا، دستی پنکھا۔

کیا خاک ہو امید کمینوں سے عیش کی
کب مروحہ بنا پرِ زاغِ سیاہ کا (اسیر)

مزدورِ طرب گاہِ رقیب = رقیب کے عشرت کدہ کا مزدور۔

مزدوریِ عشرت گہِ خسرو = خسرو کے عشرت کدہ کی مزدوری۔
عشرت کدہ بمعنی آرام گاہ۔

عشرت کدہ محل خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں جو
فرہاد کی محبوبہ شیریں کا عاشق تھا جس کے کہنے سے شیریں
کا وصل حاصل کرنے کے لیے فرہاد نے کوہِ بے ستون کو کاٹ
کر دودھ کی نہر نکالی تھی

مژدہ = خوش خبری، بشارت۔

دمِ بسمل ہوئی کیوں دیر اتنی دم نکلنے میں
قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے حیرِ دشمن کو
کیا نمک پاش جراحت ہے تسلی ان کی (داغ)
مژدۂ وصل سے دیتے ہیں دلاسے مجھکو (ظہیر)

مژدۂ وصال = وصال کی خوش خبری۔

مژگاں = پلکیں، مژہ کی جمع واحد بھی بولتے ہیں۔

ہجومِ اشک سے مژگاں اگر اونچی نہیں ہوتی
تعجب کیا کہ شاخِ پُرثمر اونچی نہیں ہوتی
کیا کہوں جس دم مژہ اس فتنہ گر کی ہل گئی (ظفر)
نوک سی گویا جگر میں نشتر کی ہل گئی (ظفر)

مژگانِ چشمِ تر = بھیگی ہوئی آنکھوں کی پلکیں۔

مژگانِ خوں فشاں = خون چھڑکنے والی پلکیں۔

مژگانِ سوزن = پلکوں کی سوئی، پلک جو سوئی کی طرح
نوکیلی ہے۔

مژگانِ یتیم = یتیم کی پلکیں مراد اشک آلود پلکیں۔

مژگانی کرے = مژگاں بن جائے، مژگاں کا کام کرے،
پلکیں بن جائے، مثل پلک کے ہو جائے۔

مژۂ خواب ناک = نیند سے بوجھل پلکیں، نیند میں
ڈوبی ہوئی پلکیں۔ مژہ بمعنی پلک۔

اس کی مژہ یہ چشمِ سخن گو سے کہتی ہے
میں بھی زباں درازیوں میں تجھ سے کم نہیں

مژہ گوہربار = موتی ٹپکانے والی پلک، آنسو بہانے والی پلک۔

مژہ ہائے دراز لمبی لمبی پلکیں۔

مستِ مے ذات = ذات کی شراب میں سرمست،
مے ذات الٰہی کے نشہ میں محو۔

مسرتِ پیغامِ یار = محبوب کے پیغام کی خوشی۔

مسہل = جلاب، اسہال لانے والا، دست آور۔

مسی آلود سرِ انگشتِ حسیناں = حسینوں کی مسی سے بھری ہوئی انگلی کا پور۔ مسی ایک سیاہی مائل پوڈر جس کو منجن کی طرح دانتوں میں ملنے سے دانتوں کی ریخیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔ یہ شادی شدہ عورتوں کا سنگار تھا۔

مشاہدۂ حق = دیدارِ حق۔

عیاں ہو صورت شاہد جو چشم حق میں سے
کرے شعور تو غافل مشاہدہ دل کا
(ارتقا)

مشتِ خس = مٹھی بھر گھاس، ایک مٹھی کوڑا کرکٹ

مشت بمعنی مٹھی

بدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
اک مشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں
(اکبر الٰہ آبادی)

مشتاقِ لذت ہائے حسرت = حسرت کی لذتوں کی مشتاق۔

مشق تماشا = دیکھنے کی مشق، مسلسل اور بار بار دیکھنا۔

مشکوئے مشکو = محلات، محل سرا، بالاخانہ، دولت خانہ۔

مشکیں لباس = سیاہ لباس، مشک سیاہ ہوتا ہے۔ اور خوشبودار بھی۔

مشکیں بمعنی کالا، سیاہ، مشک کے رنگ کا۔

مشکیں زلفوں سے مجھ کو کسوا
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسوا (گلزار نسیم)

مشہدِ عاشق = عاشق کی شہادت گاہ جس جگہ پر عاشق کو شہید کیا گیا ہو۔ مشہد بمعنی شہید ہونے کی جگہ۔

بعشقِ دیر بطوف حرم لسعی تمام
بلوح مشہد عاشق بسوز شمع مزار (میر)

مشہود = جس کو دیکھا جائے، جس کا مشاہدہ کیا جائے، حاضر کیا گیا، موجود، ظاہر، متحقق۔

علی مدعا، علی مقصود

وہی مشہود ہے وہی موجود (میر)

مصیبت ناسازیٔ دوا = دوا کے ناموافق آنے کی مصیبت۔

مضروب = جس پر چوٹ لگائی جائے، جس پر ضرب ماری جائے، چوٹ کھایا ہوا، مجروح، گھائل۔

مُطرب = خوش کرنے والا، گانے والا، مغنی، قوال۔

کس کے ناخوں نے کیا ہم کو دشمن مطرب
آج کیوں شعلۂ آواز تیرا مدھم ہے
(امانت)

آؤ اے مطربان سیر آہنگ
ساتھ اپنے لیے رباب و چنگ (میر)

مُطربِ بہ نغمہ = گانے والا اپنے نغمے سے۔

مطلب بر آنا = مطلب پورا ہونا، مقصد کا حاصل ہونا آرزو پوری ہونا، مراد بر آنا، مقصود بر آنا، بر آنا بمعنی پورا ہونا، حاصل ہونا۔

جس وقت بلندی پہ قمر آتا ہے
مقصود دل زار کا بر آتا ہے (حیدر مرزا ادیب)

مظہرِ ذوالجلال والاکرام = خدائے ذوالجلال والاکرام کے مظہر یعنی ظل اللہ۔

مظہر بمعنی ظاہر ہونے کی جگہ، تماشا گاہ۔

مظہر وہ بت ہے نقش خدا کے ظہور کا
نقش قدم سے سنگ کو رتبہ ہے طور کا (ناسخ)

مظہر فیضِ خدا = خدا کے فیضان کا مظہر۔

معتقدِ فتنۂ محشر = قیامت کے برپا ہونے کا معتقد، قیامت پر ایمان لانے والا۔

معتقد بمعنی اعتقاد رکھنے والا، دل سے بھروسہ کرنے والا، ماننے والا

وہ نہیں ہیں معتقد اپنی نگہ کے تیر کے

جی میں آتا ہے کہ دکھلا دوں کلیجہ چیر کے

(ناطق لکھنوی)

کس قدر معتقدِ حسن مکافات ہوں میں

دل میں خوش ہوتا ہوں جب رنج سوا ہوتا ہے

(مرزا اسحاق)

معدن = کان، چاندی، سونا، لوہا، کوئلہ وغیرہ نکلنے کی جگہ۔

جگر ٹوٹے ہی جاتا ہے تو دل تڑپے ہی جاتا ہے

یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے پارے کا

معرضِ اظہار = ظاہر کیا جائے، مقامِ اظہار۔

معرض بمعنی اظہار کرنے کی جگہ، نمائش گاہ، پیش ہونے کی جگہ۔

سارے رئیس اعضا ہیں معرض تلف میں

یہ عشقِ بے محابا کس کو امان دے گا

(امیر مینائی)

معزولیِ انداز و ادا = ناز و انداز کا معطل ہو جانا، ادا و ناز کی برطرفی، معزولی بمعنی عہدے سے ہٹ جانا۔

معزولی بمعنی معزول ہونا، موقوفی، برطرفی، عہدہ سے علٰحدگی۔

معشوقِ شوخ = تیز طرّار معشوق، شوخ و بے حجاب معشوق، محبوبِ شوخ و شنگ۔

معشوق فریبی = معشوق کو دھوکا دینا، معشوق کو فریب

میں مبتلا کرنا۔

معمور = بستی، آبادی، شہر، آباد، بسا ہوا، بھرا ہوا، لبریز (وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْر)۔

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمنِ ناز

ہم نے تو وہاں شمع کو گریاں نہیں دیکھا (داغ)

معنیِ الہام = الہام کے معنی بیان کرنے والا، القا کا مفہوم واضح کرنے والا۔

الہام بمعنی اَلقا۔

وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہے مومن

کیا شعر کہیں گے اگر الہام نہ ہوگا (مومن)

معینِ ملّت و ملک = ملک و قوم کی اعانت کرنے والے، حامی ملک و ملّت۔

مغتنم ہے = غنیمت ہے۔

مغتنم ہے جواب کوئی دم ہے

فرصتِ زندگی بہت کم ہے (خواجہ دردؔ)

مغنیِ آتش نفس = ایسا گانے والے جس کی آواز میں سوز و گداز ہو، شعلہ نوا، گانے والا۔

مفیضِ وجودِ سایہ و نور = سایہ اور نور کو فیض پہونچانے والے یعنی خدا، رب العالمین۔

مفیض بمعنی فیض پہونچانے والا۔

مقامِ ترکِ حجاب و وداعِ تمکیں = شرم و حیا بالائے طاق رکھنے اور اعزاز و وقار کو رخصت کر دینے کا موقع

مقدارِ حسرتِ دل = بقدرِ حسرتِ دل، حسرتِ دل کے برابر۔

مقدّر = پوشیدہ، مخفی، غیر ظاہر، محذوف۔

مقدمِ سیلاب = سیلاب کی آمد۔ سیلاب بمعنی طغیانی، بہتا۔
مقدم بمعنی قدم رکھنے کی جگہ، ٹھہرنے کا مقام مجازاً
آنا، آمد۔

رونقیں یار کے مقدم سے ہیں آبادی ہے
غیر کے گھر میں ہے ماتم مرے گھر شادی ہے (انشا)

مقرّر = یقینی، قرار کیا گیا، ٹھہرایا گیا، بلاشبہ، یقیناً۔

مارا ہے پھانسی دے کے مجھے زلفِ یار نے
ہوگا عذابِ قبر مقرر تمام رات (آتش)

ساتھ اُس یار کے ہو کیونکہ نہ اغیار مدام
پاس ہوتے ہیں ظفر گل کے مقرر کانٹے (ظفر)

مقطعِ سلسلۂ شوق = شوق کے سلسلہ کا خاتمہ،
شوق سفر کا نقطہ آخر، منزل قطع سفر شوق۔
مقطع بمعنی انتہا، اختتام۔

مکافات = تلافی، بدلہ، عوض، انتقام، سزا۔

وصل کے بعد کھلا ہم کو غمِ ہجراں سے
نہیں ہوتی ہے مکافات محال انساں سے (آتش)

مگس کی قے = شہد۔ مگس بمعنی مکھی۔

ع۔ سوز پر پروانہ مگس را نہ دہند (سودا)

ملخ = ٹڈی، ایک اڑنے والا کیڑا جو سبز پتوں اور کھیتی کو
کھا جاتا ہے عربی میں اس کو جراد کہتے ہیں۔ یہ لاکھوں کی تعداد
میں نکلتے ہیں اور جس درخت یا کھیت پر بیٹھ جاتے ہیں اس
کو چاٹ کر صاف کر دیتے ہیں۔

ہر کجا چشمہ بود شیریں
ملخ و مور و مار گرد آیند (شیخ سعدی)

ملک الموت = موت کا فرشتہ، عزرائیل۔

جدھر سے لائے ہیں تشریف سب ادھر جائیں
فقط یہاں ملک الموت اب ٹھہر جائیں (امیر مینائی)

مناجات = التجا، دعا، دعائیہ نظم۔
مناجات کے لغوی معنی سرگوشی اور کانا پھوسی کرنے کے
ہیں۔ نجویٰ بمعنی کانا پھوسی کرنا، مناجات وہ بات جو
کان میں سرگوشی کے طور پر کہی جائے، اللہ تعالیٰ سے
اس طرح دعا مانگنا جس طرح کسی سے آہستہ اپنے دل کے
راز بیان کیے جاتے ہیں۔

وہ گئے دن جو بہے یاد بتوں کی اے داغ
رات بھر اب تو گذرتی ہے مناجاتوں میں (داغ)

التجا تجھ سے کب اے قبلۂ حاجات نہ تھی
تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی (انیس)

منّتِ طفلاں = لڑکوں کا احسان۔

منّت کش = احسان مند، رہینِ منت، ممنونِ احسان۔

جان لینے کو تھی ادا کیا کم
میں تو منت کش قضا نہ ہوا

منّت کش گلبانگ تسلّی = سکون بخشنے والی دلکش
آواز کا احسان مند ہونا، تسلّی دینے والی شیریں کلامی کا
ممنون ہونا۔
منت کش بمعنی احسان مند، منت پذیر۔

گلبانگ بمعنی چہچہہ ، بلبل کی نغمہ سرائی ، خوشخبری۔

نہ ہو آوارہ میں گلبانگ شہرت
جو رو آوارہ میں خار راہ یوسف (محمد شاکر ناجی)

ہوا اُس کی گلبانگ سے ہمکو ظاہر
اڑا لیے بلبل نے نالہ ہمارا (بحر)

منجملۂ اسبابِ ویرانی = ویرانی کے اسباب کے منجملہ ، ویران ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب۔

منصب = رُتبہ ، عہدہ۔

اچھا جو زن کو منصب جعفر کا ہے خیال
بس مجھ سے میں علم نہیں دیتی ہو لے سوال

منصبِ شیفتگی = عاشقی کا عہدہ ، اعزاز عاشقی۔

منصبِ مہر و مہ و محور = چاند ، سورج اور زمین کے فرائض ، علم الافلاک کا علم ، چاند ، سورج اور زمین کی ہیئت اور ان کے اثرات ، محور وہ دُھرا جس پر گول پہیا گردش کرتا ہے مراد محور زمین۔

منعِ گستاخی = گستاخی سے منع کرنا ، چھیڑ چھاڑ سے روکنا ، بے ادبی سے منع کرنا ، بدتمیزی نہ کرنے دینا۔

منفعل = شرمندہ ، نادم ، شرمسار۔

اپنے افعال زبوں پر منفعل ہوں اے خدا
کم نصیبی نے دکھایا ہے مجھے روزِ سیاہ (محشر لکھنوی)

منقار = چونچ۔

سوائے شکر شکایت اگر کبھی کی ہو
الٰہی قطع ہو منقار سے زباں صیاد (اندر)

منکرِ وفا = وفا سے انکار کرنے والا ، وفا کا اعتبار نہ کرنے والا۔

مُنکر بمعنی انکار کرنے والا ، نہ ماننے والا ، تسلیم نہ کرنیوالا۔

انکار کیوں وجود امام زماں میں ہے
منکر تو شپرہ بھی نہیں آفتاب کا (ناسخ)

مواخذۂ روزِ حشر = روز قیامت کی جواب دہی۔

مواخذہ بمعنی جواب دہی ، باز پُرس۔

روزِ حشر بمعنی روز قیامت ، روز حساب۔

رہے نہ حشر پہ یارب مواخذہ میرا
یہیں حساب ہو روز حساب کے بدلے (انشا)

موجِ بوئے گل = پھول کی خوشبو کی لہر۔

موجِ خرامِ یار = معشوق کے ناز و انداز سے چلنے کی موج ، موج بمعنی لہر۔ خرام بمعنی چلنا ، قدم رکھنا ، ناز و ادا کے ساتھ چلنا۔

خاک میں ہمکو ملاتا تھا خرام ناز سے
اعتقاد فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا (دانش لکھنوی)

موجدِ عشق = عشق کا ایجاد کرنے والا۔

موجد بمعنی ایجاد کرنے والا ، بانی ، ابتدا کرنے والا۔

حضرت اوج ہیں میرے استاد
وہ کہ ہیں موجد طرز ایجاد (رسا)

موجِ رنگ = رنگ کی لہر۔

موج بمعنی لہر ، خوش طبیعت۔

کہاں ہم اور کہاں بخشش ہماری
جلیلؔ اک موج ہے ابرِ کرم کی

موجِ سبزۂ نوخیز = نئے اُگے ہوئے سبزہ کی کثرت،
ہوا کے چلنے سے سبزہ میں لہریں سی پیدا ہوتی ہیں اس
لیے موجِ سبزہ کہا ہے۔
نوخیز بمعنی نیا اُگا ہوا۔

موجِ سرابِ دشتِ وفا = صحرائے وفا کے سراب کی لہر،
سراب ریگستان میں بالو ہوا سے اڑ کر اس طرح جم جاتی
ہے کہ دور تک لہریں بن جاتی ہیں اور دور سے دیکھنے
والے کو پانی کا دھوکا ہوتا ہے۔

موجِ شراب = شراب کی لہر۔
موجِ شفق = آسمان پر سرخ شفق کی لہریں۔
موجِ صبا = ہوا کا جھونکا۔
موجِ گُل = مراد پھولوں کی کثرت۔
موجِ محیطِ آب = سمندر کی موج۔
موج بمعنی لہر۔ محیط بمعنی احاطہ کرنے والا۔
محیطِ آب مراد سمندر۔

موجِ محیطِ بے خودی = بے خودی کے سمندر کی لہر،
موج بحرِ بے خودی۔

موجِ نگہ = نگہ کی لہر، تارِ نظر۔
موجۂ خوں = خون کی لہر، خون کی موج۔

موجۂ خوں میں ڈبو دے مرے قاتل مجھکو
کیوں بٹھا رکھا ہے تو نے لبِ ساحل مجھکو
(مولف)

موجِ ہستی = زندگی کی لہر۔
مُوحّد = خدا کو ایک ماننے والا، خدا کو واحد ماننے والا،
صرف ایک اللہ کو معبود ماننے والا۔

موشگافیٔ ناوک = تیر کی موشگافی۔
موشگافی بمعنی بال کو چیرنا، بال میں شگاف ڈالنا،
بال کی کھال کھینچنا۔

بال بھی ہو تو یہ محسوس نظر آتا ہے
موشگافی نہ کرو اس کی کمر کچھ بھی نہیں (رحمؔ)

موئے آتش دیدہ =
مو بمعنی بال۔
ایسا بال جس کو آگ دکھائی گئی ہو اور وہ گرمی کی وجہ
سے مڑ کر زنجیر کی کڑی کی طرح ہو گیا ہو۔

موئے شیشہ = شیشہ کا بال۔
چٹخنے کی وجہ سے شیشہ میں پڑا ہوا بال۔

مہر آسا = سورج کی مانند، آفتاب کی طرح۔
مہر بمعنی سورج۔ آسا بمعنی مانند۔

مہرِ تاباں = چمکتا ہوا سورج۔
مُہرِ دہاں = مہرِ خاموشی۔
منہ پر مہر لگنا بمعنی خاموش ہونا، مہرِ لب۔

مہرِ درخشاں = چمکتا ہوا سورج۔
مہر بمعنی سورج، آفتاب، شمس۔

مہر بالائے فلک بے سر و پا پھرتا تھا
زرد پتہ تھا کہ آندھی میں اڑا پھرتا تھا (عشقؔ)

مہرِ عالمتاب = دنیا کو روشن کرنے والا سورج۔

مہرِ علم = جس کا جھنڈا آفتاب ہو، آفتاب کا علم رکھنے والا۔
مہر بمعنی سورج، آفتاب۔
علم بمعنی جھنڈا۔

مہرِ گردوں = آفتاب، خورشید، سورج۔

مہر گیا = ایک بوٹی کا نام ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس بوٹی کو اپنے پاس رکھتا ہے اس پر سب لوگ مہربان ہوجاتے ہیں۔
مہر بمعنی مہربانی، محبت۔
گیا مخفف ہے گیاہ کا بمعنی گھاس، کاہ۔

خورشید میں ہے ضیا کرن کی
ہے مہر گیا اس چمن کی (گلزارِ نسیم)

مہرِ مکتوبِ عزیزانِ گرامی = محترم دوستوں کے خطوں پر لگنے والی مہر۔

مہرِ نماز = سجدہ گاہ۔

طلعت = مہ جبیں، چاند کی طرح چمکدار شکل رکھنے والا۔ طلعت بمعنی دیدار، رخ، صورت، چہرہ، شکل آرہ۔

جانبِ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
پھرتی ہے آنکھوں میں وہ طلعتِ زیبا تیری (سودا)

مہر طلعت، حور پیکر، مشتری رو، مہ جبیں
سیم بر، سیمیں بدن، سیم ساق و سیم تن (نظیر اکبرآبادی)

مہِ نو = ماہِ نو، ہلال، نیا چاند۔

مہ و اختر = چاند اور تارے۔

مہِ خورشید جمال = آفتاب کی مانند چمک رکھنے والا چاند، سورج کی آب و تاب رکھنے والا چاند۔

مےِ عشرت = شرابِ عیش، مے نشاط۔

مےِ گلفام = سرخ شراب، گلابی شراب۔

میں نے دیکھے ہیں بہت خونِ تمنا کے رنگ
ساقیا دے نہ فریبِ مےِ گلفام مجھے ([illegible])

مے پرستاں = اے شراب پینے والو، اے مے پرستو، اے مے پرستو۔

میر = میر تقی میر، اردو کا مشہور شاعر بمعنی امیر سردار۔

میزبانِ قیصر و جم = قیصر اور جمشید کی مہمانداری کرنے والا، میزبان بمعنی مہمانداری کرنے والا جس کے یہاں کوئی مہمان جائے۔
قیصر روم کے بادشاہوں کا لقب۔
جمشید ایران کے مشہور بادشاہ کا نام جس سے جامِ جمشید منسوب ہے۔

مے کدۂ بے خروش = بے شور و غل کے میخانہ، شراب خانہ جہاں شور و غل نہ ہو۔

مینائے بے شراب = بغیر شراب کے شیشہ۔
مینا بمعنی شراب کا شیشہ، آبگینہ، شراب کی بوتل۔

محفل میں شور قلقلِ مینائے مل ہوا
لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا (ذوق)

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا (میر)

مینائے بادہ ہاتھ سے یوں چھین لے گیا
خونِ محتسب کا آج تو پینا حلال ہے
(احسان دہلوی)

مینائے مے = شراب کی بوتل، شراب کی صراحی۔

مے و نغمہ = شراب و نغمہ۔

نغمہ بمعنی راگ، سُریلی آواز، گانا، گیت، ترانہ۔

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنا شراب کی
ساقی بغیر بھول گئے ناؤنوش کو (اسیر)

کیا کہے جو تاثیر ہے اس بُت کی صدا میں
نغمہ کو ہے یہ وجد کہ رقصاں ہے ہوا میں
(مولف)

مے و انگبیں = شراب و شہد۔

مے بمعنی شراب۔ انگبیں بمعنی شہد۔

ن

ناتمامیٔ نفسِ شعلہ بار = آہ شعلہ بار کی ناتمامی، آگ برسانے والی آہ کی ادھوری کامیابی۔

ناخنِ تاویل = توضیح و تشریح کرنے والے ناخن۔

تاویل بمعنی تشریح، توضیح، ظاہری مطلب سے ہٹ کر مطلب نکالنا۔

جی میں ہے اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا
گوہرِ مخزنِ معنی سے ہو جس کی تاویل
(ذوق)

ناخنِ گرہ کشا = گرہ کھولنے والا ناخن۔

کشادن مصدر کھلنا، کھولنا۔

گرہ کشا بمعنی گرہ کھولنے والا، مشکل کشا۔

دل شگفتہ ہوا نہ پھولوں سے
کوئی کانٹا گرہ کشا نہ ہوا (جگر)

نازِ بستر کھینچنا = بستر کے ناز اٹھانا، بستر پر آرام کرنا۔

ناز پروردۂ بہار = بہاروں کی نازوں کا پالا۔

ناز پروردہ بمعنی ناز کا پالا ہوا، لاڈ پیار سے پرورش کیا ہوا۔

نازشِ دودمانِ آب دیدہ = آب دیدہ کے دودمان کے لیے باعثِ فخر۔

نازش بمعنی فخر، ناز، اترانا۔

سا قیا ہے جوشِ بارش جوشِ رحمت کی دلیل
ہم سیہ کاروں سے نازش ہے بجا برسات کی
(اسیر)

دودمان بمعنی خاندان، نسل۔

ایک ایک دودمانِ علی کا چراغ تھا
جس کو بہشت پر تھا تفوق وہ باغ تھا (انیس)

دودمانِ آب دیدہ سے مراد ہے بہار، فصلِ گُل۔

نازشِ ایامِ خاکستر نشینی = خاک نشینی کے دنوں پہ فخر و غرور۔ نازش بمعنی فخر۔

خاکستر بمعنی راکھ، گرد، نشستن، بیٹھنا۔

خاکستر نشینی بمعنی فرشِ خاک پر بیٹھنا۔

نازشِ مژگاں = پلکوں کے لیے موجبِ افتخار، پلکوں کے لیے باعثِ ناز۔

نازشِ ہم نامیٔ چشمِ خوباں = معشوقوں کی آنکھوں کی ہم نامی کا افتخار۔

ناز کھینچوں = ناز اٹھانا، نخرے اٹھانا۔

نازگراں مایگیٔ اشک = آنسوؤں کا گراں قدری پر فخر کرنا، آنسوؤں کا بیش بہا ہونے پر غرور کرنا۔

گراں مایگی بمعنی گراں قدری جس کی قدر زیادہ ہو

مراد بیش بہا، گراں مایہ، بلند مرتبہ۔

گراں مایگی بمعنی بزرگی، سرداری، دولت مندی،

گراں مایہ سے مراد نفیس اور قیمتی شے۔

شرافت میں بے مثل آفاق سے
گراں مایہ اخلاق و اشفاق سے (تسلیم)

ناسازگاری = مخالفت، ناموافقت۔

ناسزا = نامناسب، نازیبا، بے جا، نامعقول، سفلہ، کمینہ، فرومایہ۔

نہ کہنا دختِ رز کے حق میں حرفِ ناسزا واعظ
تجرد پیشہ رندوں کی نظر میں آکی حُورت ہے (زکی)

جو ناسزا حضور شہ نامور گیا
دو ٹکڑے ہو کے نار میں وہ خیرہ سر گیا (امیر عشق)

ناصح = نصیحت کرنے والا، بری باتوں سے روکنے والا۔

یا تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی (آزاد)

ناصیہ = پیشانی، جبیں، ماتھا لغوی معنی پیشانی کے بال۔

اس آستاں کی ناصیہ سائی محال ہے
قدسی نگاہباں ہیں اگر پاسباں نہیں (ظہیر)

ناصیہ سا = ماتھا رگڑنے والا، سجدہ کرنے والا، پیشانی گھسنے والا، جبہ سائی کرنے والا۔

ناصیہ بمعنی پیشانی کے بال مراد پیشانی۔

سائیدن مصدر گھسنا۔

ہو کچھ تو میری ناصیہ سائی پہ التفات
اتنا نیازِ عشق کو رسوا نہ کیجئے (تسکین)

ناصیۂ عرش = عرش کی پیشانی۔

ناصیہ فرسا = پیشانی رگڑنے والا، ماتھا رگڑنے والا۔

ناصیہ بمعنی پیشانی، پیشانی کے بال، ماتھا۔

فرسا بمعنی گھسنے والا۔

فرسودن (فرسائیدن) گھسنا، بہت پرانا ہونا۔

دیکھتے ہو طرف سنگ در آتے جاتے
مجھ کو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا (داغ)

ناطقہ = قوت گویائی، بات چیت کا ملکہ۔

توحید میں مقام نہیں قال و قیل کا
ہے کس کو ناطقہ ترے ذکرِ جمیل کا (افسانۂ آزاد)

نافِ زمیں = زمین کی ناف، مرکز زمین، وسط زمین، زمین کا مرکز۔

نافِ غزال = ہرن کی ناف، غزال اس ہرن کو کہتے ہیں جس کی ناف سے مشک نکلتا ہے۔

نافہ = ایسے ہرن کی ناف کی پوٹلی جس سے مشک نکلتی ہے مشک کی تھیلی جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے۔

آئے جو صبا کوچۂ گیسو سے چمن میں
بن جائیں ابھی نافۂ آہوئے ختن پھول

نہیں ہوا میں یہ بو نافۂ ختن کی سی
لپٹ ہے یہ تو کسی زلف پرشکن کی سی (نظیر اکبر آبادی)

ناقوس = سنکھ۔

اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا
کہاں کہاں ترا وحشی تجھے پکار آیا

ناکامی نگاہ = نگاہ کی ناکامی، نگاہ نارسائی، نگاہ کا دیدار میں کامیاب نہ ہونا۔

ناکردہ گناہ = وہ گناہ جو کرنے سے رہ گئے ہیں، جو گناہ نہیں کئے جا سکے۔

ناگزیر الفت ہستی = جان سے محبت کرنے کے لیے مجبور، جان سے پیار کرنے کے لئے ناچار۔

نالہ فرسا = نالہ کش، نالہ کرنے والا۔

نالۂ مرغِ سحر = صبح کے بولنے والے پرند کا نالہ۔
نالہ بمعنی آواز، چہچہانا، فریاد،
مرغِ سحر بمعنی صبح کو آواز نکالنے والا پرند۔

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد (سعدی)

ناموسِ پیمانِ محبت = آبروئے عہد وفا، محبت کے عہد کی آبرو۔
ناموس بمعنی آبرو، شرم، عفت۔

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے ہر اک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آبِ حیات کی

ناموسِ دو عالم = کونین کی آبرو، دونوں جہاں کی عزت و توقیر۔

نامہ بر = خط لے جانے والا۔
نامہ بمعنی خط۔
بُردن لے جانا، بر بمعنی لے جانے والا۔

نامہ بر نے جواب کے بدلے
خط کے پرزوں کو لا دیا ہم کو (مجروح)

نامۂ دلدار = معشوق کا خط، نامۂ محبوب۔

ناہید = زہرہ، ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے جس سے رقص و سرود منسوب ہے۔

اوس غیرت ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو (مومن)

غزل سرائی ناہید صرفہ لے نہ برد
در آں کہ حافظ بر آورد آوازہ ملنا (شیرازی)

نبردِ عشق = معرکۂ عشق، عشق کی کشمکش۔

نبضِ بیمار بیمار کی نبض۔
نبض کلائی کی اس رگ کو کہتے ہیں جس کی حرکت سے اطبا مریض کے جسم کی اندرونی کیفیت کی تشخیص کرتے ہیں۔

نبضِ پری = پری کی نبض۔

نبضِ جگر = جگر کی رگ۔

نبضِ خس = تنکے کی نبض۔
خس بمعنی سوکھی گھاس۔

آنکھوں کے گرد میری مژگاں کی ہے یہ صورت
جیسے کنارِ دریا خس بہ کے آ رہا ہے (سودا)

نخچیر = شکار، جنگلی جانور، صید

مرتا ہوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں
میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے (انور)

نخشب = قدیم زمانہ میں ماوراء النہر (ترکستان) میں ایک شہر تھا ترکی زبان میں اس کو قرشی کہتے ہیں۔ ایک شخص جو حکیم مقنع کے نام سے موسوم ہے بعض کیمیاوی اجزا سے ایک چاند بنایا تھا جو ایک کنوئیں سے طلوع ہو کر اسی کنوئیں میں غروب ہوتا تھا اس کی روشنی چار فرسنگ تک جاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ چاند دو ماہ تک غروب نہیں ہوتا تھا اس طلسمی چاند کو ماہ نخشب اور جس کنوئیں سے چاند نکلتا تھا اس کو چاہ نخشب کہتے ہیں۔

مرے سیماب داغ قلب مضطر
لحد عاشق کی نخشب کا کنواں ہے (اقدر بلگرامی)

نخلِ رطب فشاں = کھجوریں ٹپکانے والا درخت۔
نخل بمعنی درخت، شجر۔

تھا کون سا نخل جس نے دیکھی نہ خزاں
وہ کون سے گل کھلے جو مرجھا نہ گئے (انیس)

رُطب بمعنی خرمائے تر، تازہ کھجور۔

ندیم دوست = محبوب کا ہم نشیں، دوست کا مصاحب۔

آداب کی جگہ ہے نہ کی بزم اتحاد
نازک ہے مثل شیشہ وہ دل ندیم کا (زکی)

نذرِ دلِ فریبی عنواں = دلفریب القاب کی نذر۔
نزار = کمزور، ضعیف، لاغر۔

مرا ہوں فرقت گل میں تو برگ گل ہو کفن
مرا برنگ رگ گل بدن نزار ہوا (تاج)

نژند = غمگین، اندوہناک، افسردہ، سرنگوں۔

سارے عالم سے کہہ رہے ہیں کہ روی چرخ نژند
قافیے ہے بند اب بس اس کی راہیں ہیں بند (زہرا)

نسیمِ مصر = مصر کی سمت سے آنے والی ہوا۔
حضرت یعقوبؑ اپنے فرزند حضرت یوسفؑ کی جدائی میں نابینا ہو گئے تھے جب قید سے نکلنے کے بعد حضرت یوسف عزیز مصر کے عہدہ پر متمکن ہوئے اور ان کے بھائی زمانۂ قحط غلہ لینے کے لیے کنعان سے مصر گئے تو حضرت یوسف نے خود کو ظاہر کرکے اپنا پیراہن حضرت یعقوب کے لیے عطا کیا تاکہ اس کی بو سے ان کی بینائی واپس آجائے حضرت یوسف کے برادران جب اس پیراہن کو لے کر مصر سے کنعان کی طرف پہونچ رہے تھے تو دور ہی سے حضرت یعقوب کو اپنے بیٹے حضرت یوسف کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔

نِسیہ و نقدِ دو عالم = دونوں جہان کے نقد اور ادھار یعنی نقد دنیا اور عقبیٰ کا ادھار۔
نِسیہ بمعنی ادھار، قرض۔

دل میں سوچے کہ کون ٹھوکر کھائے
کون نسیہ پر اپنا نقد گنوائے (اقدر بلگرامی)

نشاط = خوشی، شادمانی، انبساط

تمھاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی سرور آیا ہے (داغ)

نشاطِ آمدِ فصلِ بہاری = فصلِ بہار آنے کی خوشی۔

نشاطِ آہنگ = سرود، خوش۔

نشاطِ بہار = بہار کی شادمانی، موسمِ بہار میں
ے خوشی کا سرور۔

نشاطِ داغِ غمِ عشق = غمِ عشق کے داغ کی خوشی۔

نشاطِ عامِ عوام = عوام کے لیے عام خوشی۔

نشاطِ عشق = عشق کی امنگ، عشق کا مزا، سرورِ
عشق، کیفِ عشق۔

نشاطِ کار = کام کرنے کی امنگ۔

نشانِ جگرِ سوختہ = جلے ہوئے دل کا نشان، جلے ہوئے
دل کا پتہ۔

نشنیدن = نہ سننا۔

نشوونما = بالیدگی، بڑھنا، پنپنا، روئیدگی۔

طینتِ آدم میں بھی اللہ کیا نشوونما
ایک مشتِ خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی
(ثاقب لکھنوی)

نشۂ رنگ = رنگ کا نشہ۔

نشۂ فکرِ سخن = شاعری کرنے کا نشہ۔

نشہ ہا شادابِ رنگ = نشہ شراب کی رنگینی و شادابی
رنگِ محفل سے شراب کے نشے میں تازگی۔

نشیب و فراز = بلند و پست، اتار چڑھاؤ، اونچ نیچ۔

پتلوں سے خاک کے یہ گڑھے بھر چکے کہیں
دھبے مٹے زمیں کے نشیب و فراز کا
(آتش)

وہ کیا سمجھ سکیں گے نشیب و فرازِ دہر
جو چل رہے ہیں راہ کو ہموار دیکھ کر
(ثاقب لکھنوی)

نصیرِ دولت و دیں = دین اور حکومت کے مددگار۔

نُطق = گویائی، بات کرنا، کلام کرنا، گفتگو۔

ویسا نہ ہوا اک لفظ زباں سے تری جاری
پیدا کرے ہرگز نہ ترا نطق وہ توقیر
(محبت الفاظلین)

نظارہ سوز = آنکھوں کو جلانے والا مراد آنکھوں کو چکا چوند
کر دینے والا، آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا۔

نظارگی = دیدار، ناظر، دیکھنے کا عمل، نظر باز،
دیکھنا، دید بازی۔

نظارۂ جمال = حسنِ محبوب کا نظارہ، جمالِ دوست
کا دیدار۔

نظارۂ نرگس = نرگس کا نظارہ کرنا۔ نرگس
اندر سے زرد اور باہر سے سفید رنگ کا پھول جو آنکھ کی
شکل کا ہوتا ہے نرگس کے پھول سے معشوق کی آنکھ کو
تشبیہ دیتے ہیں۔

پوچھتی ہے وہ نرگسِ مخمور
کِس کو دعویٰ ہے پارسائی کا (آصف)

نظر بندی = نگاہوں میں باندھ دیا جانا، حراست اور
نگرانی قائم کرنے کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

دیکھیں سب کچھ اور نہ دیکھیں کیا نظر بندی ہے یہ
دیکھیے اس کام کو اور کام کے استاد کو
(ناقل)

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی (داغ)

نظر خو کردۂ اختر شماری = تارے گننے کی عادت رکھنے والی نظر، وہ آنکھ جس کو رات بھر تارے گنتے رہنے کی علت پڑ گئی ہو۔

نظر ہائے تیز تیز = غصہ بھری نگاہیں، غضب آلود تیور۔

نظر گاہِ حیا = شرم کا سبب۔

نظرگاہ بمعنی تماشا گاہ، سیر گاہ۔

نعل بہا = وہ خراج جو کمزور بادشاہ طاقتور بادشاہ کو ادا کرے، وہ رقم جو مفتوح بادشاہ فاتح بادشاہ کو اس کی فوج کی واپسی کے تاوان کے طور پر ادا کرے۔

نعلین از پا کش سیر تر خشک کن
نعل بہا خواستن از دل قلزم خوش است (ابو کلیمی)
داغ بر سینہ نشان سم خرش غم اوست
جان و دل عرض کنم نعل بہائے دارد (طغرائی)

نغمۂ زیر و بم ہستی = زندگی کے نغمہ کا اتار چڑھاؤ۔

زیر و بم بمعنی سروں کا نیچا اونچا کرنا، ڈھولک کے دونوں رخ۔

شادیانے خوشی کے بجنے لگے
زیر و بم رعد سا گرجنے لگے (ہشت گلزار)

نغمہ سنج = نغمہ سرا، دلکش آواز سے بولنا۔

گلوں سے دور رکھا شِش بلبل نغمہ سنجی نے
ہمیں خاموش مانند زبان خار رہنا تھا (تعشق)

نغمۂ شادی = شادی کا نغمہ، ترانۂ مسرت۔

نغمہ بمعنی راگ، گانا، گیت، سریلی آواز، شادی بمعنی خوشی۔

نفس = سانس جمع انفاس، دم، ساعت، لمحہ۔

نازک مزاجیاں وہ پری وش دکھا گئی
کانٹے گلے نفس کی جو آواز آ گئی (تعشق)

دنیا جو نہ میں چند نفس کے لیے لیتا
جنت کا علاقہ مری جاگیر میں آتا (شرف)

نفسِ اہلِ وفا = اہل وفا کی سانس، اہل وفا کی آہ۔

نفسِ بادِ صبا = بادِ صبا کا جھونکا۔

نفسِ بے اثر = آہ بے اثر۔

نفس بمعنی سانس اور آہ۔

نفس پرور = نفس پرور، جاں فزا۔

پروردن (پروراندن) پالنا، پرورده اور پرورش اسی مصدر سے نکلے ہیں۔

دل سے رکھتے ہیں لباس یوسف گل کو عزیز
اس میں پلتے ہیں تری بوئے نفس پرور کو ہم (ذکی)

نفسِ جاں گداز = جان کو پگھلا دینے والی آہ۔

نفس بمعنی سانس۔

گداختن پگھلانا، جاں گداز جو جان کو پگھلا دے۔

نفسِ صدق گزیں = سچائی کو پسند کرنے والی سانس

نفسِ عطر سائے گل = عطر سے بسی ہوئی سانس، نکہتِ گل، پھولوں کی خوشبو۔

نفسِ قیس = مجنوں کی سانس۔

نفعِ عبادت = عبادت سے فائدہ ، عبادت کا حاصل۔

نفی = نہیں ، انکار ، اثبات کی ضد۔

نقابِ خاک = خاک کی نقاب۔

نقاشِ یک تمثالِ شیریں = شیریں کی تصویر بنانے والا۔

نقاش بمعنی بنانے والا ، تمثال تصویر ، شکل ، صورت۔

ہجر دلدار میں بھی وصل کا حاصل ہے لطف
ہر گھڑی پیش نظر یار کی تمثال ہے آج (زند)

نقشِ پا = پاؤں کا نشان ، نقشِ قدم۔

نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ میں عمر رفتہ کا
مگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے (ذوق)

نقشِ پئے مور = چیونٹی کے پاؤں کے نشان۔

مور بمعنی چیونٹی۔

نقشِ پئے ناقۂ سلمیٰ = سلمیٰ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان

سلمیٰ عرب کی ایک روایتی معشوقہ۔

نقشِ سویدا = دل پہ کے کالے نقطہ کا نشان۔ دل پر جو کالا

تل کا سا نشان ہوتا ہے اسکو سویدا کہتے ہیں۔

شرم سے تم کو سمٹنا ہے سمٹو جس سے
دل میں بن جاؤ سویدا پتلیوں میں تل بنو (مرزا سکھنو کم)

نقشِ قدم = پاؤں کا نشان جو راستہ میں چلنے سے بنتے

ہیں ، نقشِ پا۔

شکل نسیم صبح جو سوئے چمن گئے
آئی بہار نقش قدم پھول بن گئے (مودب)

نقشِ لاحول = لاحول کا تعویذ ، لاحول شیطان کو بھگانے

کی آیت لاحول مخفف ہے لاحول ولاقوت الا باللہ کا ،

خداوند تعالیٰ کے سوا کسی میں کچھ طاقت اور زور نہیں ہے۔

لاحول بھیجتے ہیں ممیز شراب پر
حضرت ہمارے اب تو بڑے پارسا ہوئے (ممیز)

نقشِ مریدی = مرید کی سند ، مریدی کا تصویر۔

نقشِ معنی = اہلِ معنی کی ظاہر داری ، اہلِ حقیقت

کا اظہار۔

نقشِ نازِ بتِ طناز = شوخ و بے باک معشوق کے ناز و

انداز کی تصویر ، نقش بمعنی تصویر ، شبیہ۔

نقش شیریں میں ترے حسن کی پرواز کہاں
یہ نزاکت یہ ادا اور یہ انداز کہاں (مصحفی)

ناز بمعنی انداز ، معشوقانہ ادائیں۔

بت بمعنی صنم ، صورت مجازاً معشوق۔

ترے بندوں سے کر بیٹھے یہ بت دعویٰ خدائی کا
تماشا دیکھتا ہوں تیری شان کبریائی کا (دلم)

طناز بمعنی شوخ ، بے باک ، بہت طنز کرنے والا۔

لگ کے بالیں پہ وہ طناز سراپا انداز
مجھ سے یہ کہنے لگا کیوں ہے تو غمگیں عاشق (ذوق)

نقشِ وفا = وفا کا نقش ، وفا کرنے کا زبانی جمع خرچ۔

نقش و نگارِ طاقِ نسیاں = بھول کے طاق کے نقش

و نگار بن کر رہ گئیں ، سب بھول گئے ، فراموش ہو گئیں

نقش و نگار بمعنی بیل بوٹے ، طاق دیوار میں محراب دار

جگہ چھوٹی موٹی چیزیں رکھنے کے لیے ہوتی تھی۔

میرے خوں سے اس کے در پہ ہوں اگر نقش و نگار
اے ظفر اک ایک ہو وہ رشک صد گلزار نقش (ظفر)

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب (مولوی اسمٰعیل)

نقطۂ پرکار تمنا = تمنا کے پرکار کا مرکز۔

نکتہ چیں = معترض، عیب گیر، خرابیاں نکالنے والا، مین میخ نکالنے والا، عیب پکڑنے والا۔

گاہ کہتا ہوں کہ کچھ دریافت کیجے حالِ دل
گاہ کہتا ہوں کہ کیا اس نکتہ چیں سے پوچھئے (ناسخ)

مٹایا ہم نے تل کا جل کا ان کے منھ پہ بیٹھے سے
لگے کہنے نہ تھا معلوم یاں ہیں نکتہ چیں بیٹھے (ظفر)

پھول جھڑتے ہیں ترے منھ سے جو اے رنگیں بیاں
نکتہ چیں آیا تری محفل میں گلچیں ہو گیا (داغ)

نکتہ داں = نکتہ شناس، باریک بیں، دقیقہ رس، سخن فہم۔

لکھی رشتہ کے خالِ معنبر کی مدح
قلم نے ہمیں نکتہ داں کر دیا (انیس)

نکتہ سرا ہونا = نکتے بیاں کرنا، باریک مضامین نظم کرنا، علمی نکات کا نظم کرنا۔

نکتہ ہائے خرد فزا = عقل کو بڑھانے والے نکتے۔

نکوہش = ملامت، سرزنش، دھمکی۔

نکو نامیٔ فرہاد = فرہاد کی نیک نامی، فرہاد شیریں کا عاشق جس نے خسرو کے کہنے سے شیریں کو حاصل کرنے کے لیے کوہ بے ستون کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔ اور پھر یہ اطلاع پا کر کہ شیریں مر چکی ہے اپنا سر پھوڑ کر خود کو ہلاک کر لیا۔

نکہتِ گل = پھول کی خوشبو۔
نکہت بمعنی خوشبو۔

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں (انشا)

نکیرین = وہ دو فرشتے جو قبر میں دفن ہونے کے بعد مردے سے سوال و جواب کے لیے آتے ہیں۔

نکیرین آئے ہیں تربت میں بے پوچھے نہ چھوڑیں گے
بتاؤ کیا کہوں؟ استاد جیحل اٹھ میں آؤ (مشیر لکھنوی)

نگار = معشوق، بت، خوبصورت۔

نگار آتش رُخ = آگ کی طرح سرخ دہکتے ہوئے چہرہ والا معشوق۔

نگاہِ آشنا = دوست کی نظر، پہچانی ہوئی نگاہ۔

نگاہِ بے حجاب = بے حجاب نگاہِ ناز، ایسی نگاہِ ناز جس میں بے تکلفی اور بے حجابی ہو۔

نگاہِ بے محابا = بے تکلف نظر، بیباک نگاہ، شرم و حیا کے بغیر دیکھنا۔

نگاہِ عجز = ترک ہوس، عاجزی کی نظر۔

نگاہِ غلط انداز = انجان نظروں سے دیکھنا، بھول کر نظر ڈالنا، اچٹتی ہوئی نگاہ، سرسری نظر۔

وہ ملاقات کہ جو وجہ شکستِ دل تھی
اب نگاہ غلط انداز کو بھی یاد نہیں
(ظہیر کاشمیری)

نگاہ گلچیں = گلچیں کی نظر۔

نگہ جلوہ پرست = جلوہ کی پرستش کرنے والی نگاہ۔

نگہ سرمہ سا = نگاہ سرمگیں، سرمہ لگی ہوئی آنکھوں کی نگاہ۔

نگینِ نامِ شاہد = نگینہ جس پر محبوب کا نام کندہ ہو۔

نمّام = چغلخور، سخن چیں، غماز۔
(پودینہ کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)

نمرود = حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک کافر بادشاہ تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ جو خدا کے حکم سے گلزار بن گئی تھی۔

ع نارِ نمرود کو کیا گلزار

نمِ شبنم = شبنم کی نمی، قطرۂ شبنم۔

نمک پاشِ خراشِ دل = دل کی خراشوں کی نمک پاشی، دل کے زخموں پر نمک چھڑکنا
نمک پاش بمعنی نمک چھڑکنے والا

اے نمک پاش تجھے اپنی ملاحت کی قسم
بات تو جب ہے کہ ہر زخم نمکدار ہو جائے
(ابد محلاتی)

نمود = نشان، دکھاوٹ، ظہور، شہرت، ناموری، علامت۔

مرحبا دست جنوں اس تری چالاکی کو
نہ رہی نام کو بھی تارِ گریباں کی نمود (ظفر)

اے آسماں نمود نہیں اپنی چاہیے
بعدِ فنا مزار کا اپنے نشاں نہ ہو (آتش)

اے ظفر خاک سے انساں کا بنا ہے پتلا
خاکساری ہی سے دنیا میں ہے انساں کی نمود (ظفر)

بلا سے تری میں اگر مر گیا
نمود اس میں تیری تو قاتل ہوئی (رند)

نمودِ سایہ و نور = سایہ اور نور کا وجود۔
نمود بمعنی ہستی، بود، وجود، موجودگی، حیات۔

نمودِ صور = صورتوں کا ظاہر ہونا۔
نمود بمعنی ظہور۔ صُوَر جمع ہے صورت کی بمعنی اشکال۔

نمو کرنا = اُگنا، بڑھنا، افزائش، روئیدہ ہونا۔

نشتروں سے دل بلبل کو لہو کرتے ہیں
کیاریوں میں شجر و گُل جو نمو کرتے ہیں (ضیا)

ننگِ بے ہنری = بے ہنری کی شرم۔

ننگِ پیراہن = پیراہن کے لیے باعث ننگ۔
ننگ بمعنی شرم، رسوائی، بدنامی۔

یہ ننگ و نام مبارک رہے تجھے اے شیخ
مجھے نہ ننگ سے ہے ننگ کچھ نہ نام سے کام (میر سوز)

پیراہن ۔ پہننے کا لباس، قمیص، کرتا۔

پیراہن صد چاک کفن ہوئے گا اس کا
سرہنے پہ اور خاک پہ تن ہوئے گا اس کا (انیس)

ننگِ پیری = ضعیفی کے لیے باعث شرم۔

ننگِ سجدہ = سجدہ کے لیے باعثِ ننگ۔
ننگ بمعنی شرم، لحاظ، حیا، غیرت، ذلّت، رسوائی، ہتک۔

افسوس کہ مر گیا ذکی آج
باقی وہی ننگ خانداں تھا (ذکی)

لایا مرے مزار پہ اس کو یہ جذبِ عشق
جس بے وفا کو نام سے بھی میرے ننگ تھا (میر)

ننگِ وجود = ہستی کے لیے شرم کا باعث، ہستی کے لیے بدنامی کا سبب۔

نو آموزِ فنا = فنا کے مقامات تک پہونچنے کے لیے سیکھنے والا مبتدی۔ نو آموز بمعنی نو سکھا، مبتدی، اناڑی، خام، کچا۔

ہم سے نو آموز سے صیاد راضی ہو چکا
نغمہ سنجی اک طرف آتی نہیں فریاد بھی (جلیل)

نوا پرداز = آواز نکالنا، گفتگو کرنا، بات کرنا، سخن گو ہونا، گویا ہونا، نوازن، نوا ساز، نوا سنج۔

ہم وہ ترانہ سنج ہیں جس باغ میں گئے
زاغ و زغن کو مرغِ نوا زن بنا دیا (رشک)

نوازشہائے بیجا = بے موقع مہربانیاں، بے محل عنایتیں۔

نوا سنجِ فغاں = آہ و زاری کرنے والا۔
نوا سنج بمعنی مطرب، گانے والا۔

کیوں نہ ہو کوچۂ محبوب میں عاشق نالاں
اس گلستاں کو یہ مرغانِ نوا سنج دیے (اذیں)

نوا سنجانِ گلشن = گلشن میں نوا سنجیاں کرنے والے، صحنِ چمن میں چہچہانے والے، گلستاں میں نغمہ سرائی کرنے والے۔
نوا سنج بمعنی آواز نکالنا، چہچہانا، چیخنا، فریاد کرنا۔

کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی پہلو میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو (غالب)

نواہائے راز = پوشیدہ آوازیں۔

نوائے جگر خراش = کلیجا چھیلنے والے نالے۔
نوا بمعنی آواز۔ خراش بمعنی چھیلنے والا مصدر۔ خراشیدن چھیلنا۔

نوائے مرغِ گرفتار = گرفتار پرند کی فریاد، بند پرند کی آواز۔

نوبرِ نخلِ باغِ سلطاں = بادشاہ کے باغ کا تازہ پھل۔ شاہی باغ کے درخت کا ثمرِ نو رسیدہ۔

نوبہارِ حدیقۂ اسلام = اسلام کے باغ کی تازہ بہار۔
حدیقہ ایسے باغ کو کہتے ہیں جو چہار دیواری سے محصور ہو۔

عطرِ گلِ حدیقۂ ایماں حسینؓ ہیں (انیس)

نوبہار بمعنی بہار کی ابتدار۔

نوبہارِ ناز = ایسے ناز و انداز والا معشوق جس کی اٹھتی ہوئی جوانی ہو۔

رنگ لایا ہے لڑکپن آپ کا
نوبہارِ گلشنِ ایجاد ہو (صبا)

نوحہ خواں = نوحہ پڑھنے والا، ماتم کرنے والا، سوگ منانے والا۔

ہر طرف برگ خزاں ہے نوحہ خوان عندلیب

نوحہ گر = نوحہ کرنے والا، آہ و بکا کرنے والا، رونے (مودب)
پیٹنے والا، بین کرنے والا۔

آئے بہن کے پاس کہا ہو کے نوحہ گر
خیمے میں جاؤ ڈر ہے کہیں کھل نہ جائے سر (مودب)

نوحۂ غم = نوحۂ الم۔
نوحہ کسی کی موت پر جو نظم کہی جائے اس کو نوحہ کہتے ہیں۔ نوحہ بمعنی رونا، بین کرنا، مردے کی لاش پر آواز سے رونا۔

نورالعین دامن = دامن کی آنکھوں کی روشنی، دامن کی آنکھ کا تارا۔

نوروز = یکم فروری جبکہ اہل نجوم کے حساب سے آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے یہ پارسیوں کے نئے سال کے آغاز کا دن ہے یہ آتش پرستوں کی عید نوروز کا دن ہے جس دن ایرانی قومی جشن مناتے ہیں، کنایۃً خوشی کا دن۔

خوشی ہے عید ہے اغیار ہیں جلسے ہیں باغوں میں
وہاں تو رات دن نوروز ہی نوروز رہتا ہے (داغ)

نوشت و خواند = لکھائی پڑھائی، لکھنا پڑھنا۔
نوشتن مصدر لکھنا۔ خواندن مصدر پڑھنا۔

نومیدی جاوید = ہمیشہ کے لیے ناامیدی، دائمی مایوسی۔

نوید = خوش خبری، مژدہ، بشارت۔

لگ گئی آنکھ دیکھتا کیا خواب میں ہوں
کہ مجھ کو نظر آتی ہے نوید بہجت

نوید امن = امن کی خوش خبری۔

نوید مقدم یار = معشوق کی تشریف آوری کی خوش خبری۔
نوید بمعنی خوش خبری، مژدہ، بشارت۔

سیہ بختی نوید وصل دیتی ہے مجھے ہر دم
مسافر کو خوشی ہوتی ہے وقتِ شام منزل کی (مصحفی)

نہ چرخ و ہفت اختر = نو آسمان اور سات ستارے مراد کائنات۔
نو چرخ بمعنی نو آسمان۔ ہفت اختر بمعنی سبع سیارہ، عقد ثریا، پروین۔ سات ستارے یعنی قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل۔

نیاز حسرتِ دیدار = نذر حسرت دیدار، دیدار تمنا کے پیش کش۔

نیام پردۂ زخمِ جگر = زخم جگر کے پردے کی نیام (جس میں خنجر ناز بطور امانت رکھا ہوا ہے)۔

نیرنگِ بیتابی = بے تابی کی نیرنگیاں، بے تابی کے شعبدے، بے تابی بمعنی بے قراری۔

نیرنگِ تمنا = تمنا کے نئے نئے رنگ، فریب تمنا۔
نیرنگ بمعنی فریب، افسوں۔

خوبی سے کرے دلوں کو تسخیر
نیرنگ نسیم باغ کشمیر (گلزار نسیم)

نیرنگِ نظر = فریب نظر، طلسم نگاہ۔
نیرنگ بمعنی مکر، فریب، حیلہ، دھوکا، شعبدہ۔

ڈھیر دیکھے گل رخوں کی خاک کے
وہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے

نیرنگِ بتخانہ = ایک بتکدہ کی رنگینیاں، کسی بت خانہ کی رونق، بت خانہ او بزمِ حسیناں۔

نیروے تن = طاقتِ جسمانی۔

نیستاں = نے اگنے کی جگہ، وہ مقام جہاں نرکل پیدا ہوتے ہیں۔ بمعنی بانسری۔

مردِ فقیر حق حق کرتے ہیں بوریے پر
شیر اپنے نیستاں میں آتش ڈکارتے ہیں
(آتش)

نیش = ڈنک، کانٹا، تیز نوک۔

ترک لذت کر دلا پہنچے نہ تا تجھ کو گزند
نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
(ناسخ)

نیشتر = نشتر، فصد کھولنے کا اوزار، ڈنک، نوک دار اوزار۔

ہم اس نگاہِ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگِ جاں بنا دیا
(اصغر گونڈوی)

نیشکر = گنا، پونڈا۔

وصف اِن شیریں دہانوں کا لکھوں گر اے وزیر
نیشکر دم میں بنا دوں کلک گوہر بار کو
(وزیر)

و

وابستہ تن = جسم سے وابستہ، جسم میں مقید، پابندِ جسم

واحسرتا = افسوس، حیف کی جگہ، ہائے ہائے، بے ہے۔

گلا شہید کا یاد آگیا بہت روئے
کہاں کہاں کے واحسرتا بہت روئے (امیر عشق)

وادیٔ پُرخار = کانٹوں سے بھری ہوئی وادی۔

وادی بمعنی گھاٹی، نشیبی زمین، کوہستانی زمین جو نشیب پر ہو، منزل، راستہ۔

کلیم اللہ کو اس وادی میں یکتا کہہ سکیں کیونکر
بعینہٖ دیکھتے ہیں آنکھ سے نورِ خدا ہم بھی
(محشر لکھنوی)

پرخار بمعنی کانٹوں سے بھری ہوئی۔

وارثِ گنج و تخت و افسر = تخت و تاج اور خزانے کے مالک۔

وارثِ ملک = ملک کا وارث۔

وارستگی = آزادی، فارغ البالی۔

وارستہ بمعنی آزاد، فارغ البال، بے پروا۔

فلک وارستہ پھرنے دے ہے کوئی پُرخردشوں کو
گیا ہے آخرش زنجیر سے پیلِ دواں باندھا
(ذوق)

وارستہ = آزاد، فارغ۔

ہوں نہ پابندِ تعلق میں جو وارستہ مزاج
نام میں بھی ہے جدا اک ایک حرف آزاد کا
(مرزا عیار)

واشدِ گُل = پھول کھلنا۔

واشد بمعنی شگفتگی، کشادگی۔

ترے ہاتھ سے واشدِ دل نہ ہوگی
کھلے گا نہ تجھ سے معما ہمارا (صبا)

وام = قرض، ادھار۔

اس نے بوسے لب میگوں کے دیئے وعدے پر
مژدہ اے بادہ کشاں بکنے لگی ولم شراب

ہلدی قیمت دل لیجئے کہ ہم تو کبھی (شاہ نصیر)
ادھار لیتے ہیں سودا نہ دام لیتے ہیں (داغ)

واماندگی = تھکن، تکان، تھکاوٹ، پیچھے رہ جانا۔

وا ہو جانا = کھل جانا، باز ہو جانا۔

دو قدم بڑھ کے دیکھا کیا ہے
ایک دروازہ باغ کا وا ہے (ثاقب)

کچھ انبساط ہوائے چمن سے دور نہیں
جو وا ہو غنچۂ منقار بلبل تصویر (ذوق)

وبالِ دوش = کاندھوں کے لیے ناقابل برداشت، بوجھ، سختی، دکھ، گرانی۔

وبال بمعنی گرانی، بوجھ۔

پھٹے ہیں کان کے پردے دم آیا ہونٹوں پر
وبال گوش ہے نالہ بلائے جاں فریاد (آذر)

وجدِ ذوق = زورِ شوق۔

وجد بمعنی بے خودی، حال، جذبہ، حالت بے خودی۔

ہر چند بگولہ مضطر ہے اک جوش تو اس کے اندر ہے
اک وجد تو ہے اک رقص تو ہے بے چین سہی برباد سہی

وجودِ بحر = سمندر کی موجودگی، سمندر کا موجود ہونا۔

وجود بمعنی ہستی، حیات، زندگی، ہونا پن۔

وجودِ ذاتِ ملائک کو کالعدم کہتا
سمجھتا مود کو ہم صورتِ بتانِ چگل (محشر لکھنوی)

وجہ تسلی = تسکین کا سبب، تشفی کا موجب۔

وحشت = بدکنا، آدمیوں سے بھاگنا، جنون، دیوانہ پن۔

وحشت کرنا شیوہ ہے کچھ اچھی آنکھوں والوں کا (امیر قزلباش)
صبو وحشت اثر نہ ہو جائے
کہیں صحرا بھی گھر نہ ہو جائے (ہوش)

وحشتِ آتشِ دل = آتشِ دل کی وحشت، دل کی آگ بھڑکنے سے گھبراہٹ۔

وحشت طبیعت ایجاد = اختراع پسند طبیعتوں کی وحشت، ایسی طبیعتیں جو جدت طرازی اور نئی آرزوں کو پسند کرتی ہیں۔

وحشت کدہ = وحشت کا گھر، وحشت خانہ، وحشت سرا۔

وحشت کدۂ تلاش = جستجو کا وحشت کدہ مراد دنیا جہاں ساری زندگی انسان تلاش و جستجو کے جنون میں گزار دیتا ہے۔

وداعِ شوق = شوق کا رخصت ہونا۔

ودیعت خانۂ بیداد کاوش ہائے مژگاں = پلکوں کی سعی ستم آرائی کا امین۔

ودیعت بمعنی امانت، ودیعت خانہ جس میں امانت۔

بیداد بمعنی ظلم، ستم، بے دردی، محفوظ ہو۔

کاوش بمعنی کوشش، کھوج، تلاش، جستجو۔

مژگاں بمعنی پلکیں۔

ودیعتِ مژگانِ یار = معشوق کی پلکوں کی امانت۔

ودیعت بمعنی امانت ، سپردگی

ودیعت میں نے رکھا ہے کسی کو
پس مردن غبار ناتواں میں (ذکی)

ورطۂ ملامت = ملامت کا گرداب ، ملامت کا بھنور۔

ورطہ بمعنی مقامِ ہلاکت ، گرداب ، بھنور ، پانی کا چکر۔

اس ورطے سے تختہ جو کوئی پہنچے کنارے
تو میرے وطن میرے بھی شاید یہ پہنچ جائے (میر)

وصیِ ختمِ رُسل = جس کے حق میں رسول اللہ نے وصیت کی۔ (بموجب عقیدہ اہل تشیع) مراد حضرت علیؓ۔

وصی بمعنی وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو ، وصیت پر عمل کرنے والا۔

چھپائیں کیونکر عقیدہ اپنا کہیں گے جب تک ہے روح باقی
وصی و داماد مصطفےٰ کا سوائے شیرِ خدا نہیں ہے (شوق لکھنوی)

وضع = روش ، طریقہ ، حالت ، دھج ، ڈھنگ ، دستور ، طور طریق۔

ہر وضع دلفریب ہے ہر رنگ دل پذیر
کیا بات ہے کسی کے تنِ جامہ زیب کی

وضعِ احتیاط = طرزِ احتیاط ، نظم و ضبط ، سنجیدگی۔ (حسرت موہانی)

وعدہ صبر آزما = ایسا وعدہ جو طاقت صبر کو آزمائش میں مبتلا کرے یعنی وعدہ وفا ہونے کے انتظار میں بڑے طویل عرصہ تک صبر برداشت کرنا پڑے۔

وفا مقابل = وفا کرنے کے لیے آمادہ ہونا۔

وفورِ اشک = آنسوؤں کی کثرت ، اشکوں کی زیادتی۔

وقتِ وداعِ بہار = بہار کے رخصت ہونے کا وقت

وقفِ احباب = محبت کرنے والوں کے لیے وقف ، چاہنے والوں کے لیے مختص۔

وقفِ بسترِ سنجاب = سنجاب کے بستر کے لیے وقف۔

سنجاب ۔ ترکستان میں گلہری کی مانند چوہے سے بڑا ایک جانور ہوتا ہے جس کی کھال سے پوستین اور بستر بنایا جاتا ہے ، اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے۔

وقفِ کشمکش = مستقل اضطراب و بے چینی میں مبتلا ، بے چینی کے لیے وقف۔

وقِنا عذابَ النار = (اے خدا) ہمکو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھو۔

ہ

ہاتھ دھو بیٹھنا = ناامید ہو جانا ، مایوس ہو جانا ، آس چھوڑ بیٹھنا۔

بھلا میں ہاتھ دھو بیٹھوں نہ کیونکر جانِ اپنی سے
کہ چلنے میں تمہاری موج دریا کی روانی ہے (مصحفی)

جھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم
ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کوثر سے ہم (داغ)

ہتھکنڈے = کارگذاری ، شعبدے ، چال بازی ، عیاری ، دھوکا بازی۔

ہتھکنڈے غیر کے سن کر مجھے منہ کیا لوگے
پہلے دو چار گواہوں کو بلالوں تو کہوں (داغ)

مری زباں جلائے سے کیا جلے گا اثر
کہ جلتے ہی نہیں ہتھکنڈے دعا کے تم (داغ)

دل ترا چھین کر عدو کو دیا
ہتھکنڈے ہیں یہ دستِ قدرت کے (داغ)

ہجومِ خمِ دوشِ مزدور = مزدور کے کاندھے کے جھکاؤ کی زیادتی۔

ہجوم بمعنی بھیڑ، انبوہ، اژدہام، کثرت۔

میں چلا لے کے ہجومِ غم و حسرت ہمراہ
اور وہ خوش ہیں کہ میں بزم سے تنہا نکلا (ذکی)

ہجومِ دردِ غریبی = بے وطنی کی تکلیفوں کا انبوہ۔

ہجومِ گریہ = رونے کی زیادتی۔

ہجومِ ناامیدی = ناامیدیوں کا اژدہام، مایوسیوں کا جمگھٹا۔

ہدف = نشانہ، تُود، مار۔

ناوک اندازیٔ مژگاں کو تری دیکھ کے آج
دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدفِ تیر رہا (ظفر)

ہدفِ ناوکِ بیداد = تیرِ ستم کا نشانہ۔

ہدف بمعنی نشانہ، اونچی چیز۔

ناوک بمعنی تیر۔ بیداد بمعنی ظلم، ستم۔

ہر بُنِ مو سے = ہر بال کی جڑ سے۔

بُن بمعنی جڑ۔ مو بمعنی بال۔

ہر بُنِ مو سے آہ کرتا ہوں
تم پہ جس دم نگاہ کرتا ہوں (واعظ)

ہرزہ = بیہودہ، لغو، نامعقول۔

ہرزہ گردی میں زبس وہ بُت ہرجائی ہے
آج اللہ نے صورت ہمیں دکھلائی ہے

ہرزہ سرا ہوں = بیہودہ گو، فضول بکواس کرنے والا ہوں۔

ہر گوشۂ بساط = فرش کا ہر کونہ۔

گوشہ بمعنی کونا۔ بساط بمعنی فرش، شطرنجی، بچھونا، اسباب، دسترس۔

ہستیٔ اشیا = چیزوں کی موجودگی، وجودِ اشیاء۔

ہلاکِ حسرتِ پابوس = پاؤں چومنے کی آرزو میں مرنا۔

ہلاکِ فریبِ وفائے گُل = پھولوں کی وفاداری کے فریب کا کُشتہ، فریبِ وفائے گل پر مٹا ہوا۔

ہمتِ دشوار پسند = مشکلات کو پسند کرنے والی ہمت۔

ہم طرحی = ہم آہنگی، ہم آواز ہونا۔

ہم نفس = دوست، ندیم، ہمدم، ہمکلام۔

بے کسوں کا پوچھنے والا یہاں کوئی نہیں
ہم نفس کوئی نہیں ہے ہم زباں کوئی نہیں (مولف)

ہمہ ناامیدی = سرتاسر ناامیدی۔

ہمہ بدگمانی = تمام بدگمانی۔

ہمہ بمعنی سب، تمام، کل۔

ہمہ پیمانۂ ذوقِ تحسین = کلیتاً داد و تحسین حاصل کرنے کا پیمانہ۔

ہمہ خمیازۂ عرضِ صورت = سراسر عرضِ صورت کا خمیازہ۔

خمیازہ بمعنی انگڑائی، مکافات، بدلہ، پشیمانی۔

جوڑے کا معائنہ طرب خیز
خمیازۂ قوسِ ہمت انگیز (مولانا سید حسن ظفر)

عرض، صورت، اظہار، ظاہر داری، نمود کشش۔

ہمہ معمورِ شوقِ بلبل = بلبل کے چہچہوں سے معمور، بلبلوں کی کثرت سے آباد۔

ہنجار = طرز، روش، راہ، راستہ۔

ہنگامِ کمال = مکمل ہونے کے وقت، جب کامل ہو جائے۔ تکمیل کو پہنچ جانے پر مراد بلا بن جانے کے بعد۔

ہنگامہ پیدائی = ہنگامہ کا ظاہر ہونا، ہنگامہ آرائی۔ ہنگامہ کا وجود میں آنا۔

ہنگامہ بمعنی انبوہ، اژدہام، بھیڑ، ہجوم۔

ہے گرمیِ ہنگامہ تڑپنا مرے دل کا
اک اک کو دکھاتے ہیں تماشا مرے دل کا (ظہیر)

ہنگامۂ زبونیِ ہمت = حوصلہ کی پستی کا ہنگامہ۔

ہنگامہ بمعنی بھیڑ، بلوہ، اژدہام۔

زبوں بمعنی خراب، خوار، خرابی، خواری۔

زبونیِ ہمت بمعنی ہمت کی پستی، ہمت کی خرابی۔

ہنگامۂ یارب = یارب یارب کرنے کا شور فریاد کرنا۔

ہوا باندھنا = رعب بٹھانا، شیخی بگھارنا، ڈینگ مارنا، زمین آسمان کے قلابے ملانا۔

فلک کی خبر کب ہے ان شاعروں کو
یوں ہی بیٹھے گھر میں ہوا باندھتے ہیں
(مصحفی)

حضرتِ داغؔ تو شاعر ہیں ہوا باندھتے ہیں
نہ دعا کی کوئی صورت نہ اثر کی صورت

ہوا خواہ = ہمدرد، خیر خواہ، بہی خواہ، بھلائی چاہنے والا دوست، خیر اندیش۔

چلو جھوٹی سچی نہ باتیں بناؤ
خبر تک نہ لی اس ہوا خواہ کی (ظہیر)

ہوائے جلوۂ ناز = آرزوئے جلوۂ ناز، جلوہ دیکھنے کی تمنا۔

ہوائے دیدار = دیدار کی خواہش، آرزوئے دید۔

ہوائے سیرِ گل = کھلے ہوئے پھولوں کی بہار دیکھنے کی خواہش۔ ہوا بمعنی خواہش۔

ہوائے کشتِ وفا = وفا کی کھیتی کی آرزو۔

ہوس = لالچ، حرص، خبط، آرزو، شوق، تمنا۔

عدم ہے زیرِ قدم لامکاں ہے پیشِ نظر
ترے دہن کی ہوس ہے ترے کمر کی ہوا (دبیر)

ہوسِ بال و پر = بال و پر ہونے کی تمنا، بال و پر رکھنے کی خواہش۔

ہوسِ زر = روپیہ کی لالچ، دولت کی لالچ۔

ہوسِ سیر و تماشا = گھومنے پھرنے کا شوق، سیر سپاٹے کی خواہش۔

ہوسِ شعلہ = شعلہ کی ہوس، شعلہ کی لالچ، شعلہ کی خواہش۔

ہوسِ گُل = پھول کی لالچ، پھول کی طمع۔

ہولِ دل = دل کی دھڑکن ، اختلاج قلب ، دل کا دھک دھک کرنا۔

ہول بمعنی خوف ، ڈر ، دہشت ، ہیبت۔

بس کہ ہے خوف بلائے شبِ فرقت سے مجھے
ہم نشیں ہول نہیں ہول قیامت ہے مجھے (نکہت)

قامت وہ یاد آتے ہی یوں ہولِ دل ہوا
ہو دل کو ہول جیسے قیامت کے نام سے (معروف)

ہیچ مدانی = کچھ نہ جاننا ، لاعلمی ، ناواقفیت۔

آسودہ اپنی ہیچ مدانی سے ہوں ذکی
اندیشۂ فلک سے متاعِ ہنر نہ کی (ذکی)

ہیچ بمعنی بے حقیقت ، ناموجود ، معدوم ، لاشے۔

مانند حباب ایک نفس میں ہے خرابی
اس منزلِ فانی میں ہے بنیادِ مکاں ہیچ
خوبانِ جہاں کا ہے تو کیا محو تماشا
جنکی کہ کمر ہیچ ہے جن کا کہ دہاں ہیچ (ظفر)

ہیولا = (ہیولیٰ) مادہ ، صورت ، طینت ، ماہیت ، خاکہ ، نانشستہ۔

جلوہ کس کا ہے صور کیا ہے ہیولا کیا ہے
میں کوئی چیز ہوں تم نے مجھے سمجھا کیا ہے (طپش)

جنوں سے میرے مجنوں بھاگتا جیسے بگولا ہے
کہ میں صورت ہوں وحشت کی وہ یوں ہی اک ہیولا ہے (ذوق)

ی

یادگارِ نالہ = نالۂ دل کی یادگار۔

یاس خیز = یاس انگیز ، مایوس کن۔

یاس بمعنی ناامیدی ، نراس ، مایوسی۔

یاس اس درجہ ہوگئی ہے کہ اب
وصل بھی آرزو فزا نہ ہوا (مجروح)

یک الف = ایک سیدھی لکیر۔
فولاد کے آئینہ پر صیقل کرنے سے جو لکیر پڑتی ہے اس کو الف صیقل کہتے ہیں۔

یک بیاباں = کثرت۔

یک بیابان ماندگی = ایک پورے بیاباں کی صحرا نوردی کی تھکن۔ مراد بہت زیادہ تھکن جو بیابان کی آوارگی کا نتیجہ ہو۔

یک قلم = بالکل ، سراسر ، سرتاسر ، اول سے آخر تک ، یک لخت۔

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط یہ ہم نے یک قلم
جھوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم (ظفر)

شرحِ فراق کا اثر دیکھ کے خط میں نامہ بر
کرتی قلم ہے یک قلم حرف رقم الگ الگ (ظفر)

یک قلم انگیز = بالکل برانگیختہ کرنے والا۔

یک قلم بمعنی بالکل ، سراسر ، فوراً۔

انگیز کا مصدر انگیختن (انگیزیدن) ہے اٹھنا ، اٹھانا ، ابھارنا ، برداشت کرنا۔

جس کی جانب سے ترا تیرِ نگاہ تیز چلے
اس کا دل میرا ہی سا ہو تو اسے انگیز چلے (ظفر)

یک کفِ خس = مٹھی بھر گھاس ، مٹھی بھر تنکے۔

یک سطرِ غبار = تھوڑا سا غبار ، خطِ غبار میں میں لکھی ہوئی ایک سطر۔

خطِ غبار ایک قسم کی تحریر مثلاً خطِ گلزار ، خطِ نسخ ، خطِ نستعلیق ، خطِ ریحان وغیرہ۔ خطِ غبار دو الگ الگ کاغذوں پر لکھا جاتا ہے دونوں کاغذوں کو ملا کر حروف پڑھے جاتے ہیں ورنہ تحریر غبار سی معلوم ہوتی ہے۔

لیا ہاتھ میں خامۂ مُشکبار
لکھا نسخ و ریحان و خطِ غبار (میر حسن)

یوسفِ ثانی = حسن و جمال کے اعتبار سے دوسرا یوسف۔

حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے فرزند تھے اور بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے ان کا حسن شہرۂ آفاق تھا۔ عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا ان کے حسن پر فریفتہ ہو گئی تھی۔

اسی باعث تو قتلِ عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کارواں ہو کر
(وزیر)

یوسف کے زنداں = یوسف علیہ السلام کو مندرجہ سلسلہ کی پاداش میں قید خانہ / زنداں میں ڈالا گیا۔

———— وہ قید خانہ جس میں حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کو بحیثیت قیدی رکھا گیا تھا۔

Lughat-i Ghalib

A Lexicon of Ghalib's Usages

by
Md. Yunus Saleem

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna